الجداول المرضية

في

أصول العشر النافعية المغربية

www.KitaboSunnat.com

ترتیب

قاری عویمر ابراہیم میر محمدی

المجاز بالقراءات العشر الصغری والکبری والنافعیة

تقدیم

استاذ القراء قاری محمد ابراہیم میر محمدی

فاضل مدینہ یونیورسٹی سعودی عرب

نظر ثانی

فضیلۃ الشیخ عمرو بن عبد اللہ الحلوانی

المجیز بالقراءات العشر الصغری والکبری والنافعیة

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قُلْ أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ

مجلس التحقیق الاسلامی کے زیر اہتمام

محدث لائبریری

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

معزز قارئین توجہ فرمائیں

- کتاب وسنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب... عام قاری کے مطالعے کیلئے ہیں۔
- مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق واجازت کے بعد (Upload) کی جاتی ہیں۔
- دعوتی مقاصد کیلئے ان کتب کو ڈاؤن لوڈ (Download) کرنے کی اجازت ہے۔

تنبیہ

ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کیلئے استعمال کرنے کی ممانعت ہے
کیونکہ یہ شرعی، اخلاقی اور قانونی جرم ہے۔

اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی
کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں

PDF کتب کی ڈاؤن لوڈنگ، آن لائن مطالعہ اور دیگر شکایات کے لیے
درج ذیل ای میل ایڈریس پر رابطہ فرمائیں۔

KitaboSunnat@gmail.com

library@mohaddis.com

www.KitaboSunnat.com

الجداول المرضية في أصول العشر النافعية المغربية

ترتیب: قاری عمیر ابراہیم میر محمدی حفظہ اللہ | تقدیم: اُستاذ القراء قاری محمد ابراہیم میر محمدی حفظہ اللہ | نظر ثانی: فضیلۃ الشیخ عمرو بن عبد اللہ الحلوانی حفظہ اللہ

اس کتاب کی خصوصیات و مندرجات

1 قراءاتِ عشرۂ نافعیہ کا مکمل تعارف اور امام نافع اور ان کے مشہور چار شاگرد اور 10 طرق کے سوانح حیات جمع ہیں۔ 2 قراءاتِ عشرۂ نافعیہ کی جمع وتدین اور اس کی تعلیم و تعلّم میں اہل مغرب کے مشہور سات قراء کا تعارف ہے۔ 3 قراءاتِ عشرۂ نافعیہ کی تحصیل میں اہل مغرب کے ہاں اہم اور معمول بہ کتب کا تعارف ہے۔ 4 قراءاتِ عشرۂ نافعیہ کے اصول کو جداول (نقشوں) کی صورت میں پیش کیا ہے۔ 5 ہر باب میں وجوہ کی تقدیم وتاخیر اہل مغرب کے ہاں معروف «المُصَدِّرة» لأبي العلاء المَنجرة اور مَا جَرَىٰ عَلَيْهِ الْعَمَل کے مطابق لکھی ہیں۔ 6 اور قراء کی وجوہ کے ساتھ تَقْيِيْدَات کو «أَنْوَارُ التَّعْرِيْف» للحامدي وغیرہ کے مطابق لکھا ہے۔ 7 اصول قراءات کے بعد قراءاتِ عشرۂ نافعیہ کے 10 طرق کے اصولی اختلاف کو مختصر انداز میں الگ الگ لکھا ہے۔ 8 کتاب کے آخر قراءاتِ عشرہ صغریٰ و کبریٰ سے قراءاتِ نافعیہ کی زیادات اور فرق کو امثلہ کے ساتھ بیان کیا ہے۔

اہم نوٹ

اس کتاب کی فضیلۃ الشیخ عمرو بن عبد اللہ الحلوانی نے مکمل سماعت کی ہے
اور اس کے آغاز میں ایک اہم فصل "قراءات عشرۂ نافعیہ کا ثبوت، حجیت اور تواتر" بھی رقم فرمائی ہے۔

▪ كلية القرآن الكريم و التربية الاسلاميه (قرآن کالج)
بنگہ بلوچاں، بھائی پھیرو (پھولنگر)
قاری عثمان صاحب 03134900595

▪ جامع مسجد طیبہ (معهد القرآن الكريم)
چیمبرلین روڈ موچی دروازہ، لاہور
قاری فیصل صاحب 03004142897

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

الجداول المرضية

في

أصول العشر النافعية المغربية

" محكم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اللہ کے نام سے جو بے حد رحم والا، نہایت مہربان ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

الجداول المرضية

فى

أصول العشر النافعية المغربية

ترتیب
قاری عویمر ابراہیم میر محمدی
المجاز بالقراءات العشر الصغرى والكبرى والنافعية

تقدیم
استاذ القراء قاری محمد ابراہیم میر محمدی
فاضل مدینہ یونیورسٹی سعودی عرب

نظر ثانی
فضیلۃ الشیخ عمرو بن عبد اللہ الحلوانی
المجیز بالقراءات العشر الصغرى والكبرى والنافعية

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جملہ حقوق محفوظ ہیں

الجداول المرضية أصول الشاطبية النافعية المغربية

ترتیب ــــــــــــ قاری عویمر ابراہیم میر محمدی ﷾

تقدیم ــــــــــــ استاذ القراء قاری محمد ابراہیم میر محمدی ﷾

نظر ثانی ــــــــــــ فضیلۃ الشیخ عمرو بن عبد اللہ الحلوانی ﷾

اشاعت ــــــــــــ 2024ء

ملنے کے پتے

■ كلية القرآن الكريم و التربية الاسلامية بنگہ بلوچاں، پھولنگر (بھائی پھیرو) ضلع قصور قاری عثمان مدنی صاحب
03134900595

■ جامع مسجد طيبة (معهد القرآن الكريم) چیمبرلین روڈ موچی دروازہ، لاہور قاری فیصل صاحب
03004142897

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فہرست

عرض مؤلف ―――― 8
"قراءاتِ نافعیہ" کی حجیت اور ثبوت پر چار نکات ―――― 13
"قراءاتِ نافعیہ" کے مشرقی ملکوں میں مشہور نہ ہونے کے اسباب ―――― 15
تقدیم (الشیخ قاری محمد ابراہیم میر محمدی ﷾) ―――― 18
تقریظ (الشیخ عمرو بن عبداللہ حلوانی مصری ﷾) ―――― 23
تقریظ (ڈاکٹر حمزہ مدنی ﷾) ―――― 25
قراءاتِ عشرۂ نافعیہ کا ثبوت، حجیت اور تواتر (الشیخ عمرو بن عبداللہ حلوانی مصری ﷾) ―――― 26
قراءاتِ عشرۂ نافعیہ ―――― 32
قراءاتِ عشرۂ نافعیہ کا تعارف ―――― 32
امام نافع اور ان کے چار راوی اور دس طرق کے سوانح حیات ―――― 34
قراءاتِ عشرۂ نافعیہ میں اہل مغرب کے مشہور سات قراء کے سوانح حیات ―――― 52
قراءاتِ عشرۂ نافعیہ کے متعلق اہم اور مشہور کتب کا تعارف ―――― 67
قراءاتِ عشرۂ نافعیہ کے مصاحف ―――― 71
قراءاتِ عشرۂ نافعیہ کے اجراء کے لیے کتاب ―――― 72
سندي بالعشر النافعية المغربية إلى الإمام الداني ومنه إلى الطُرُق العشرة ―――― 73
مختصر أسانيد الإمام نافع المدني من طُرُقه العشَرة إلى رب العالمين ―――― 75
أسماء الرُّوَاة الأربَعة عن الإمام نافع وطُرُقِهِمُ العشَرة في العَشر النافِعية ―――― 76

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

باب الاستعاذة 77
باب البسملة 77
باب ميم الجمع 78
باب هاء الكناية 79
باب المد والقصر 80
باب الهمزتين من كلمة 82
باب الهمزتين من كلمتين 85
باب الهمز المفرد 87
باب نقل حركة الهمزة إلى الساكن قبلها 91
باب الاظهار والادغام 92
باب السکت 94
باب أحكام النون الساكنة والتنوين 94
باب الفتح والإمالة وبين اللفظين 95
باب الراءات للأزرق والعُتَقِي 98
باب اللامات للأزرق والعُتَقِي 99
مخصوص کلمات 100
قراءاتِ نافعیہ کے طرق کے الگ الگ مختصر اصول 101
قراءاتِ نافعیہ کی زیادات وفرق قراءاتِ عشرہ صغریٰ وکبریٰ سے 107

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

عرض مؤلف

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ أَنْزَلَ عَلٰى عَبْدِهِ الْفُرْقَانَ ، وَحَفِظَهُ مِنَ التَّحْرِيْفِ وَالزِّيَادَةِ وَالنُّقْصَانِ ؛ فَقَيَّضَ لَهُ أَئِمَّةً أَرْخَصُوْا فِيْ حِفْظِهِ الْأَرْوَاحَ ، وَهَجَرُوْا فِيْ سَبِيْلِهِ الدَّعَةَ وَالرَّاحَ ، فَمَيَّزُوْا الصَّحِيْحَ مِنَ الْمَنْحُوْلِ ، وَالشَّاذَّ مِنَ الْمَقْبُوْلِ. وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الْأَنَامِ ، اَلَّذِيْ بُعِثَ لِتَعْلِيْمِ الْحَدِيْثِ وَالْقُرْآنِ ، وَعَلٰى آلِهِ وَصَحْبِهِ وَمَنْ سَارَ عَلٰى نَهْجِهِ بِإِحْسَانٍ. أَمَّا بَعْدُ !

اللہ تعالیٰ نے اُمت مسلمہ کو روشن شریعت مطہرہ سے نوازا ہے، جس کے ہر پہلو میں آسانی اور سہولت ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کی بھی یہی منشا ہے، جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے: ﴿يُرِيْدُ اللّٰهُ بِكُمُ الْيُسْرَ وَلَا يُرِيْدُ بِكُمُ الْعُسْرَ﴾ ''اللہ تعالیٰ تمہارے ساتھ آسانی کا ارادہ رکھتے ہے اور وہ تمہارے ساتھ تنگی کا ارادہ نہیں رکھتے۔'' ﴿وَمَا جَعَلَ عَلَيْكُمْ فِي الدِّيْنِ مِنْ حَرَجٍ﴾ ''اور اس نے تمہارے دین میں کوئی تنگی نہیں رکھی۔''

قرآن جو دین اسلام کا منبع و مصدر ہے، اس میں لفظی اور معنوی آسانی ضروری ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اسے امت کی آسانی کے لیے تعددِ قراءات کے ساتھ نازل کیا ہے۔

سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اقدس ﷺ نے فرمایا:

«أَقْرَأَنِي جِبْرِيلُ عليه السلام عَلٰى حَرْفٍ ، فَرَاجَعْتُهُ ، فَلَمْ أَزَلْ أَسْتَزِيدُهُ وَيَزِيدُنِي ، حَتّٰى انْتَهٰى إِلٰى سَبْعَةِ أَحْرُفٍ»[1]

''جبرائیل علیہ السلام نے مجھے ایک طریقے پر قرآن مجید کو پڑھنے کا حکم دیا، میں نے ان سے زیادہ کا مطالبہ کیا اور مسلسل اضافے کا سوال کرتا رہا، حتیٰ کہ معاملہ سات طریقوں تک جا پہنچا۔''

اور سیدنا اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں:

«أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ عِنْدَ أَضَاةِ بَنِي غِفَارٍ، قَالَ: فَأَتَاهُ جِبْرِيلُ عليه السلام، فَقَالَ: إِنَّ اللّٰهَ يَأْمُرُكَ أَنْ تَقْرَأَ أُمَّتُكَ الْقُرْآنَ عَلٰى حَرْفٍ، فَقَالَ: أَسْأَلُ اللّٰهَ مُعَافَاتَهُ وَمَغْفِرَتَهُ وَإِنَّ أُمَّتِي لَا تُطِيقُ ذٰلِكَ، ثُمَّ أَتَاهُ الثَّانِيَةَ، فَقَالَ: إِنَّ اللّٰهَ يَأْمُرُكَ أَنْ تَقْرَأَ أُمَّتُكَ الْقُرْآنَ عَلٰى حَرْفَيْنِ، فَقَالَ: أَسْأَلُ اللّٰهَ مُعَافَاتَهُ وَمَغْفِرَتَهُ، وَإِنَّ أُمَّتِي لَا تُطِيقُ ذٰلِكَ، ثُمَّ جَاءَهُ الثَّالِثَةَ، فَقَالَ: إِنَّ اللّٰهَ يَأْمُرُكَ أَنْ تَقْرَأَ أُمَّتُكَ الْقُرْآنَ عَلٰى ثَلَاثَةِ أَحْرُفٍ، فَقَالَ: أَسْأَلُ اللّٰهَ مُعَافَاتَهُ وَمَغْفِرَتَهُ، وَإِنَّ أُمَّتِي لَا تُطِيقُ ذٰلِكَ، ثُمَّ جَاءَهُ الرَّابِعَةَ، فَقَالَ: إِنَّ اللّٰهَ يَأْمُرُكَ أَنْ تَقْرَأَ أُمَّتُكَ الْقُرْآنَ عَلٰى سَبْعَةِ أَحْرُفٍ، فَأَيُّمَا حَرْفٍ قَرَءُوا عَلَيْهِ فَقَدْ أَصَابُوا».[1]

''نبی اکرم ﷺ بنو غفار کے بارانی تالاب کے پاس تشریف فرما تھے۔ آپ کے پاس جبرائیل علیہ السلام آئے اور کہا: ''اللہ تعالیٰ نے آپ کو حکم دیا ہے کہ آپ کی اُمت ایک حرف (ایک طریقے) پر قرآن مجید پڑھے۔'' آپ نے فرمایا: ''میں اللہ تعالیٰ سے اس کی معافی

[1] صحيح البخاري: 4991

[1] صحيح مسلم: 921

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اور مغفرت چاہتا ہوں میری امت اس کی طاقت نہیں رکھے گی۔'' پھر وہ جبرائیل علیہ السلام دوبارہ آپ کے پاس آئے، اور کہا: ''اللہ تعالیٰ کا حکم ہے کہ آپ کی امت دو حرفوں پر قرآن مجید پڑھے۔'' آپ ﷺ نے فرمایا: ''میں اللہ تعالیٰ سے اس کی معافی اور بخشش مانگتا ہوں، میری امت اس کی طاقت نہیں رکھے گی۔'' پھر جبرائیل علیہ السلام تیسری بار آپ کے پاس آئے، اور کہا: ''اللہ تعالیٰ کا حکم ہے کہ آپ کی امت تین حرفوں پر قرآن مجید پڑھے۔'' آپ ﷺ نے فرمایا: ''میں اللہ تعالیٰ سے اس کی معافی اور بخشش مانگتا ہوں، میری امت اس کی طاقت نہیں رکھ سکتی۔'' پھر جبرائیل علیہ السلام چوتھی مرتبہ آپ کے پاس آئے، اور کہا: ''اللہ تعالیٰ کا حکم ہے کہ آپ کی امت سات حرفوں پر قرآن مجید پڑھے۔ وہ جس حرف پر بھی پڑھیں گے، ٹھیک پڑھیں گے۔''

تو معلوم ہوا کہ قرآن مجید کی تعدد قراءات نبی اکرم ﷺ نے اللہ رب العزت سے مانگ کر لی ہیں۔

نبی اکرم ﷺ کو جب سات حروف پر قرآن مجید پڑھنے کی اجازت مل گئی تو آپ ﷺ نے وحی الٰہی کے مطابق نازل کردہ ساتوں حروف میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو پڑھانا شروع کر دیا اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سے کسی نے ایک حرف سیکھا، کسی نے دو سیکھے اور کسی نے دو سے زائد حاصل کیے۔ اگر کسی جگہ صحابہ کے مابین قراءات کی وجہ سے اختلاف نظر آیا تو نبی اکرم ﷺ نے اس اختلاف کو خود ہی حل فرما دیا، جیسا کہ سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

«سَمِعْتُ هِشَامَ بْنَ حَكِيمِ بْنِ حِزَامٍ رضي الله عنه يَقْرَأُ سُورَةَ الْفُرْقَانِ فِي حَيَاةِ رَسُولِ اللهِ ﷺ، فَاسْتَمَعْتُ لِقِرَاءَتِهِ، فَإِذَا هُوَ يَقْرَؤُهَا عَلَى حُرُوفٍ كَثِيرَةٍ، لَمْ يُقْرِئْنِيهَا رَسُولُ اللهِ ﷺ، فَكِدْتُ أُسَاوِرُهُ فِي الصَّلَاةِ، فَانْتَظَرْتُهُ حَتَّى سَلَّمَ، فَلَبَّبْتُهُ فَقُلْتُ: مَنْ أَقْرَأَكَ هٰذِهِ السُّورَةَ الَّتِي سَمِعْتُكَ تَقْرَأُ؟ قَالَ: أَقْرَأَنِيهَا رَسُولُ اللهِ ﷺ، فَقُلْتُ لَهُ: كَذَبْتَ فَوَاللهِ إِنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ لَهُوَ أَقْرَأَنِي هٰذِهِ السُّورَةَ الَّتِي سَمِعْتُكَ، فَانْطَلَقْتُ بِهِ إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ أَقُودُهُ، فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ إِنِّي سَمِعْتُ هٰذَا يَقْرَأُ سُورَةَ الْفُرْقَانِ عَلَى حُرُوفٍ لَمْ تُقْرِئْنِيهَا، وَإِنَّكَ أَقْرَأْتَنِي سُورَةَ الْفُرْقَانِ، فَقَالَ: يَا هِشَامُ! اِقْرَأْهَا، فَقَرَأَهَا الْقِرَاءَةَ الَّتِي سَمِعْتُهُ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: هٰكَذَا أُنْزِلَتْ، ثُمَّ قَالَ: اِقْرَأْ يَا عُمَرُ! فَقَرَأْتُهَا الَّتِي أَقْرَأَنِيهَا، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: هٰكَذَا أُنْزِلَتْ، ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: إِنَّ الْقُرْآنَ أُنْزِلَ عَلَى سَبْعَةِ أَحْرُفٍ، فَاقْرَؤُوا مَا تَيَسَّرَ مِنْهُ»[1]

میں نے سیدنا ہشام بن حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ کو رسول اللہ ﷺ کی حیات طیبہ میں سورہ فرقان پڑھتے ہوئے سنا۔ میں نے ان کی قراءت و تلاوت غور سے سنی تو (معلوم ہوا کہ) وہ اسے بہت سے ایسے طریقوں سے پڑھ رہے تھے جو رسول اللہ ﷺ نے مجھے نہیں پڑھائے تھے۔ قریب تھا کہ نماز ہی میں انہیں پکڑ لیتا، تاہم میں نے انتظار کیا۔ جب انہوں نے سلام پھیرا تو میں نے ان سے کہا: ''تمہیں یہ سورت کس نے پڑھائی جو میں نے تمہیں پڑھتے سنی ہے؟'' انہوں نے کہا: ''مجھے اس طرح رسول اللہ ﷺ نے پڑھایا ہے۔'' میں نے انہیں کہا: ''تم درست نہیں کہہ رہے۔ اللہ کی قسم! خود رسول اللہ ﷺ نے

[1] صحیح البخاری: 2419، 5041

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مجھے بھی یہ سورت پڑھائی ہے جو میں نے تم سے سنی ہے۔" تاہم میں انہیں رسول اللہ ﷺ کے پاس لے گیا اور عرض کی: "اللہ کے رسول! میں نے خود سنا ہے کہ یہ سورہ فرقان کو ایسی قراءت پڑھ رہے تھے جس کی تعلیم آپ نے مجھے نہیں دی، حالانکہ خود آپ نے مجھے سورہ فرقان پڑھائی ہے۔" آپ ﷺ نے فرمایا: "اے ہشام! تم یہ سورت پڑھ کر سناؤ۔" انہوں نے یہ (سورت) اس طرح سے پڑھی جس طرح میں سنی تھی۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "یہ اسی طرح نازل ہوئی ہے۔" پھر آپ نے مجھے فرمایا: "اے عمر! اب تم پڑھ کر سناؤ۔" چنانچہ میں نے اسے اس طرح سے پڑھا جس طرح آپ ﷺ نے مجھے پڑھایا تھا۔ آپ نے فرمایا: "یہ اسی طرح نازل ہوئی ہے۔" پھر آپ نے فرمایا: "بلاشبہ قرآن مجید سات حروف پر نازل ہوا ہے اس لیے تمہیں جو آسان لگے اس کے مطابق پڑھ لو۔"

سبعہ احرف پر مشتمل تمام احادیث نبویہ کا احاطہ کیا جائے تو ہمیں قراءاتِ قرآنیہ کے متعلق درج ذیل فرمانِ نبوی ملتے ہیں:

«أُنْزِلَ الْقُرْآنُ عَلَى سَبْعَةِ أَحْرُفٍ، كُلُّهَا شَافٍ كَافٍ».[1]

"قرآن مجید سات انداز میں نازل کیا گیا ہے، یہ سب شافی وکافی ہیں۔"

«فَأَيُّمَا حَرْفٍ قَرَءُوا عَلَيْهِ فَقَدْ أَصَابُوا»[2]. أَيْ أَصَابُوا مُرَادَ اللهِ تَعَالَى.

"جس انداز پر وہ قرآن پڑھیں گے، (اللہ تعالیٰ کی مراد کو) پہنچ جائیں گے۔"

«فَأَيَّ ذٰلِكَ قَرَأْتُمْ أَصَبْتُمْ».[3]

"ان (اندازوں) میں سے جس کے مطابق پڑھو گے، تم درستی کو پا لو گے۔"

[1] سنن النسائي: 941 [2] صحيح مسلم: 821 [3] مسند أحمد: 204/4

«فَاقْرَءُوا مَا تَيَسَّرَ مِنْهُ».[1]

"ان (اندازوں) میں سے جو آسان لگے، اس کے مطابق پڑھ لیا کرو۔"

«هٰكَذَا أُنْزِلَتْ».[2]

"(قرآن مجید) اسی طرح نازل ہوا ہے۔"

احادیث نبویہ میں وارد "سبعہ احرف" سے کیا مراد ہے؟

اس بارے میں اگرچہ مختلف اقوال ہیں لیکن راجح موقف یہ ہے کہ اس سے مراد اختلافِ قراءات ہے اور اس کی دلیل سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی یہ حدیث ہے:

«فَإِذَا هُوَ يَقْرَأُ عَلَى حُرُوفٍ كَثِيرَةٍ»

یہاں انہوں نے "حروف" بولا اور آگے انہوں نے اس کی جگہ «فَقَرَأَ عَلَيْهِ الْقِرَاءَةَ الَّتِي سَمِعْتُهُ» "قراءات" بولا۔ تو گویا سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے "بہت سارے حروف" سے "قراءات کا اختلاف" مراد لیا۔

اور یہ اختلافِ قراءات سات نوعیتوں پر مشتمل ہے، امام ابن جزری رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

«أَنِّي تَتَبَّعْتُ الْقِرَاءَاتِ صَحِيحَهَا وَشَاذَّهَا وَضَعِيفَهَا وَمُنْكَرَهَا، فَإِذَا هُوَ يَرْجِعُ اخْتِلَافُهَا إِلَى سَبْعَةِ أَوْجُهٍ مِنَ الِاخْتِلَافِ لَا يَخْرُجُ عَنْهَا».[3]

"میں نے صحیح، شاذ، ضعیف اور منکر تمام قراءتوں پر غور کیا تو ان کی تبدیلی کو سات قسموں سے باہر نہ پایا، جو کہ درج ذیل ہیں:

[1] صحيح البخاري: 5041 [2] مسند أحمد: 277/1
[3] النشر في القراءات العشر: 26/1

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

1. اسماء کا اختلاف، جیسے: ﴿وَسَیَعۡلَمُ الۡکُفّٰرُ﴾ سے ﴿وَسَیَعۡلَمُ الۡکٰفِرُ﴾
2. افعال کا اختلاف، جیسے: ﴿وَمَنۡ تَطَوَّعَ﴾ سے ﴿وَمَنۡ یَّطَّوَّعۡ﴾
3. وجوہِ اعراب کا اختلاف، جیسے: ﴿وَلِبَاسُ التَّقۡوٰی﴾ سے ﴿وَلِبَاسَ التَّقۡوٰی﴾
4. کمی وزیادتی کا اختلاف، جیسے: ﴿وَسَارِعُوۡۤا اِلٰی مَغۡفِرَۃٍ﴾ سے ﴿سَارِعُوۡۤا اِلٰی مَغۡفِرَۃٍ﴾
5. تقدیم وتاخیر کا اختلاف، جیسے: ﴿وَقٰتَلُوۡا وَقُتِلُوۡا﴾ سے ﴿وَقُتِلُوۡا وَقٰتَلُوۡا﴾
6. ایک حرف یا کلمہ کی جگہ دوسرا حرف یا کلمہ کے بدلنے کا اختلاف، جیسے: ﴿وَلَا یَخَافُ عُقۡبٰہَا﴾ سے ﴿فَلَا یَخَافُ عُقۡبٰہَا﴾۔
7. لہجات کا اختلاف: جیسے فتح واماله، صلہ وعدم صلہ وغیرہ

اور یہی موقف امام مالک، علامہ ابن قتیبہ، ابو الفضل رازی اور امام باقلانی رحمہم اللہ کا ہے۔

نبی اکرم ﷺ کے دنیا سے چلے جانے کے بعد سیدنا ابو بکر رضی اللہ عنہ (ت:13ھ) نے منصب خلافت کو سنبھالا، ان کے ابتدائی ایام ہی میں بعض عرب قبائل نے اسلام کو چھوڑ دیا اور ارتداد کی راہ اختیار کر لی، انہوں نے زکوۃ جیسے بعض اسلامی حقوق کا انکار کر دیا اور بعض قبائل مدعی نبوت مسیلمہ کذاب کے ساتھ جا ملے۔ چنانچہ سیدنا ابو بکر رضی اللہ عنہ نے ان مرتدین اور مانعین زکوۃ کے خلاف جہاد کیا۔ اس جہاد میں قرآن مجید کے حفاظ کی بہت بڑی تعداد نے شرکت کی اور مسیلمہ کذاب کے خلاف لڑی جانے والی جنگ یمامہ میں متعدد حفاظ کرام شہید ہوئے، تو سیدنا عمر رضی اللہ عنہ (ت:23ھ) نے جب کثیر تعداد میں حفاظ کرام کی شہادتوں کو دیکھا تو سیدنا ابو بکر رضی اللہ عنہ کو جمع قرآن کا مشورہ دیا، تاکہ ان حفاظ کرام کی شہادتوں سے قرآن مجید ضائع نہ ہو جائے۔

سیدنا ابو بکر رضی اللہ عنہ نے زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کو اس جمع قرآن کی ذمہ داری سونپی۔ زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نے قرآن مجید کو کھجور کی شاخوں، ہڈیوں، چمڑے کی تختیوں اور لوگوں کے سینوں سے تلاش کر کے ایک جگہ جمع کر دیا۔ جب مکمل قرآن مجید ایک جگہ جمع ہو گیا تو سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اپنے پاس محفوظ کر لیا، جو آپ کی وفات تک آپ کے پاس رہا۔ آپ کی وفات کے بعد سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کے پاس منتقل ہو گیا اور ان کی زندگی میں ان کے پاس موجود رہا، پھر ان کی شہادت کے بعد آپ کی بیٹی ام المومنین حفصہ رضی اللہ عنہا کے پاس محفوظ ہو گیا۔"

اس کے بعد جب عثمان رضی اللہ عنہ کا دورِ خلافت شروع ہوا تو قراءاتِ قرآنیہ کے متعلق ایک بار پھر اختلاف رونما ہوا۔ جس کی وجہ یہ بنی کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم مختلف ملکوں اور شہروں میں پھیل گئے تھے تو تابعین نے ان سے وہی حروف اخذ کیے جو انہوں نے نبی کریم ﷺ سے اخذ کیے تھے۔ چنانچہ تابعین کا قراءات میں اختلاف ہو گیا کیونکہ کسی نے ایک قراءت کسی صحابی سے پڑھی تو دیگر نے دوسری قراءت کسی اور صحابی سے پڑھی تھی۔ اور جس طرح دور نبوی میں صحابہ کے مابین اختلاف ہوا اسی طرح اب صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے شاگرد (تابعین) میں ہونے لگا، کہ جب وہ ایک جگہ جمع ہوتے تو ایک دوسرے سے اختلاف کرنے لگتے۔ اس لیے وہ ایک دوسرے کی قراءت کو جانتے ہی نہ تھے۔ تو سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ نے اس اختلاف کے سد باب کے لیے سرکاری طور پر مصحف ابو بکر سے چھ مصاحف تیار کروائے۔ ایک مصحف اپنے پاس تلاوت کے لیے رکھا، جسے مصحف امام کہا جاتا ہے۔ اور باقی پانچ مصاحف خلافت اسلامیہ کے بڑے شہر مکہ، مدینہ، کوفہ، بصرہ اور شام میں بھیج دیے اور ساتھ ایک ایک صحابی کو بھی معلم اور مقری بنا کر بھیجا تاکہ وہ اس مصحف کے موافق اس شہر والوں کو تعلیم دے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جب یہ مصاحف مختلف شہروں اور ممالک میں پہنچے تو ایک بڑی جماعت اس کے پڑھنے پڑھانے کی طرف متوجہ ہوئی اور جس طرح صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے نبی کریم ﷺ سے پڑھا تھا، اس کے موافق ان کی تلاوت وقراءات کا اہتمام کرنے لگی۔ نتیجتاً ہر شہر میں بے شمار قرائے کرام معروف ہوگئے۔

امام ابن جزری رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

''ایک قوم اپنی دیگر تمام مصروفیاتِ زندگی ترک کرکے قراءاتِ قرآنیہ کی تعلیم اور ان کے فروغ میں مگن ہوگئی۔ انہوں نے ضبط قراءات کے میدان میں اتنی زیادہ محنت کی کہ وہ اس فن کے امام بن گئے، اور علم کے پیاسے دور دراز سے سفر کرکے ان کے پاس آنے لگے اور اپنی علمی پیاس بجھانے لگے۔ شہر والوں کی جانب سے ان کی قراءات کو تلقی بالقبول حاصل ہوا اور کہیں بھی دو آدمیوں نے ان سے اختلاف نہ کیا اور ان کے اس خصوصی اہتمام کی وجہ سے قراءات کو ان کی طرف منسوب کیا جانے لگا۔''

معلوم ہوا کہ قرائے عشرہ کی طرف قراءات کی نسبت ان کے اس علم کے ساتھ لزوم اور دوام کی وجہ سے ہے، وضع اور اجتہاد کی وجہ سے نہیں ہے۔

قرائے عشرہ اور ان جیسے دیگر قرائے کرام کی مساعی جمیلہ نے علم قراءات کی جمع وتدوین اور اس کی تصنیفات لکھنے کے لیے بنیادی مواد فراہم کیا اور یوں علم قراءات میں تالیف وتدوین کا آغاز ہوا۔

علم قراءات میں سب سے پہلی کتاب کے مصنف کے بارے میں مؤرخین کا اختلاف ہے۔ راجح قول کے مطابق علم قراءات میں سب سے پہلے کتاب لکھنے والے امام یحییٰ بن یعمر عدوی رحمہ اللہ (ت:90ھ) ہیں، اس کے بعد اس موضوع پر مسلسل کتابیں لکھی جانے لگیں، جن میں سے مشہور ترین کتاب امام ابوبکر احمد بن موسیٰ بن عباس بن مجاہد رحمہ اللہ (ت:324ھ) کی «كِتَابُ السَّبعَة» ہے۔ جس سے ''قراءسبعہ'' کی اصطلاح مشہور ہوئی۔

اس کے بعد قراءاتِ سبعہ پر مسلسل کتابیں لکھی جانے لگیں، جن میں سب سے مشہور اور اہم کتاب امام ابوعمرو عثمان بن سعید دانی رحمہ اللہ (ت:444ھ) کی «اَلتَّيْسِيرُ فِي الْقِرَاءَاتِ السَّبْعِ» ہے۔ اسے امام ابوالقاسم بن فیرّہ اندلسی شاطبی رحمہ اللہ (ت:590ھ) نے اپنی کتاب «حِرْزُ الأَمَانِي وَوَجْهُ التَّهَانِي» میں 1173 اشعار کی صورت میں نظم کر دیا اور یہ «الشَّاطِبِيَّة» کے نام سے معروف ہے۔

اسی طرح امام دانی رحمہ اللہ نے قرائے سبعہ میں سے صرف امام نافع کے مشہور چار شاگرد اور ان کے آگے دس طرق کی روایات کو الگ اپنی کتاب «اَلتَّعْرِيفُ فِي اخْتِلَافِ الرُّوَاةِ عَنْ نَافِعٍ» میں جمع کیا، جسے ''قراءاتِ نافعیہ''، ''عشرہ نافعیہ'' اور ''اَلْقِرَاءَاتُ الْعَشْرِ الصَّغِير'' کہا جاتا ہے۔

اس کے دس طرق میں سے صرف دو طریق: ازرق عن ورش اور ابونشیط عن قالون کو امام ابن بری رحمہ اللہ (ت:730ھ) نے اپنی کتاب «اَلدُّرَرُ اللَّوَامِعُ فِي أَصْلِ مَقْرَإِ الإِمَامِ نَافِعٍ» میں نظم کر دیا۔

پھر امام ابن غازی رحمہ اللہ (ت:910ھ) نے «اَلدُّرَرُ اللَّوَامِعُ» کو اصل بناتے ہوئے، اس میں منظوم دو طریق: ازرق عن ورش اور ابونشیط عن قالون کو چھوڑ کر باقی آٹھ طرق اور مزید زیادات کو اپنی کتاب «نَظْمُ تَفْصِيلِ عِقْدِ الدُّرَرِ فِي طُرُقِ نَافِعِ الْعَشْرِ» میں 139 اشعار کی صورت میں نظم کر دیا۔

امام دانی رحمہ اللہ مغربی ملک ہسپانیہ کے شہر دانیہ کے رہنے والے تھے، آپ کی قراءاتِ سبعہ پر کتاب «اَلتَّيْسِيرُ فِي الْقِرَاءَاتِ السَّبْعِ» اہل مشرق میں زیادہ مشہور ہوئی اور ''قراءاتِ سبعہ'' پر مرجع بنی جبکہ آپ کی دوسری کتاب «اَلتَّعْرِيفُ فِي اخْتِلَافِ الرُّوَاةِ عَنْ نَافِعٍ» اہل مغرب میں مشہور ہوئی اور ''عشرہ نافعیہ'' پر مرجع بنی۔

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

جس طرح ''قراءاتِ سبعہ'' اہل مشرق میں مشہور اور اس کی تعلیم وتعلم کا سلسلہ چل رہا ہے، اسی طرح اہل مغرب میں آج بھی ''عشرہ نافعیہ'' پڑھی پڑھائی جا رہی ہیں۔

یہاں ''قراءاتِ نافعیہ'' کی حجیت اور ثبوت پر چار نکات پیش کیے جاتے ہیں:

❶ جس طرح اہل مشرق میں ''قراءاتِ سبعہ'' امام دانی رحمہ اللہ کی کتاب «اَلتَّيْسِيْر» کے طریق سے پڑھی جاتی ہے، اسی طرح اہل مغرب میں ''قراءاتِ نافعیہ'' امام دانی رحمہ اللہ ہی کی دوسری کتاب «اَلتَّعْرِيْف» کے طریق سے پڑھی جاتی ہے۔ گویا قراءاتِ سبعہ اور قراءاتِ نافعیہ دونوں کی سند کے امام ''امام دانی رحمہ اللہ'' ہیں۔ آپ اپنے منظومہ «اَلْأُرْجُوْزَةُ الْمُنَبِّهَةُ» میں امام نافع رحمہ اللہ کے ان چار راویوں کی ثقاہت بیان کرتے ہوئے، جن کے آگے دس طرق سے ''قراءاتِ نافعیہ'' مروی ہے، فرماتے ہیں:

مِمَّنْ رَوٰی عَنْ نَافِعٍ إِسْحَاقُ	وَمِثْـلُهُ ثَلَاثَـةٌ حُـذَّاقُ
وَرْشٌ وَقَالُـوْنُ وَإِسْمَاعِيْلُ	وَكُلُّـهُمْ مُؤْتَمَـنٌ جَلِيْــلُ
فَهٰـــؤُلَاءِ الرَّاوِيُـوْنَ عَنْهُ	أَرْبَعَـةٌ فَاحْفَظْهُ وَاعْلَمَنْهُ

''امام نافع رحمہ اللہ سے روایت کرنے والوں میں اسحاق مُسَیَّبی رحمہ اللہ اور ان کی مثل (یہ) تین ماہر قراء ہیں: ورش، قالون اور اسماعیل بن جعفر رحمہم اللہ۔ یہ تمام ہی بڑے امین اور جلیل القدر ہیں۔ تو امام نافع رحمہ اللہ سے روایت کرنے والے یہ چار قراء ہیں، انہیں یاد رکھو اور اچھی طرح پہچان لو۔''[1]

❷ جس طرح اہل مشرق میں ''قراءاتِ عشرہ صغریٰ وکبریٰ'' تواتر کے ساتھ نسل درنسل چلتی آرہی ہیں۔ یہی تواتر اور مقام ''قراءاتِ نافعیہ'' کو اہل مغرب میں ہے۔ ان کے ہاں اس کی اسانید اور تعلیم وتعلم کی اسی طرح تاریخ اور سلسلہ ہے جس طرح اہل مشرق میں ''قراءاتِ عشرہ صغریٰ وکبریٰ'' کی تاریخ اور سلسلہ ہے۔

اور تواتر کے لیے یہ ضروری نہیں ہوتا کہ وہ تمام لوگوں میں مشہور ہو، یہ بھی ممکن ہوتا ہے کہ ایک قوم کے ہاں وہ تواتر ہو جبکہ دوسری قوم اسے نہ جانتی ہو۔ جس طرح اہل مشرق میں ''قراءاتِ نافعیہ'' غیر معروف ہیں، اسی طرح اہل مغرب میں ''قراءاتِ عشرہ کبریٰ'' غیر معروف ہیں۔ اسی لیے مکی بن ابوطالب رحمہ اللہ (ت:437ھ) فرماتے ہیں:

«عَلَيْكَ بِمَا رَوَيْتَ وَمَا نَقَلْتَ، فَالْزَمْهُ وذُبَّ عَنْهُ، وَاخْبِسْ لِسَانَكَ عَنِ الطَّعْنِ عَلٰى مَا لَمْ تَرْوِ، فَلَيْسَ كُلُّ الْعِلْمِ وَصَلَ إِلَيْكَ، وَلَا كُلُّ الرِّوَايَاتِ ضَبَطْهَا حِفْظُكَ، وَلَا أَتَاكَ عَنْ نَبِيٍّ وَلَا صَاحِبٍ. فَافْهَمْ جَمِيْعَ مَا ذُكِرَتْ لَكَ، وَاتَّقِ اللهَ فِيْ نَفْسِكَ، وَلَا تَطْعَنَ عَلٰى كِتَابِ اللهِ بِغَيْرِ عِلْمٍ. فَقَدْ نَصَحْتُكَ إِنْ عَقَلْتَ. عَصَمَنَا اللهُ تَعَالٰى مِنْ حَمِيَّةِ الْجَهْلِ، وَتَجَاوُزِ الْحَقِّ وَالْغُلُوِّ فِي الْبَاطِلِ، إِنَّهُ عَلٰى ذٰلِكَ قَدِيْرٌ».[1]

''جو تم روایت اور نقل کرتے ہو اس کو لازم پکڑ لو اور اس کا دفاع کرو اور جو تم روایت نہیں کرتے اس سے اپنی زبان کو روکے رکھو، اس لیے کہ تمہارے پاس ہر علم نہیں پہنچا

[1] الأرجوزة المنبهة، ش:271-273

[1] تَمْكِيْنُ الْمَدِّ:58

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

اور نہ ہی تمام روایات کو تمہارے حافظے نے ضبط کیا ہے۔ نہ ہی تمہارے پاس نبی ﷺ سے (ہر علم) آیا ہے اور نہ ہی کسی صحابی سے۔ جو کچھ تمہارے لیے ذکر کیا جا رہا ہے اسے اچھی طرح سمجھ لو اور اپنی ذات کے معاملے میں اللہ سے ڈرو۔ اللہ کی کتاب پر بغیر علم کے طعن و تشنیع نہ کرو۔ میں نے تمہیں نصیحت کر دی ہے، اگر تم عقل سے کام لو۔ اللہ تعالیٰ ہمیں جہالت بھری حمیت، حق سے تجاوز اور باطل میں سرگرداں رہنے سے بچا کر رکھے، یقیناً وہ اس پر خوب قدرت رکھنے والا ہے۔"

اور امام علی بن محمد سخاوی رحمہ اللہ (ت:643ھ) فرماتے ہیں:

«وَقَدْ يَتَوَاتَرُ الْخَبَرُ عِنْدَ قَوْمٍ، دُوْنَ قَوْمٍ».[1]

"اور کبھی ایک قوم کے پاس متواتر خبر پہنچتی ہے، جو دوسری قوم کے پاس نہیں پہنچی ہوتی۔"

اور شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ (ت:728ھ) فرماتے ہیں:

«وَأَمَّا مَنْ عَلِمَ نَوْعًا، وَلَمْ يَعْلَمْ غَيْرَهُ، فَلَيْسَ لَهُ أَنْ يَعْدِلَ عَمَّا عَلِمَهُ إِلَى مَا لَمْ يَعْلَمْهُ، وَلَيْسَ لَهُ أَنْ يُنْكِرَ عَلَى مَنْ عَلِمَ مَا لَمْ يَعْلَمْهُ مِنْ ذٰلِكَ، وَلَا أَنْ يُخَالِفَهُ».[2]

"جہاں تک ایسے شخص کی بات ہے جو علم کی ایک قسم جانتا ہے اور دوسری نہیں جانتا، تو اسے حق نہیں پہنچتا کہ جو قسم وہ جانتا ہے اس کی بنیاد پر اس سے پہلو تہی کرے جو اسے

[1] جمال القراء:569/2

[2] جَوَابٌ عَنْ سُؤَالٍ عن المراد بالأحرف السبعة:75

معلوم نہیں۔ اور نہ ہی اس کے یہ لائق ہے کہ وہ معلوم قسم کی بنیاد پر غیر معلوم قسم کا انکار اور اس کی مخالفت کرے۔"

③ قراءاتِ نافعیہ کے فرش دو کلمات کے علاوہ اور اس کے اصول کا اکثر حصہ قراءاتِ عشرہ صغریٰ میں موجود ہے، مگر چند اختلافات قراءاتِ عشرہ صغریٰ و کبریٰ سے باہر ہیں، اور امام جزری رحمہ اللہ کی مایہ ناز کتاب «النَّشْرُ فِي الْقِرَاءَاتِ الْعَشْرِ» میں نہیں ہیں، تو یہ سمجھنا کہ قراءاتِ عشرہ صغریٰ و کبریٰ میں موجود نہ ہونے کی وجہ سے یہ شاذ اور غیر صحیح ہیں۔ یہ بات صحیح نہیں ہے۔ کیونکہ امام جزری رحمہ اللہ نے یہ نہیں کہا جو النَّشْر یا قراءاتِ عشرہ موجود نہیں ہے وہ غیر صحیح ہے۔ بلکہ وہ اپنی کتاب «مُنْجِدُ الْمُقْرِئِيْنَ وَمُرْشِدُ الطَّالِبِيْنَ» کے اختتام پر فرماتے ہیں:

«إِنِّي آخِرَ لَيْلَةٍ فَرَغْتُ مِنْ هٰذَا التَّأْلِيْفِ، رَأَيْتُ وَقْتَ الصُّبْحِ - وَأَنَا بَيْنَ النَّائِمِ وَالْيَقْظَانِ - كَأَنِّي أَتَكَلَّمُ مَعَ شَخْصٍ فِي تَوَاتُرِ الْعَشْرِ، وَأَنَّ مَا عَدَاهَا غَيْرُ مُتَوَاتِرٍ، فَأُلْهِمْتُ فِي النَّوْمِ أَنِّي لَا أَقْطَعُ بِأَنَّ مَا عَدَا الْعَشْرِ غَيْرُ مُتَوَاتِرٍ، فَإِنَّ التَّوَاتُرَ قَدْ يَكُوْنُ عِنْدَ قَوْمٍ دُوْنَ قَوْمٍ، وَلَمْ أَطَّلِعْ عَلَى بِلَادِ الْهِنْدِ، وَالْخَطَا، وَأَقْصَى الْمَشْرِقِ، وَغَيْرِهِ، فَيُحْتَمَلُ أَنَّهَا تَكُوْنُ عِنْدَهُمْ مُتَوَاتِرَةً؛ إِذْ لَمْ يَصِلْ إِلَيْنَا خَبَرُهُمْ. وَأُلْهِمْتُ أَنِّي أُلْحِقُ ذٰلِكَ فِي هٰذَا الْكِتَابِ».[1]

[1] منجد المقرئین:226

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

''بے شک میں رات کے آخری پہر اس کتاب «مُنجِدُ المُقرِئِینَ» کی تالیف سے فارغ ہوا، (اور) میں صبح کے وقت نیند اور بیداری کی کیفیت میں تھا کہ یوں محسوس ہوا جیسے میں کسی آدمی سے قراءاتِ عشرہ کے متواتر ہونے اور دیگر قراءات کے متواتر نہ ہونے کے بارے میں بات کر رہا ہوں، تو نیند ہی میں مجھ پر الہام کیا گیا کہ میں یہ کیسے یقین کے ساتھ کہہ سکتا ہوں کہ قراءاتِ عشرہ کے سوا دیگر قراءات متواتر (اور صحیح) نہیں ہیں۔ ہوسکتا ہے کہ ایک قوم کے پاس تواتر سے ثابت ہو اور دوسری قوم کے ہاں ثابت نہ ہو۔ اور میں نے بلادِ ہند، چین کے سرحدی علاقے اور مشرق کے دور کے علاقے (جیسے روس، کوریا، تائیوان وغیرہ) سارے دیکھے بھی نہیں ہے۔ سو احتمال ہے کہ وہ قراءات ان کے ہاں متواتر ہوں، جبکہ ہم تک ان کی خبر نہ پہنچی ہو۔ یہ بات بھی میرے دل میں ڈالی گئی کہ میں یہ بات اس کتاب «مُنجِدُ المُقرِئِینَ» میں ملحق کر دوں۔''

اسی طرح امام جزری اپنی کتاب «عَلَى المَسَائِلِ التَّبرِيزِيَّة» میں فرماتے ہیں:

«مَا الْتَزَمْنَا فِي النَّشْرِ أَنْ نَذْكُرَ كُلَّ مَا صَحَّ مِنَ الرِّوَايَاتِ وَالْقِرَاءَاتِ، بَلِ اخْتَرْنَا ذٰلِكَ مِنَ الصَّحِيحِ، وَلٰكِنْ فِي نَفْسِي أَنْ أَجْمَعَ كِتَابًا فِي الْقِرَاءَاتِ وَأَعْتَمِدَ فِيهِ عَلَى كُلِّ مَا صَحَّ عِنْدَنَا، إِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالَى». [1]

''ہم نے «النَّشر» میں یہ التزام نہیں کیا کہ روایات اور قراءات میں سے وہ تمام ذکر کریں گے جو صحیح ہوں گی بلکہ ہم نے صحیح میں سے روایات اور قراءات اختیار کی ہیں، البتہ میرے دل میں یہ ارادہ ضرور ہے کہ میں ایک کتاب میں قراءات جمع کروں اور اس میں صرف ان ہی قراءات پر اعتماد کروں جو ہمارے نزدیک صحیح ہیں۔ ان شاء اللہ۔''

4. ابن قدامہ رحمہ اللہ (ت:620ھ) فرماتے ہیں:

«وَنُقِلَ عَنْ أَحْمَدَ أَنَّهُ كَانَ يَخْتَارُ قِرَاءَةَ نَافِعٍ، مِنْ طَرِيقِ إِسْمَاعِيلَ بْنِ جَعْفَرٍ». [1]

''امام اہل السنۃ والجماعۃ احمد بن حنبل رحمہ اللہ سے منقول ہے کہ وہ اسماعیل بن جعفر کے طریق سے قراءتِ نافع کو اختیار (اور پڑھا) کرتے تھے۔'' اور امام نافع رحمہ اللہ کا طریق ''اسماعیل بن جعفر'' قراءاتِ نافعیہ میں ہے، قراءاتِ عشرہ صغریٰ و کبریٰ میں نہیں ہے۔

قراءاتِ نافعیہ کے مشرقی ملکوں میں مشہور نہ ہونے کے اسباب:

الشیخ اسماعیل بن ابراہیم شرقاوی اپنی کتاب «هِدَايَةُ اللَّطِيفِ إِلَى طُرُقِ نَافِعِ العَشَرَةِ» میں اس کے اسباب بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

1. اس کا سب سے بڑا سبب مشرقی قراء کا مغربی علاقوں میں کم آنا ہے۔
2. امام دانی رحمہ اللہ کا قراءات نافعیہ کو اپنی کتاب «اَلتَّيْسِيرُ فِي الْقِرَاءَاتِ السَّبْعِ» میں ذکر نہ کرنے کی وجہ سے کہ جس کتاب کو «الشَّاطِبِيَّة» کے ذریعے ہر خاص و عام میں شہرت مل گئی ہے۔

[1] أجوبة الإمام ابن الجزري عن المَسَائِلِ التَّبرِيزِيَّة: ل: 5 / ب

[1] المغني: 354/1

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

3 امام جزری ﷫ جنھوں نے جمع قراءات کے لیے دنیا کے مختلف علاقوں اور ملکوں کا سفر کیا، وہ مغربی ملکوں کے آخر تک نہیں گئے، اگر چلے جاتے تو انہیں یہ قراءات مل جاتیں اور انہیں وہ اپنی مایہ ناز کتاب «النشر» میں ذکر کر دیتے۔

4 ''قراءاتِ عشرہ صغریٰ و کبریٰ'' کے مقابلے میں ''قراءاتِ نافعیہ'' کے پڑھنے والے کم ہیں۔[1]

زیر نظر کتاب کو درج ذیل ترتیب کے ساتھ پیش کیا گیا ہے:

1. کتاب کے آغاز میں قراءاتِ نافعیہ کا تعارف اور امام نافع اور ان کے مشہور چار شاگرد اور 10 طرق کے سوانح حیات کو جمع کیا گیا ہے۔
2. اسی طرح قراءاتِ نافعیہ کی جمع وتدوین اور اس کی تعلیم وتعلّم میں اہل مغرب کے مشہور سات قراء کے تعارف کو پیش کیا گیا ہے۔
3. قراءاتِ نافعیہ کی تحصیل میں اہل مغرب کے ہاں اہم اور معمول بہ کتب کا تعارف پیش کیا گیا ہے۔
4. قراءاتِ نافعیہ کے اصول کو طلبہ کی سہولت اور آسانی کے لیے جداول (نقشوں) کی صورت میں پیش کیا گیا ہے۔ اور اس کے لیے مغاربہ کے ہاں امہات الکتب سے استفادہ کیا گیا ہے۔
5. ہر باب میں تقدیم وتاخیر کے اعتبار سے وجوہ کو لکھا گیا ہے، اور اس کے لیے اہل مغرب کے ہاں معروف «المُصَدَّرَة» لأبي العلاء المَنْجَرَة اور مَا جَرَى عَلَيْهِ الْعَمَلُ پر اعتماد کیا گیا ہے۔
6. اسی طرح ہر باب میں قراء کی وجوہ کے ساتھ تَقْيِيدَات کو بیان کیا گیا ہے، اور اس کے لیے «أَنْوَارُ التَّعْرِيفِ» للحامدي وغیرہ پر اعتماد کیا گیا ہے۔
7. ہر باب کے آخر میں مخصوص اور مشکل کلمات کی وجوہ کو اہل مغرب کے ہاں معمول بہ ترتیب کے مطابق لکھا گیا ہے۔
8. اصول کے آخر میں قرآن مجید کے مخصوص اور کثرت سے استعمال ہونے والے 13 کلمات کے اختلاف کو لکھا گیا ہے، اور ان کی وجوہ میں مغاربہ کے ہاں معمول بہ کی وضاحت کی گئی ہے۔
9. اصول کے بعد الگ الگ روایات پڑھنے والے شائقین کے لیے قراءاتِ نافعیہ کے 10 طرق کے اصولی اختلاف کو مختصر انداز میں الگ الگ لکھا گیا ہے۔
10. کتاب کے آخر میں تین قسموں کی صورت میں قراءاتِ عشرہ صغریٰ و کبریٰ سے قراءاتِ نافعیہ کی زیادات اور فرق کو امثلہ کے ساتھ بیان کیا گیا ہے۔

میں آخر میں سب سے پہلے اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتا ہوں جس کی بے پایاں توفیق اور عنایتوں ہی سے اس کتاب کی تکمیل ممکن ہوئی۔ اس کے بعد اپنے والد اور مربی محترم قاری محمد ابراہیم میر محمدی ﷾ کا بھی انتہائی ممنون ہوں جنھوں نے کتاب کے شروع سے آخر تک سرپرستی فرمائی۔ اسی طرح الشیخ الدکتور ایہاب محمد خضر مصری، الشیخ علی بن سعد غامدی مکی، الدکتور حمزہ مدنی اور محترم قاری اختر اقبال ﷾ کا بھی شکر گزار ہوں جنھوں نے اس علم کی اہم کتب اور مصادر ومراجع کی نشان دہی کی اور کتب مہیا کیں۔

[1] هدايةُ اللَّطِيف: 46، 47

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اپنے استادگرامی محترم فضیلۃ الشیخ عمرو بن عبداللہ حلوانی مصری ﷾ کا شکریہ ادا کرتا ہوں جنہوں نے علمی سرپرستی فرمائی اور حرف بہ حرف اس کتاب کی سماعت کی، اور اس کی پروف ریڈنگ کا کام سرانجام دیا، نیز راقم کے دل میں ان تمام احباب کے لیے شکر و امتنان کے جذبات و احساسات موجزن ہیں جنہوں نے کسی بھی طرح سے اس کارِ خیر میں معاونت کی اور اس کتاب کی تیاری میں اپنی خدمات پیش کیں۔

فَجَزَاهُمُ اللهُ أَحْسَنَ الْجَزَاءِ فِي الدَّارَيْنِ.

وَأَسْأَلُ اللهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى أَنْ يَغْفِرَ لِي خَطَئِي وَتَقْصِيرِي، وَأَنْ يَنْفَعَ بِهِ سَائِرَ الْمُسْلِمِينَ إِنَّهُ سَمِيعٌ مُجِيبٌ، وَأَنْ يَجْعَلَهُ فِي صَحَائِفِ أَعْمَالِي ﴿يَوْمَ لَا يَنْفَعُ مَالٌ وَّلَا بَنُوْنَ ۝ إِلَّا مَنْ أَتَى اللهَ بِقَلْبٍ سَلِيْمٍ ۝﴾، وَصَلَّى اللهُ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ الْفَاتِحِ لِمَا أُغْلِقَ، وَالْخَاتِمِ لِمَا سَبَقَ، نَاصِرِ الْحَقِّ بِالْحَقِّ، وَالْهَادِي إِلَى الصِّرَاطِ الْمُسْتَقِيمِ، وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ حَقَّ قَدْرِهِ وَمِقْدَارِهِ الْعَظِيمِ.

میں اللہ تعالیٰ سے دعا گو ہوں کہ وہ میری غلطی اور کمی وکوتاہی کو معاف فرما دے، اس کتاب کے ذریعے سے تمام مسلمانوں کو فائدہ پہنچائے، یقیناً وہ دعا کو خوب سننے اور بہت قبول فرمانے والا ہے۔ میری بارگاہِ الٰہی میں یہ بھی التجا ہے کہ وہ اس (ادنیٰ سی کاوش) کو اس دن میرے اعمال نامے میں رکھ دے جس دن نہ مال کام آئے گا اور نہ ہی اولاد، ہاں! جو قلبِ سلیم لے کر آئے گا (وہی نجات پائے گا)۔ اللہ تعالیٰ کی رحمتوں کا نزول ہو ہمارے سیّدنا محمد ﷺ پر؛ جنہوں نے بند دماغوں کو کھولا اور انبیاء کے سلسلے پر آخری مہر ثبت فرمائی، جنہوں نے حق کے ذریعے سے ہی حق کی مدد کی اور صراطِ مستقیم کی طرف راہنمائی فرمائی اور آپ ﷺ کی آل و اصحاب پر؛ اللہ کی عظیم شان وشمار کے مطابق نزولِ رحمت ہو!

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

مقدمہ

(الشيخ قاري محمد ابراهيم مير محمدي حفظه الله)

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ بِجَمِيعِ مَحَامِدِهِ، وَأَشْكُرُهُ عَلَى جَمِيعِ عَوَائِدِهِ، وَجَزِيْلِ فَوَائِدِهِ. أَنْزَلَ عَلَى عَبْدِهِ الْكِتَابَ وَحَصَّنَهُ مِنَ الْخَطَإِ وَمَحَّضَهُ لِلصَّوَابِ وَيَسَّرَهُ لِتَالِيْهِ وَأَنْزَلَهُ عَلَى سَبْعَةِ أَحْرُفٍ إِتْمَامًا لِفَضْلِهِ عَلَيْنَا الَّذِيْ لَمْ يَزَلْ يُوَالِيْهِ ، وَحَثَّنَا عَلَى الاِعْتِنَاءِ بِنَظْمِهِ، وَالرِّعَايَةِ لِلَفْظِهِ وَرَسْمِهِ، اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِهِ وَصَحَابَتِهِ الَّذِيْنَ حَازُوْا قَصَبَ السَّبْقِ فِيْ تَجْوِيدِهِ وَإِتْقَانِهِ ، وَرَحِمَ اللّٰهُ أَئِمَّةَ الْقُرْآنِ الَّذِيْنَ تَجَرَّدَ كُلٌّ مِنْهُمْ لِكِتَابِ اللّٰهِ فَجَوَّدَهُ وَحَرَّرَهُ وَرَتَّلَهُ كَمَا أُنْزِلَ وَعَمِلَ بِهِ وَتَدَبَّرَهُ وَزَيَّنَهُ بِصَوْتِهِ وَتَغَنّٰى بِهِ وَحَبَّرَهُ، وَرَحِمَ اللّٰهُ الْعُلَمَاءَ وَالشُّيُوْخَ الَّذِيْنَ أَسْهَرُوْا لَيْلَهُمْ فِيْ جَمْعِ حُرُوْفِهِ وَرِوَايَاتِهِ وَطُرُقِهِ وَأَوْجُهِهِ وَمُفْرَدَاتِهِ. أَمَّا بَعْدُ!

فَإِنَّ مِنْ أَعْظَمِ نِعَمِ اللّٰهِ عَلَى أُمَّةِ نَبِيِّهِ مُحَمَّدٍ ﷺ هٰذَا الْكِتَابَ الْعَزِيْزَ الَّذِيْ شَرَّفَهَا بِهِ عَلَى سَائِرِ الْأُمَمِ ، وَبَوَّأَهَا بِهِ مَكَانَةً لَمْ تَبْلُغْهَا أُمَّةٌ قَبْلَهَا ، فَقَالَ تَعَالَى: ﴿لَقَدْ أَنْزَلْنَآ إِلَيْكُمْ كِتٰبًا فِيْهِ ذِكْرُكُمْ﴾، فَجَعَلَهُ مُعْجِزَةً بَاقِيَةً، وَدَلَالَةً وَاضِحَةً عَلَى صِدْقِ النُّبُوَّةِ.

ہر قسم کی تعریف و ستائش ربِ کریم ہی کے لیے ہے۔ میں ہر پل اس کی نئی نئی نعمتوں کے میسر آنے اور اس کے ہمہ قسم بیش بہا فوائد و ثمرات کے عطا ہونے پر شکر ادا کرتا ہوں۔ ذاتِ کریمی کہ جس نے اپنے بندے پر کتاب نازل کی اور اسے ہر طرح کی خطا سے کامل طور پر محفوظ رکھا ہے۔ یہ کتاب سراپا صدق و حق ہے اور اللہ تعالیٰ نے اسے پڑھنے والوں کے لیے سہل و سلاست کا مرقع بنا دیا ہے۔ اس نے ہم پر اپنے فضل و کرم کی تکمیل کرتے ہوئے اس کتابِ مقدس کو سات حروف میں نازل کیا، اس کا یہ فضل کبھی نہ ختم ہونے والا ہے۔ باری تعالیٰ نے ہمیں اس کے نظم کے حسن کی طرف توجہ دلائی اور اس کے الفاظ و رسم کا خیال رکھنے کی تاکید فرمائی۔ اے اللہ! ہمارے نبی محمد ﷺ آپ کی آل اور آپ کے اصحاب پر رحمتیں نازل فرما، جو اس کی تجوید اور اتقان کے اولیں معلمین ہیں۔ ربِ کریم کا فراواں رحم ہو ان ائمہ قرآن پر جن میں سے ہر ایک نے اپنے آپ کو کتاب اللہ کے لیے وقف کر دیا، اسے تجوید سے پڑھا، لکھا اور اس کو ایسے ہی ترتیل سے پڑھا جیسے یہ نازل ہوا ہے۔ پھر اس کو اپنے عمل کا حصہ بنایا، اس پر تفکر و تدبر کے دریچے کھولے، اسے اپنی آوازوں سے مزین کیا، خوب صورت طرز و لہجے اور سرور بخش انداز میں سنایا اور جملہ پہلوؤں سے اس میں مہارت حاصل کی۔ اللہ تعالیٰ ان علماء و مشائخ پر رحم فرمائے جنھوں نے اس کے الفاظ ، روایات، طرق، قراءات اور مفردات کو جمع کرنے کے لیے اپنی راتوں کی نیندیں قربان کیے رکھیں۔

اللہ تعالیٰ کی اپنے پیغمبر محمد ﷺ کی اُمت پر سب سے بڑی نعمتوں میں سے ایک یہ کتابِ عزیز ہے جس کے ذریعے سے اس نے اسے تمام اُمتوں پر فوقیت عطا کی ہے۔ اس نے اس کتابِ مقدس کے ذریعے رسولِ گرامی ﷺ کو وہ مقام عطا فرمایا ہے جو گزشتہ اُمتوں میں سے کسی کو بھی نصیب نہیں ہوا۔ فرمانِ باری تعالیٰ ہے: ''یقیناً ہم نے تمہاری طرف ایک کتاب نازل کی جس میں تمہارا ذکر ہے۔'' اللہ نے اسے باقی رہنے والا معجزہ اور آپ کی صداقتِ نبوت پر واضح دلیل بنایا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وَأَخَذَ النَّبِيُّ هٰذَا الْكِتَابَ بِقُوَّةٍ، وَبَلَّغَهُ بِأَمَانَةٍ، امْتِثَالًا لِأَمْرِ اللهِ تَعَالَى: ﴿يَاۤ أَيُّهَا الرَّسُوْلُ بَلِّغْ مَاۤ أُنْزِلَ إِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ﴾، ثُمَّ قَامَ مِنْ بَعْدِهِ أَصْحَابُهُ الْأَبْرَارُ، فَجَمَعُوا الْقُرْآنَ الْكَرِيْمَ فِيْ مَصَاحِفَ، وَكَانَ أَعْظَمُهُمْ فِيْ ذٰلِكَ مِنَّةً وَأَطْوَلُهُمْ يَدًا، الْخَلِيْفَتَانِ الرَّاشِدَانِ أَبُوْبَكْرٍ وَعُثْمَانُ رضي الله عنهما.

وَوَاصَلَتْ قَافِلَةُ الْحُفَّاظِ سَيْرَهَا، رَايَتُهُمْ خَفَّاقَةٌ عَالِيَةٌ، يَحْمِلُهَا الْآخَرُ عَنِ الْأَوَّلِ، مُجَسِّدِيْنَ قَوْلَ الْحَقِّ تَبَارَكَ وَتَعَالَى: ﴿إِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَإِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوْنَ﴾، وَكَانَ مِمَّنْ سَبَقَتْ لَهُمْ عِنْدَ رَبِّنَا الْحُسْنٰى. نَحْسَبُهُمْ وَلَا نُزَكِّيْهِمْ. فَقَيَّضَهُمْ وَاصْطَفَاهُمْ فِيْ زَمَنِ التَّابِعِيْنَ وَمَنْ بَعْدَهُمْ لِخِدْمَةِ كِتَابِهِ: جَمَاعَةً مِنْ خَيْرَةِ عُلَمَاءِ هٰذِهِ الْأُمَّةِ نَذَرُوْا أَنْفُسَهُمْ لِتَعَلُّمِ كِتَابِ اللهِ وَتَعْلِيْمِهِ، وَأَوْقَفُوْهَا عَلٰى حِفْظِهِ وَتَبْلِيْغِهِ، وَنَشَرُوْا هٰذَا الْعِلْمَ الشَّرِيْفَ دَرْسًا وَتَأْلِيْفًا، وَبَذَلُوْا جُهْدًا كَبِيْرًا فِيْ بَيَانِ إِتْقَانِ قِرَاءَاتِهِ السَّبْعِ وَالْعَشْرِ وَنَحْوِهِمَا، فَانْتَشَرَتْ قِرَاءَتُهُمْ فِي الْآفَاقِ، بِرِوَايَاتِهَا وَطُرُقِهَا.

وَكَانَ حَظُّ أَهْلِ الْمَغْرِبِ الْإِسْلَامِيِّ مِنْهَا قِرَاءَةُ الْإِمَامِ نَافِعِ بْنِ أَبِيْ نُعَيْمٍ الْمَدَنِيِّ رحمه الله إِمَامِ دَارِ الْهِجْرَةِ، فَأَحْصَوْهَا وَضَبَطُوْهَا وَحَرَّرُوْهَا، وَانْبَرٰى مِنْهُمْ عَبْرَ الْأَجْيَالِ الْمُتَعَاقِبَةِ. شُيُوْخٌ أَجِلَّاءُ يُؤَلِّفُوْنَ فِيْهَا دِرَايَةً وَرِوَايَةً.

نبی کریم ﷺ نے اس کتاب کو پوری قوت سے حاصل کیا اور کامل دیانت داری سے آگے پہنچایا۔ اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے مصداق: ”اے رسول! پہنچا دے جو کچھ تیری طرف تیرے رب کی جانب سے نازل کیا گیا ہے۔“ پھر آپ کے بعد آپ کے نیکوکار اصحاب آئے، جنہوں نے قرآن کریم کو مصاحف میں جمع کیا۔ اس سلسلے میں سب سے زیادہ کوشش اور اہم کردار دو خلفاء سیدنا ابوبکر اور سیدنا عثمان رضی اللہ عنہما کا ہے۔

اس کاروانِ حفاظ نے اپنا سفر جاری رکھا۔ انہوں نے بلند ہمتی اور پختہ عزم کا علم اٹھائے ہی رکھا، جسے بعد میں آنے والوں نے ان سے اس فرمانِ الٰہی کی عملی تصویر بنتے ہوئے وصول کیا کہ: ”بے شک ہم نے اس قرآن کو نازل کیا ہے اور یقیناً ہم ہی اس کی حفاظت کرنے والے ہیں۔“ یہ وہ اصحابِ سعادت ہیں کہ جو اپنی اس عظیم نیکی کی بدولت اللہ تعالیٰ کے ہاں ہم سے کہیں آگے دکھائی دیتے ہیں۔ ہم ان کے قلبی احوال کی شہادت دیے بغیر ان کے متعلق اچھا ہی گمان رکھتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے تابعین اور ان کے بعد کے زمانے میں سے اپنے منتخب اور چنیدہ بندوں کو اس خدمت کا شرف بخشا۔ اس امت کے علماء میں بہترین جماعت وہ ہے جنہوں نے اپنے آپ کو کتاب اللہ کی تعلیم وتعلّم کے لیے پیش کیا اور اس کے حفظ اور تبلیغ کے لیے وقف کر دیا۔ انہوں نے درس وتدریس اور تصنیف وتالیف کے ذریعے سے اس عظیم علم کو نشر کیا اور اس کی قراءاتِ سبعہ وعشرہ میں مہارت حاصل کرنے کے لیے خوب جد وجہد کی۔ لہٰذا ان کی قراءات، روایت اور طرق کے ساتھ پوری دنیا میں مشہور ہو گئیں۔

ان میں سے اسلامی مغربی دنیا کو امام دار الہجرۃ نافع بن ابو نعیم مدنی رحمہ اللہ کی قراءت کی سعادت نصیب ہوئی، انہوں نے اسے سیکھا، قلمبند کیا اور اس کی تدوین کی۔ ان سے نامور شیوخ یکے بعد دیگرے اس کو روایۃً ودرایۃً تالیف کرتے رہے۔

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

وَقَدْ رَوَى الْقِرَاءَةَ عَنِ الْإِمَامِ نَافِعٍ رحمه الله خَلَائِقُ لَا يُحْصَوْنَ، سَمَّى أَهْلُ التَّرَاجِمِ مِنْهُمْ أَكْثَرَ مِنْ ثَلَاثِيْنَ رَجُلًا، وَمِنْ هٰؤُلَاءِ الرُّوَاةِ أَرْبَعَةٌ اشْتَهَرَ الْأَخْذُ عَنْهُمْ بِتِلْكَ الْقِرَاءَةِ، وَتَلَقَّتِ الْأُمَّةُ رِوَايَاتِهِمْ عَنْ نَافِعٍ بِالْقَبُوْلِ.

وَقَدْ جَمَعَهُمُ الْإِمَامُ الدَّانِيُّ رحمه الله فِي «أُرْجُوزَتِهِ الْمُنَبِّهَةِ» فَقَالَ:

مِمَّنْ رَوَى عَنْ نَافِعٍ إِسْحَاقُ	وَمِثْلُهُ ثَلَاثَةٌ حُذَّاقُ
وَرْشٌ وَقَالُوْنُ وَإِسْمَاعِيلُ	وَكُلُّهُمْ مُؤْتَمَنٌ جَلِيلُ

وَقَدْ جَمَعَ الْحَافِظُ أَبُوْ عَمْرٍو عُثْمَانُ بْنُ سَعِيْدٍ الدَّانِيُّ الْأَنْدَلُسِيُّ رحمه الله رِوَايَاتِ هٰؤُلَاءِ الْأَئِمَّةِ الْأَرْبَعَةِ عَنْ نَافِعٍ رحمه الله فِي كِتَابِ (التَّعْرِيفِ)، لِأَنَّهَا أَشْهَرُ الرِّوَايَاتِ عَنْ نَافِعٍ.

وَقَدِ اعْتَنَى أَهْلُ الْأَدَاءِ مِنَ الْمَغْرِبِ الْعَرَبِيِّ بِهٰذَا الْكِتَابِ عِنَايَةً خَاصَّةً، وَاخْتَصُّوْا بِالْقِرَاءَةِ بِمُضَمَّنِهِ وَالْإِقْرَاءِ بِهِ، فَكَثُرَتْ عِنْدَهُمُ الْمُؤَلَّفَاتُ فِيْمَا يَتَعَلَّقُ بِهِ مَنْثُوْرٌ وَمَنْظُوْمٌ وَشَرْحٌ.

فَالْأَهَمُّ مِنَ الْمَنْثُوْرِ: «تَكْمِيْلُ الْمَنَافِعِ فِي قِرَاءَةِ الطُّرُقِ الْعَشْرِ الْمَرْوِيَّةِ عَنْ نَافِعٍ»: لِمُحَمَّدِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ أَحْمَدَ الرَّحَامِنِيِّ الْمَرَاكُشِيِّ رحمه الله. عَلَى طَرِيْقَةِ نَشْرِ الْحُرُوفِ وَذِكْرِ الْخِلَافِ بَيْنَ الرُّوَاةِ مِنْ أَوَّلِ الْقُرْآنِ إِلَى آخِرِهِ، مَعَ التَّحْرِيرِ وَذِكْرِ الشَّوَاهِدِ.

وَمِنَ الْمَنْظُوْمِ: «نَظْمُ تَفْصِيلِ عِقْدِ الدُّرَرِ فِي طُرُقِ نَافِعٍ الْعَشْرِ»: لِلْعَلَّامَةِ الْمُحَقِّقِ مُحَمَّدِ بْنِ أَحْمَدَ بْنِ غَازِي الْعُثْمَانِي الْمِكْنَاسِي رحمه الله (المتوفى سنة 910هـ).

جَعَلَ النَّاظِمُ أَصْلَهَا مَنْظُوْمَةَ: «الدُّرَرِ اللَّوَامِعِ فِي أَصْلِ مَقْرَأِ الْإِمَامِ نَافِعٍ» لِابْنِ بَرِّي، وَذَكَرَ فِيْهَا الزِّيَادَاتِ مِنَ التَّعْرِيفِ عَلَى نَظْمِ ابْنِ بَرِّي.

امام نافع رحمہ اللہ سے لا تعداد لوگوں نے قراءت کو نقل کیا۔ سیرت نگاروں نے ان میں سے 30 سے زائد لوگوں کے نام ذکر کیے ہیں۔ ان میں سے چار رُواۃ سے یہ قراءتِ نافع مشہور ہوئی اور امت کے ہاں اسے امام نافع کی سند سے قبول عام حاصل ہوا ہے۔

امام دانی رحمہ اللہ نے اپنی کتاب «اَلْأُرْجُوْزَةُ الْمُنَبِّهَةُ» میں ان کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا:

''امام نافع رحمہ اللہ سے روایت کرنے والوں میں اسحاق مُسَیَّبی رحمہ اللہ اور ان کی مثل (یہ) تین ماہر قراء ہیں: ورش، قالون اور اسماعیل بن جعفر رحمہ اللہ۔ یہ تمام ہی بڑے امین اور جلیل القدر ہیں۔

امام ابو عمرو عثمان بن سعید دانی اندلسی رحمہ اللہ نے امام نافع رحمہ اللہ کی سند سے ان چاروں ائمہ کی روایات اپنی کتاب «اَلتَّعْرِيْفُ» میں جمع کی ہیں کیونکہ یہ امام نافع کی سب سے مشہور ترین روایات ہیں۔ مغرب کے قراء نے اس کتاب پر خصوصی توجہ دی اور اس کے مواد کو خاص طور پر پڑھا اور پڑھایا۔ ان کے ہاں اس کے متعلق نثر، منظوم اور شرح پر مشتمل تالیفات کی بھرمار ہوگئی۔

نثر میں اہم ترین کتاب «تَكْمِيْلُ الْمَنَافِعِ فِي قِرَاءَةِ الطُّرُقِ الْعَشَرَةِ الْمَرْوِيَّةِ عَنْ نَافِعٍ» ہے، اسے محمد بن احمد رحامنی مراکشی رحمہ اللہ نے قرآن مجید کی ابتدا سے انتہا تک قراءات کی کلمات اور راویوں کے درمیان اختلاف، تحریر اور شواہد کے ساتھ لکھا ہے۔

منظوم میں اہم ترین کتاب علامہ محقق محمد بن احمد بن غازی عثمانی مِکناسی رحمہ اللہ (ت:910) کی «نَظْمُ تَفْصِيلِ عِقْدِ الدُّرَرِ فِي طُرُقِ نَافِعِ الْعَشْرِ» ہے، ناظم نے اس کی اصل «اَلدُّرَرُ اللَّوَامِعُ فِي أَصْلِ مَقْرَأِ الْإِمَامِ نَافِعٍ» کو بنایا ہے اور اس میں امام ابن بری رحمہ اللہ کی نظم پر «اَلتَّعْرِيْفُ» کے زیادات کو بیان کیا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وَحَصَلَ هٰذَا النَّظْمُ عَلَى صِغَرِ حُجْمِهِ عَلَى الْقَبُوْلِ التَّامِّ عِنْدَ أَهْلِ الْأَدَاءِ بِالْمَغْرِبِ، فَحَفِظُوْهُ وَشَرَحَهُ مِنْهُمْ جَمَاعَةٌ، وَصَارَ مُعْتَمَدَ النَّاسِ فِي الْإِقْرَاءِ بِهٰذِهِ الطُّرُقِ الْعَشْرِ عَنْ نَافِعٍ. وَاتَّصَلَ عِنْدَهُمُ الْإِقْرَاءُ بِهٰذِهِ الطُّرُقِ إِلَى يَوْمِنَا هٰذَا.

قَالَ أَبُوْ حَيَّانَ رحمه الله الْمُفَسِّرُ صَاحِبُ «الْبَحْرِ الْمُحِيطِ» فِيمَا نَقَلَهُ عَنْهُ ابْنُ الْجَزَرِيِّ رحمه الله فِي كِتَابِ النَّشْرِ: وَهٰذَا نَافِعٌ الْإِمَامُ الَّذِي يَقْرَأُ أَهْلُ الْمَغْرِبِ بِقِرَاءَتِهِ اشْتَهَرَ عَنْهُ فِي هٰذِهِ الْكُتُبِ الْمُخْتَصَرَةِ وَرْشٌ وَقَالُوْنُ وَعِنْدَ أَهْلِ النَّقْلِ اشْتَهَرَ عَنْهُ تِسْعَةُ رِجَالٍ: وَرْشٌ، وَقَالُوْنُ، وَإِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ، وَأَبُوْ خُلَيْدٍ، وَابْنُ جَمَّازٍ، وَخَارِجَةُ، وَالْأَصْمَعِيُّ، وَكُرْدَمٌ، وَالْمُسَيَّبِيُّ رحمهم الله. اهـ

وَمِنْ أَشْهَرِهِمْ أَرْبَعَةُ رُوَاةٍ طَبَقَتْ شُهْرَتُهُمُ الْآفَاقَ، وَهُمُ الْمُسْنَدَةُ رِوَايَاتُهِمْ فِي كِتَابِ «التَّعْرِيفِ» لِلْإِمَامِ الدَّانِيِّ. وَهُمْ وَرْشٌ، وَقَالُوْنُ، وَإِسْحَاقُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمُسَيَّبِيُّ، وَإِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ الْأَنْصَارِيُّ.

وَأَسْنَدَ الدَّانِيُّ هٰذِهِ الرِّوَايَاتِ الْأَرْبَعِ مِنْ عَشْرِ طُرُقٍ. وَهِيَ كَمَا يَلِي:

1. الْإِمَامُ وَرْشٌ الْمِصْرِيُّ رحمه الله: وَعَنْهُ ثَلَاثَةُ طُرُقٍ: (الْأَزْرَقُ. وَالْعُتَقِيُّ. وَالْأَصْبَهَانِيُّ)
2. الْإِمَامُ قَالُوْنُ رحمه الله: وَعَنْهُ ثَلَاثَةُ طُرُقٍ: (الْمَرْوَزِيُّ. الْحُلْوَانِيُّ: وَعَنْهُ الْجَمَّالُ وَأَبُوْ عَوْنٍ الْوَاسِطِيُّ. وَالْقَاضِي)
3. الْإِمَامُ إِسْحَاقُ الْمُسَيَّبِيُّ رحمه الله: وَعَنْهُ طَرِيقَانِ: (ابْنُهُ، وَابْنُ سَعْدَانَ)
4. الْإِمَامُ إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ رحمه الله: وَعَنْهُ طَرِيقَانِ: (ابْنُ فَرَجٍ الْمُفَسِّرُ. وَأَبُو الزَّعْرَاءِ)

اس منظومے کا حجم چھوٹا ہونے کی وجہ سے قرائے مغاربہ کے ہاں اسے قبولیت عام حاصل ہوا ہے۔ انہوں نے اسے حفظ کیا اور ایک جماعت نے اس کی شرح کی اور لوگوں نے قراءاتِ نافعیہ پڑھنے میں اس پر اعتماد کیا۔ ان کے ہاں تعلیم آج تک ان طرق پر ہی ہے۔

مفسر ابو حیان رحمه الله جن کی کتاب «الْبَحْرُ الْمُحِيطُ» ہے، (جسے ابن جزری رحمه الله نے «النشر» میں نقل کیا ہے) فرماتے ہیں:

”یہ امام نافع ہیں، جن کی قراءت کے مطابق مغاربہ پڑھتے ہیں۔ مختصر کتب میں ان سے ورش اور قالون مشہور ہوئے اور اہل نقل کے ہاں نو لوگ مشہور ہوئے:

وَرْش، قَالُوْن، إِسْمَاعِيل بن جَعْفَر، أَبُوْ خُلَيْد، ابن جَمَّاز، خَارِجَة، الْأَصْمَعِي، كُرْدَم، الْمُسَيَّبِي رحمهم الله“

ان میں سے چار مشہور ترین رواۃ ہیں۔ ان کی شہرت آفاقِ عالم میں ہے۔ امام دانی کی کتاب میں ان کی روایت مستند ہیں، اور وہ یہ ہیں: ورش، قالون، اسحاق بن محمد مسیبی اور اسماعیل بن جعفر رحمه الله۔

امام دانی رحمه الله نے یہ چاروں روایات دس طرق سے نقل کی ہیں، جن کا ذکر ذیل میں مرقوم ہے:

1. امام ورش مصری رحمه الله۔ ان سے تین طرق ہیں: ازرق، عُتَقی اور اصبهانی
2. امام قالون رحمه الله۔ ان سے تین طرق ہیں: ابو نشیط مروزی، حلوانی (ان سے جمال اور ابو عون ہیں) اور اسماعیل قاضی
3. امام اسحاق مُسَیَّبی رحمه الله۔ ان سے دو طرق ہیں: ان کے بیٹے محمد بن اسحاق اور ابن سعدان
4. امام اسماعیل بن جعفر رحمه الله۔ ان سے دو طرق ہیں: مفسر ابن فرح اور ابو زعراء

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

فَالْمَنْظُومَةُ: (تَفْصِيلُ عِقْدِ الدُّرَرِ) يَشْتَمِلُ عَلَى هٰذِهِ الطُّرُقِ الْعَشَرَةِ عَنْ نَافِعٍ، غَيْرَ طَرِيقِ أَبِي يَعْقُوبَ الْأَزْرَقِ عَنْ وَرْشٍ، وَطَرِيقِ مُحَمَّدِ بْنِ هَارُونَ الْمَرْوَزِيِّ عَنْ قَالُونَ، فَلَمْ يَذْكُرْهُمَا النَّاظِمُ، وَأَحَالَ فِيهِمَا عَلَى (الدُّرَرِ اللَّوَامِعِ) لِابْنِ بَرِّيٍّ.

وَهٰذِهِ الطُّرُقُ الْعَشَرَةُ اشْتَمَلَ عَلَيْهَا كِتَابُ: (التَّعْرِيف) لِأَبِي عَمْرٍو الدَّانِيِّ، لٰكِنْ (تَفْصِيلُ الْعِقْدِ) فِيهِ زِيَادَاتٌ لَيْسَتْ فِي (التَّعْرِيف) وَجَرَى الْعَمَلُ الْقِرَائِيُّ بِهَا إِلَى الْيَوْمِ بِأَسَانِيدِهَا الصَّحِيحَةِ الْمُتَّصِلَةِ.

هٰذَا . وَإِنِّي أَحْمَدُ اللهَ تَعَالَى وَأَشْكُرُهُ عَلَى نِعَمِهِ السَّابِغَةِ، وَآلَائِهِ الْمُتَتَابِعَةِ، بِأَنْ أَعَانَ ابْنِي الْعَزِيزَ القارئ عُوَيمر بن إبراهيم . حَفِظَهُ اللهُ وَسَدَّدَ خُطَاهُ وَصَانَهُ مِنْ كُلِّ مَكْرُوهٍ . وَيَسَّرَ لَهُ، وَأَتَمَّ لَهُ بِفَضْلِهِ وَكَرَمِهِ هٰذِهِ الجداول المرضية أصول الشرائع النافعية المغربية وَتَقْدِيمَهَا لِطَالِبِي الْقِرَاءَةِ النَّافِعِيَّةِ بِطُرُقِهَا الْعَشْرِ، الَّتِي اخْتَصَّ الْمَغَارِبَةُ بِحِفْظِهَا وَالْمُحَافَظَةِ عَلَيْهَا، وَرِعَايَتِهَا مُنْذُ أَنْ تَلَقَّوْهَا فِيمَا تَلَقَّوْا مِنْ رِوَايَاتٍ عَنِ الْإِمَامِ نَافِعٍ الْمَدَنِيِّ رحمه الله.

وَأَسْأَلُ اللهَ تَعَالَى أَنْ يَنْفَعَ بِهٰذَا الْعَمَلِ الْمُبَارَكِ طَلَبَةَ عِلْمِ الْقِرَاءَاتِ عَامَّةً وَقُرَّاءِ الطُّرُقِ الْعَشْرِ النَّافِعِيَّةِ خَاصَّةً. وَأَنْ يَجْزِيَ مُؤَلِّفَهُ خَيْرَ الْجَزَاءِ فِي الدَّارَيْنِ، إِنَّهُ سَمِيعٌ مُجِيبٌ. وَصَلَّى اللهُ وَسَلَّمَ وَبَارَكَ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ، وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ أَجْمَعِينَ.

كَتَبَهَا

أبو عويمر

قاری محمد ابراہیم میر محمدی

غَفَرَ اللهُ لَهُ وَلِوَالِدَيْهِ وَلِأَسَاتِذَتِهِ

2024/2/15

منظومہ « تَفْصِيلِ عِقْدِ الدُّرَرِ » امام نافع رحمہ اللہ کے ان دس طرق پر مشتمل ہے، سوائے ابو یعقوب ازرق عن ورش اور محمد بن ہارون مروزی عن قالون کے۔ ناظم نے ان دونوں کو ذکر نہیں کیا اور ان کے لیے انہوں نے امام ابن بری کی « الدُّرَرُ اللَّوَامِعُ » کا حوالہ دیا ہے۔

امام ابوعمرو دانی رحمہ اللہ کی کتاب « التَّعْرِيف » ان دس طرق پر مشتمل ہے لیکن « تَفْصِيلِ عِقْدِ الدُّرَرِ » میں کچھ زیادات ہیں جو « التَّعْرِيف » میں نہیں ہیں۔ مغاربہ کے ہاں قراءات پڑھنے کا عمل آج تک اپنی صحیح اور متصل سندوں کے ساتھ جاری وساری ہے۔

میں رب کریم کی حمد وثنا بجا لاتے ہوئے اس کے بے شمار اور پے درپے احسانات پر شکر گزار ہوں کہ اس نے میرے عزیز برخوردار قاری عویمر ابراہیم کی مدد فرمائی۔ اللہ تعالیٰ اس کی حفاظت کرے، اس کی خطاؤں سے درگزر فرمائے، اسے ہر آفت سے محفوظ رکھے اور اس کے لیے آسانیاں فرمائے۔ یہ رب تعالیٰ ہی کا فضل وکرم ہے جس نے اس کتاب الجداول المرضية أصول الشرائع النافعية المغربية کی تکمیل کروائی اور فاضل مؤلف نے عشرہ نافعیہ کو قراءاتِ نافعیہ پڑھنے والوں کے لیے پیش کیا، جنہیں اہل مغرب نے حفظ کیا اور اس کی خاص رعایت کی جب سے انہوں نے امام نافع کی روایات سے اسے تلقی کیا ہے۔

میں اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا ہوں کہ وہ اس کاوش کو علم قراءات کے طلبہ کے لیے بالعموم اور قراءاتِ عشرہ نافعیہ کے طلبہ کے لیے بالخصوص بابرکت بنائے اور اس کے مؤلف کو دنیا وآخرت میں جزائے خیر عطا فرمائے۔ بلاشبہ وہ دعاؤں کو سننے والا اور قبول کرنے والا ہے۔

وَصَلَّى اللهُ وَسَلَّمَ وَبَارَكَ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ، وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ أَجْمَعِينَ.

مترجم

الشیخ محمد اختر صدیق حفظہ اللہ　　حافظ فیض اللہ ناصر حفظہ اللہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تقريظ ❶

(الشيخ عمرو بن عبد الله الحلواني المصري حفظه الله)

إنَّ الحَمْدَ لِلّهِ نَحْمَدُهُ وَنَسْتَعِينُهُ وَنَسْتَغْفِرُهُ، وَنَعُوذُ بِاللهِ مِنْ شُرُورِ أَنْفُسِنَا وَسَيِّئَاتِ أَعْمَالِنَا، وَأَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلَهَ إِلَّا اللهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ.

أَمَّا بَعْدُ: فَإِنَّ أَفْضَلَ مَا يَتَقَرَّبُ بِهِ إِلَى اللهِ الْمُتَقَرِّبُوْنَ وَخَيْرَ مَا يَعْمَلُهُ الْعَامِلُوْنَ تِلَاوَةُ كِتَابِ اللهِ وَتَعَلُّمِهِ وَتَعْلِيمِهِ، لِمَا رَوَى الْبُخَارِيُّ وَمُسْلِمٌ مِنْ حَدِيثِ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ رضی اللہ عنہ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ:

«خَيْرُكُمْ مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْآنَ وَعَلَّمَهُ».

مِنْ أَجْلِ ذٰلِكَ كَانَتْ خِدْمَةُ كِتَابِ اللهِ هُوَ أَوْلَى مَا تُصْرَفُ إِلَيْهِ الْهِمَمُ، وَأَحَقُّ مَا يَشْتَغِلُ بِهِ أُولُو الْفَضْلِ مِنْ خَيْرِ الْأُمَمِ.

وَإِنَّ قِرَاءَةَ نَافِعِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْمَدَنِيِّ وَاحِدَةٌ مِنْ أَشْهَرِ الْقِرَاءَاتِ الْعَشْرِ الْمُتَوَاتِرَةِ، وَ قَدِ اتَّصَلَ إِسْنَادُ النَّاسِ إِلَى قِرَاءَةِ نَافِعٍ مِنْ طُرُقٍ كَثِيرَةٍ، مِنْهَا هٰذِهِ الطُّرُقُ الْعَشْرُ الْمُسَمَّاةُ بِالطُّرُقِ الْعَشْرِ النَّافِعِيَّةِ، وَالْمُسْنَدَةُ مِنْ طَرِيقِ كِتَابِ «التَّعْرِيفُ فِي اخْتِلَافِ الرُّوَاةِ عَنْ نَافِعٍ»، لِمُؤَلِّفِهِ أَبِي عَمْرٍو الدَّانِيِّ رحمہ اللہ.

وَقَدْ قَرَأَ عَلَيَّ الْقَارِئُ عُوَيْمِر إبراهيم بن الشيخ محمد إبراهيم مير محمدي الباكستاني الْقِرَاءَاتِ بِمضمن الْكِتَابِ الْمَذْكُورِ، وَكِتَابِ «تَفْصِيلِ عِقْدِ الدُّرَرِ» لِابْنِ غَازِي الْمِكْنَاسِيِّ، وَكِتَابِ «الدُّرَرِ اللَّوَامِعِ» لِابْنِ بَرِّيٍ، وَعَلَى وِفْقِ الْاخْتِيَارَاتِ الْمَغَارِبَةِ.

اما بعد! یقیناً اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں جس عمل کے ذریعے تقرب حاصل کیا جا سکتا ہے اور سب سے بہترین عمل جس پر اللہ کے بندے عمل پیرا ہوتے ہیں، وہ کتاب اللہ کی تلاوت اور اس کی تعلیم و تعلم ہے۔ جیسا کہ بخاری و مسلم کی روایت ہے: سیدنا عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

”تم میں سے بہترین شخص وہ ہے جس نے قرآن کو سیکھا اور اسے (دوسروں کو) سکھایا۔“

اسی بنا پر کتاب اللہ کی خدمت وہ سب سے نمایاں کام ہے جس پر اپنی صلاحیتیں اور ہمتیں کھپا دینی چاہئیں اور اسی کا زیادہ حق بنتا ہے کہ اس اُمت کے بہترین اہلِ علم و فضل اس میں مشغول رہا کریں۔

امام نافع بن عبد الرحمٰن مدنی رحمہ اللہ کی قراءت مشہور ترین قراءاتِ عشرہ متواترہ میں سے ایک ہے۔ امام نافع رحمہ اللہ کی قراءت تک لوگوں کی اسناد بہت سے طرق کے ذریعے ملتی ہیں، ان میں سے ایک یہ دس طرق ہیں، جنہیں ”طرق عشرۂ نافعیہ“ سے موسوم کیا جاتا ہے اور یہ ابو عمرو دانی رحمہ اللہ کی کتاب «التَّعْرِيفُ فِي اخْتِلَافِ الرُّوَاةِ عَنْ نَافِعٍ» کے طریق سے مستند ہیں۔

قاری عویمر ابراہیم بن الشیخ محمد ابراہیم میر محمدی پاکستانی نے مذکورہ کتاب اور ابن غازی مکناسی کی کتاب «تَفْصِيلُ عِقْدِ الدُّرَرِ» اور ابن برّی کی کتاب «الدُّرَرُ اللَّوَامِعِ» کے ضمن میں بیان ہونے والی قراءات مغاربہ کے اختیار کے مطابق مجھے سنائیں۔

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

وَكَانَتْ بِدَايَةُ الْخَتْمَةِ يَوْمَ الإِثْنَيْنِ 12 جُمَادِى الْأَوَّل 1445، الْمُوَافِق 27 نُوفَمْبَر 2023، وَخَتْمُهَا فِي يَوْمِ الثُّلَاثَاءِ 16 رَمَضَانَ 1445، الْمُوَافِق 26 مَارس 2024.

وَقَدْ أَجَزْتُهُ بِهٰذِهِ الْقِرَاءَاتِ أَنْ يَقْرَأَ بِهَا أَوْ يُقْرِئَ مَتَى شَاءَ وَأَيْنَ شَاءَ، إِجَازَةً بِشَرْطِهَا الْمُعْتَبَرِ عِنْدَ أَهْلِ الْأَثَرِ، لِمَا رَأَيْتُهُ مِنْ أَهْلِيَّتِهِ لِذٰلِكَ.

وَكَتَبَ -زَادَهُ اللهُ تَوْفِيقًا- هٰذَا الْكِتَابَ الْقَيِّمَ:

الجداول المرضية | أصول العشر النافعية المغربية

وَقَدْ قَرَأَ عَلَيَّ هٰذَا الْكِتَابَ كَامِلًا، وَرَاجَعْتُهُ مَعَهُ، فَوَجَدْتُهُ كِتَابًا نَافِعًا جِدًّا لِمَنْ أَرَادَ الْقِرَاءَةَ بِالْعَشْرِ النَّافِعِيَّةِ.

وَاللهَ الْعَظِيمَ أَسْأَلُ أَنْ يَجْعَلَهُ خَالِصًا لِوَجْهِهِ، وَأَنْ يَنْفَعَ بِهِ مَنْ يَشَاءُ مِنْ عِبَادِهِ، وَأَنْ يَغْفِرَ لَهُ وَلَنَا وَلِجَمِيعِ مَشَايِخِنَا وَعُلَمَائِنَا وَأَصْحَابِ الْفَضْلِ عَلَيْنَا. إِنَّهُ وَلِيُّ ذٰلِكَ وَالْقَادِرُ عَلَيْهِ.

كَتَبَهُ

الفقير إلى ربه

عمرو بن عبد الله الحلواني المصري

يوم الثلاثاء 16 رمضان 1445ھ/26 مارس 2024ء

انہوں نے 12 جمادی الاول 1445ھ بمطابق 27 نومبر 2023ء بروز سوموار کو شروع کیا، اور 16 رمضان 1445ھ بمطابق 26 مارچ 2024ء بروز منگل کو مکمل کیا۔

میں نے انہیں ان قراءات میں اجازہ سے نوازا ہے کہ یہ جب بھی اور جہاں بھی چاہیں پڑھیں اور پڑھائیں۔ میں نے یہ اجازہ اہلِ فن کے ہاں معتبر شرط کے مطابق ہی دیا ہے، اس لیے کہ مجھے ان میں اس کی مکمل اہلیت نظر آتی ہے۔

اور انہوں نے یہ بیش قیمت کتاب الجداول المرضية | أصول العشر النافعية المغربية لکھی ہے۔ اللہ تعالیٰ انہیں اور زیادہ توفیق سے نوازے۔ اور مجھے مکمل پڑھ کر سنائی ہے، اور میں نے ان کے ساتھ اس کی مراجعت کی ہے۔ سو میں نے اسے قراءاتِ عشرۃ نافعیہ پڑھنے کا ارادہ رکھنے والوں کے لیے بہت ہی نفع مند کتاب پایا ہے۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ اسے اپنی رضا کے لیے خالص کر لے، اس کے ذریعے اپنے بندوں میں سے جسے چاہتا ہے نفع پہنچائے اور اسے مؤلف کے لیے، ہمارے تمام علماء و مشائخ کے لیے اور اصحابِ فضل کے لیے مغفرت کا ذریعہ بنا دے۔ بے شک وہ ایسا کرنے پر قادر ہے۔

مترجم

حافظ فیض اللہ ناصر ﷾

www.KitaboSunnat.com

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

2 تقریظ

(الشیخ قاری حمزہ مدنی حفظہ اللہ)

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ وَكَفٰى وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى عِبَادِهِ الَّذِيْنَ اصْطَفٰى. أَمَّا بَعْدُ!

سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اقدس ﷺ نے فرمایا:

«أَقْرَأَنِي جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ عَلَى حَرْفٍ، فَرَاجَعْتُهُ فَلَمْ أَزَلْ أَسْتَزِيدُهُ وَيَزِيدُنِي، حَتَّى انْتَهَى إِلَى سَبْعَةِ أَحْرُفٍ» [1]

”جبرائیل علیہ السلام نے مجھے ایک طریقے پر قرآن مجید کو پڑھنے کا حکم دیا، میں نے ان سے زیادہ کا مطالبہ کیا اور مسلسل اضافے کا سوال کرتا رہا، حتیٰ کہ معاملہ سات طریقوں تک جا پہنچا۔“

نبی اکرم ﷺ نے قرآن مجید کو اس کے سات حروف (وجوہ قراءات) سمیت صحابہ کرام کو سکھایا تھا اور صحابہ کرام نے ان سات حروف سمیت ہی آگے تابعین کو اور پھر تابعین نے اتباع تابعین کو اور اس طرح منتقل ہوتے ہوتے قراء عشرہ تک پہنچا۔ قراء عشرہ کی ان مرویات کو مختلف ائمہ نے اپنی کتابوں میں جمع کیا ہے ان میں سے امام نافع کی قراءت اس اعتبار سے دیگر ائمہ کی قراءات (مرویات) سے زیادہ ممتاز ہے کہ اس پر تصنیف و تالیف اور درس و تدریس کا زیادہ اہتمام کیا گیا ہے۔

امام نافع رحمہ اللہ کی قراءت کو امام دانی رحمہ اللہ نے اور ان کے بعد امام شاطبی رحمہ اللہ نے اپنی کتابوں میں بیان کیا ہے۔ اور یہ امام نافع رحمہ اللہ کی وہ قراءت ہے جسے قراءاتِ عشرۂ صغریٰ میں شامل کیا گیا ہے۔ اسی طرح امام نافع رحمہ اللہ کی قراءت کو امام ابن جزری رحمہ اللہ نے قراءات سبعہ و عشرہ پر لکھی گئی متعدد تصانیف سے اخذ کر کے اپنی مایہ ناز تصنیف «النَّشْرُ فِي الْقِرَاءَاتِ الْعَشْرِ» میں اور اس کی نظم «طَيِّبَةُ النَّشْرِ» میں درج کیا ہے۔ اس طرح یہ قراءات عشرہ کبریٰ کا حصہ بن گئی ہے۔

قراءاتِ عشرہ صغریٰ و کبریٰ میں امام نافع کی قراءت میں دو راوی ورش اور قالون لیے گئے ہیں۔ جبکہ امام دانی کی کتاب «التَّعْرِيف» میں قراءتِ نافع کے چار راوی لیے گئے ہیں۔ قالون اور ورش تو قراءاتِ عشرہ صغریٰ و کبریٰ والے ہی ہیں جبکہ اسحاق مُسَیَّبی اور اسماعیل بن جعفر کا اضافہ ہے۔

امام دانی رحمہ اللہ کی کتاب «التَّعْرِيف» بلادِ مغرب میں زیادہ معروف ہوئی ہے اور ان تک یہ قراءتِ نافع چار راویوں سمیت اسی طرح تواتر سے چلتی آ رہی ہے جس طرح اہل مشرق میں قراءتِ نافع دو راویوں کے ساتھ بطریق شاطبیہ اور بطریق طیبہ پہنچی ہے۔

اللہ رب العزت نے عزیز بھائی قاری عویمر ابراہیم حفظہ اللہ سے گزشتہ کچھ سالوں سے قراءات کی تصنیف و تالیف اور اسی طرح درس و تدریس میں خصوصی کام لیا ہے۔ یہ ہمارے شیخ استاد قاری محمد ابراہیم میر محمدی حفظہ اللہ کی تربیت کا اثر اور ان کی دعاؤں کا نتیجہ ہے کہ اللہ رب العزت نے قاری عویمر ابراہیم حفظہ اللہ کو ان کا علمی جانشین بنایا ہے۔

زیرِ نظر کتاب میں مؤلف نے بلادِ مغرب میں مشہور ”عشرۂ نافعیہ“ کے اصولوں کو جداول کی صورت میں پیش کیا ہے۔ یہ ان کی تیسری کاوش ہے، اس سے پہلے وہ اللہ تعالیٰ کی توفیق سے

قراءاتِ عشرہ صغریٰ پر **الجداول الميسرة في أصول القراء العشرة**

اور قراءاتِ عشرہ کبریٰ پر **الجداول المحررة في أصول القراء العشرة** لکھ چکے ہیں۔

میں اللہ تعالیٰ سے دعا گو ہوں کہ عزیز موصوف کو علم قراءات کی خدمت کے لیے قبول فرمائے، انہیں ہمارے استاد محترم کی علمی مسند کا امین بنا دے اور ان کے ہاتھ پر خدمتِ قرآن کا بڑا سلسلہ جاری فرما دے۔

ڈاکٹر حمزہ مدنی

عمید کلیۃ القرآن الکریم (جامعہ لاہور اسلامیہ، پاکستان)

المجاز بالقراءات العشر الصغرىٰ والكبرىٰ والنافعية

2024/5/06

---

[1] صحيح البخاري: 4991

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

قراءاتِ عشرۂ نافعیہ کا ثبوت، حجیت اور تواتر

(الشيخ عمرو بن عبد الله الحلواني المصري حفظه الله)

الحَمْدُ لله رَبِّ العٰلَمِينَ. الحَمْدُ لله الَّذِي أَنزَلَ عَلَىٰ عَبْدِهِ الكِتَابَ وَلَمْ يَجْعَل لَّهُ عِوَجًا. اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي تَكَفَّلَ بِحِفْظِ كِتَابِهِ وَلَمْ يَكِلْ ذٰلِكَ لِأَحَدٍ مِنْ خَلْقِهِ، اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي خَصَّ هٰذِهِ الأُمَّةَ بِرِوَايَةِ كِتَابِهِ بِالإِسْنَادِ المُتَّصِلِ إِلَيْهِ، وَأَيُّ شَرَفٍ أَعْظَمُ مِنْ أَنْ يُسْنِدَ العَبْدُ كِتَابَ رَبِّهِ مِنْ نَفْسِهِ إِلَىٰ رَبِّ العَالَمِينَ. وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَىٰ رَسُوْلِ الله مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللهِ سَيِّدِ الأَوَّلِيْنَ وَالآخِرِيْنَ. وَبَعْدُ.

فَهٰذِهِ كَلِمَاتٌ يَسِيْرَةٌ عَنِ الطُّرُقِ العَشْرِ المَرْوِيَّةِ عَنْ نَافِعٍ، وَالْمُسَمَّاةِ بِالعَشْرِ النَّافِعِيَّةِ، فِيْ ثُبُوْتِهَا، وَتَوَاتُرِهَا، وَحُجِّيَّتِهَا:

أَوَّلًا: ثُبُوتُ قِرَاءَةِ نَافِعٍ

- قَدْ ثَبَتَ عِنْدَ العَامَّةِ وَالخَاصَّةِ أَنَّ القِرَاءَاتِ العَشْرَ الَّتِي يَقْرَأُ بِهَا المُسْلِمُوْنَ مُتَوَاتِرَةٌ تَوَاتُرًا مَعْلُوْمًا مِنَ الدِّيْنِ بِالضَّرُوْرَةِ قَدْ تَلَقَّتْهَا الأُمَّةُ الإِسْلَامِيَّةُ بِالْقَبُوْلِ، وَحَصَلَ عِنْدَهُمُ القَطْعُ بِأَنَّهَا مِنْ كَلَامِ اللهِ المُنَزَّلِ عَلَىٰ رَسُوْلِهِ ﷺ.
- قِرَاءَةُ نَافِعٍ مِنْ أَشْهَرِ هٰذِهِ القِرَاءَاتِ، وَهُوَ مَا لَا يَخْفَىٰ عَلَىٰ أَحَدٍ، قَالَ الإِمَامُ مَالِكٌ رحمه الله: «قِرَاءَةُ أَهْلِ المَدِيْنَةِ سُنَّةٌ، قِيْلَ: قِرَاءَةُ نَافِعٍ، قَالَ: نَعَمْ».
- قَرَأَ نَافِعٌ رحمه الله عَلَىٰ سَبْعِيْنَ مِنَ التَّابِعِيْنَ. وَاخْتَارَ مِنَ القِرَاءَاتِ أَحْسَنَهَا وَأَثْبَتَهَا.
- قَالَ نَافِعٌ رحمه الله: قَرَأْتُ عَلَىٰ سَبْعِيْنَ مِنَ التَّابِعِيْنَ، فَنَظَرْتُ مَا اجْتَمَعَ عَلَيْهِ اثْنَانِ أَخَذْتُهُ، وَمَا شَذَّ فِيْهِ وَاحِدٌ تَرَكْتُهُ.

اس تحریر میں امام نافع رحمہ اللہ سے مروی دس طرق جنہیں ''عشرۂ نافعیہ'' کہا جاتا ہے؛ کے ثبوت، تواتر اور حجیت کے بارے میں چند باتیں رقم کی جائیں گی۔

1 قراءتِ نافع کا ثبوت:

- خاص وعام کے ہاں یہ بات ثابت ہے کہ مسلمان جو قراءاتِ عشرہ پڑھتے ہیں وہ متواترہ ہیں، ان کا تواتر ازروئے دینی ضرورت معلوم ہے، ان کو اُمت اسلامیہ کا تلقی بالقبول حاصل ہے اور اہل اسلام کے ہاں یہ بات قطعی طور پر ثابت ہے یہ قراءات اسی کلام اللہ کا حصہ ہیں جو رسول اللہ ﷺ پر نازل ہوا ہے۔
- ان قراءات میں سے ایک مشہور ترین قراءاتِ نافع ہے، جو کہ کسی سے بھی مخفی نہیں ہے۔ امام مالک رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ''اہل مدینہ کی قراءت سنت ہے۔'' پوچھا گیا: ''اس سے مراد امام نافع رحمہ اللہ کی قراءت ہے؟'' انہوں نے فرمایا: ''ہاں۔''
- امام نافع رحمہ اللہ نے 70 تابعین سے قرآن پڑھا ہے اور سب قراءات میں سے احسن اور زیادہ ثابت قراءت کو اختیار کیا ہے۔
- امام نافع رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ''میں 70 تابعین سے قراءات پڑھیں، میں نے جس قراءت پر دو تابعی متفق دیکھے اسے لے لیا اور جس میں صرف ایک ہی کو اختیار کیے ہوئے دیکھا اس کو چھوڑ دیا۔''

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

● كَانَ نَافِعٌ رحمه الله إِمَامَ الْقِرَاءَةِ بِالْمَدِينَةِ فِي زَمَانِهِ، بَعْدَ شَيْخِهِ أَبِي جَعْفَرٍ رحمه الله، قَالَ اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ رحمه الله: «قَدِمْتُ الْمَدِينَةَ وَنَافِعٌ رحمه الله إِمَامُ الْقِرَاءَةِ بِهَا».

ثَانِيًا: عَدَدُ الرِّوَايَاتِ عَنْ نَافِعٍ

● قَرَأَ عَلَى نَافِعٍ خَلْقٌ لَا يُحْصُونَ كَثْرَةً، سَمَّى مِنْهُمُ ابْنُ الْجَزَرِيِّ رحمه الله فِي تَرْجَمَةِ نَافِعٍ مِنْ كِتَابِ غَايَةِ النِّهَايَةِ أَكْثَرَ مِنْ أَرْبَعِينَ رَجُلًا.

● اِشْتَهَرَ مِنَ الرُّوَاةِ عَنْ نَافِعٍ رحمه الله تِسْعَةُ رُوَاةٍ، قَالَ الْإِمَامُ أَبُو حَيَّانَ رحمه الله: "وَهٰذَا نَافِعٌ رحمه الله الْإِمَامُ الَّذِي يَقْرَأُ أَهْلُ الْمَغْرِبِ بِقِرَاءَتِهِ اشْتَهَرَ عَنْهُ فِي هٰذِهِ الْكُتُبِ الْمُخْتَصَرَةِ وَرْشٌ وَقَالُونُ، وَعِنْدَ أَهْلِ النَّقْلِ اشْتَهَرَ عَنْهُ تِسْعَةُ رِجَالٍ: وَرْشٌ وَقَالُونُ وَإِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ وَأَبُو خُلَيْدٍ وَابْنُ جَمَّازٍ وَخَارِجَةُ وَالْأَصْمَعِيُّ وَكَرْدَمٌ وَالْمُسَيَّبِيُّ رحمهم الله.

● وَجَعَلَهُمْ أَبُو عَمْرٍو الدَّانِيُّ رحمه الله فِي كِتَابِ «التَّمْهِيدِ فِي قِرَاءَةِ نَافِعٍ» عَشَرَةَ رِجَالٍ.

● وَمِنْ هٰؤُلَاءِ الْعَشَرَةِ أَرْبَعَةٌ بَلَغَتْ شُهْرَتُهُمُ الْآفَاقَ، قَالُونُ وَوَرْشٌ، وَإِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ وَإِسْحَاقُ الْمُسَيَّبِيُّ رحمهم الله، وَقَدِ انْتَشَرَتْ رِوَايَاتُهُمْ جَمِيعًا عِنْدَ أَهْلِ النَّقْلِ انْتِشَارًا مُسْتَفِيضًا.

● امام نافع رحمہ اللہ مدینہ منورہ میں اپنے استاد امام ابو جعفر رحمہ اللہ کے بعد اپنے زمانے کے امام القراءت تھے۔ مشہور محدث اور فقیہ لیث بن سعد رحمہ اللہ کہتے ہیں:

''میں جب مدینہ آیا تو نافع رحمہ اللہ وہاں امام القراءت تھے۔''

2 امام نافع رحمہ اللہ سے روایات کی تعداد:

● امام نافع رحمہ اللہ سے پڑھنے والے لوگوں کی تعداد اس قدر زیادہ ہے کہ شمار سے باہر ہے۔ امام ابن جزری رحمہ اللہ نے اپنی کتاب «غَايَةُ النِّهَايَةِ» میں امام نافع رحمہ اللہ کے حالات قلمبند کرتے ہوئے ان کے تلامذہ میں سے چالیس سے زائد کے نام ذکر کیے ہیں۔

● امام نافع رحمہ اللہ سے روایت کرنے والوں میں سے 9 راوی زیادہ مشہور ہیں۔ امام ابو حیان رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

''یہ امام نافع ہیں رحمہ اللہ، جن کی قراءت کے مطابق مغاربہ پڑھتے ہیں۔ مختصر کتب میں ان سے ورش اور قالون مشہور ہوئے اور اہل نقل کے ہاں نو لوگ مشہور ہوئے ہیں: وَرْش، قَالُون، إِسْمَاعِيل بن جَعْفَر، أَبُو خُلَيْد، ابْن جَمَّاز، خَارِجَة، الْأَصْمَعِي، كَرْدَم، الْمُسَيَّبِي رحمہم اللہ۔''

● امام ابو عمرو دانی رحمہ اللہ نے اپنی کتاب «التَّمْهِيدُ فِي قِرَاءَةِ نَافِعٍ» میں دس راویوں کا تذکرہ کیا ہے۔

● ان دس رُواۃ میں سے اِن چار کی شہرت آفاقِ عالم میں پھیلی: قالون، ورش، اسماعیل بن جعفر اور اسحاق مُسَیَّبی۔ ان کی تمام ہی روایات اہل نقل کے ہاں خوب مشہور اور نشر ہوئیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

❁ قَالَ أَبُو حَيَّانَ رحمه الله:

«وَهٰكَذَا كُلُّ إِمَامٍ مِنْ بَاقِي السَّبْعَةِ قَدِ اشْتَهَرَ عَنْهُ رُوَاةٌ غَيْرُ مَا فِي هٰذِهِ الْمُخْتَصَرَاتِ، فَكَيْفَ يُلْغَى نَقْلُهُمْ وَيُقْتَصَرُ عَلَى اثْنَيْنِ؟ وَأَيُّ مَزِيَّةٍ وَشَرَفٍ لِذَيْنِكَ الِاثْنَيْنِ عَلَى رُفَقَائِهِمَا وَكُلُّهُمْ أَخَذُوا عَنْ شَيْخٍ وَاحِدٍ وَكُلُّهُمْ ضَابِطُونَ ثِقَاتٌ؟».

ثَالِثًا: شُهْرَةُ رِوَايَتَيْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ جَعْفَرٍ وَإِسْحَاقَ الْمُسَيَّبِيِّ عَنْ نَافِعٍ:

❁ رِوَايَةُ إِسْمَاعِيلَ بْنِ جَعْفَرٍ وَرِوَايَةُ إِسْحَاقَ الْمُسَيَّبِيِّ بَلَغَتَا مِنَ الشُّهْرَةِ وَالْقَبُولِ مَا بَلَغَتْهُ رِوَايَتَا قَالُونَ وَوَرْشٍ.

❁ فَأَمَّا إِسْمَاعِيلُ رحمه الله فَإِنَّهُ شَارَكَ نَافِعًا رحمه الله فِي الْأَخْذِ عَنْ شَيْخِهِ شَيْبَةَ بْنِ نَصَاحٍ رحمه الله، وَرِوَايَةُ ابْنِ جَمَّازٍ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ إِنَّمَا يَعْرِفُهَا النَّاسُ مِنْ طَرِيقِهِ، وَهُوَ الَّذِي يُنْسَبُ إِلَيْهِ الْعَدَدُ الْمَدَنِيُّ الْأَخِيرُ.

❁ رَوَى الْقِرَاءَةَ عَنْ إِسْمَاعِيلَ رحمه الله جَمَاعَةٌ، وَمِنْهُمْ أَبُو عَمْرٍ الدُّورِيُّ رحمه الله الَّذِي اشْتَهَرَتْ رِوَايَتُهُ عَنْ أَبِي عَمْرٍو الْبَصْرِيِّ وَعَنِ الْكِسَائِيِّ.

❁ أُخِذَ رِوَايَةُ إِسْمَاعِيلَ بْنِ جَعْفَرٍ عَنِ الدُّورِيِّ كُلٌّ مِنْ أَبِي الزَّعْرَاءِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَبْدُوسٍ وَأَحْمَدَ بْنِ فَرَجٍ رحمهما الله، وَهُمَا الطَّرِيقَانِ الْمُسْنَدَانِ فِي كِتَابِ النَّشْرِ عَنِ الدُّورِيِّ فِي قِرَاءَةِ أَبِي عَمْرٍو.

❁ مفسر ابو حیان رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

"اسی طرح باقی سات ائمہ قراءت میں سے ہر امام سے روایت کرنے والے ایسے راوی مشہور ہیں جو (قراءات کی) مختصر کتابوں میں مذکور نہیں ہیں۔ چنانچہ ان غیر مذکور کی نقل کردہ روایت کو کیسے نا قابل قبول کہا جا سکتا ہے اور صرف دو ہی پر محدود کیسے ہوا جا سکتا ہے؟ ان دو راویوں کو اپنے رُفقاء پر کون سا امتیاز اور شرف حاصل ہے؟ جبکہ ان سب نے ایک ہی شیخ سے روایت لی ہے اور یہ سبھی ضبط وثقاہت کے مالک ہیں۔"

3 امام نافع رحمہ اللہ سے روایتِ اسماعیل بن جعفر اور اسحاق مُسیّبی کی شہرت:

❁ اسماعیل بن جعفر کی روایت اور اسحاق مُسیّبی کی روایت شہرت اور قبول کے اسی درجے اور مقام کو پہنچی ہیں جس پر قالون اور ورش کی روایت پہنچی ہے۔

❁ اسماعیل بن جعفر رحمہ اللہ تو اپنے شیخ شیبہ بن نصاح رحمہ اللہ سے پڑھنے میں امام نافع رحمہ اللہ کے ساتھ شریک ہیں (دونوں نے امام شیبہ بن نصاح رحمہ اللہ سے پڑھا ہے)۔ اور روایت ابن جماز عن ابی جعفر کو لوگ ان ہی کے طریق سے پہچانتے ہیں۔ یہ وہی ہیں جن کی طرف "مدنی اخیر" عدد کو منسوب کیا جاتا ہے۔

❁ اسماعیل بن جعفر رحمہ اللہ سے ایک جماعت نے روایت نقل کی ہے۔ ان میں سے ایک ابو عمرو دُوری ہیں، جن کی امام ابو عمرو بصری اور امام کسائی سے روایت مشہور ہے۔

❁ تمام (قراء) نے روایت اسماعیل بن جعفر کو دُوری کے واسطے سے ابو زعراء عبد الرحمٰن بن عبدوس اور احمد بن فرح سے لیا ہے، اور یہ دونوں امام ابو عمرو رحمہ اللہ کی قراءت کے سلسلے میں «اَلنَّشْر» میں ذکر ہونے والے مستند طریق ہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

- وَأَمَّا إِسْحَاقُ الْمُسَيَّبِيُّ رحمه الله فَقَالَ أَبُو حَاتِمٍ السِّجِسْتَانِيُّ رحمه الله: «إِذَا حُدِّثْتَ عَنِ الْمُسَيَّبِيِّ عَنْ نَافِعٍ فَفَرِّغْ سَمْعَكَ وَقَلْبَكَ، فَإِنَّهُ أَتْقَنُ النَّاسِ وَأَعْرَفُهُمْ بِقِرَاءَةِ أَهْلِ الْمَدِينَةِ وَأَقْرَؤُهُمْ لِلسُّنَّةِ وَأَفْهَمُهُمْ بِالْعَرَبِيَّةِ».

رَابِعًا: اَلطُّرُقُ الزَّائِدَةُ عَنِ الْمَشْهُورِ فِي الْعَشْرِ النَّافِعِيَّةِ فِي رِوَايَتَيْ وَرْشٍ وَقَالُونَ:

- اَلطُّرُقُ الَّتِي زَادَتْ فِي الْعَشْرِ النَّافِعِيَّةِ عَنْ قَالُونَ وَوَرْشٍ لَا تَقِلُّ شُهْرَةً أَيْضًا عَنِ الطُّرُقِ الْمَعْرُوفَةِ عِنْدَ الْمَشَارِقَةِ، وَرُوَاتُهَا أَئِمَّةٌ مَعْرُوفُونَ بَلَغَتْ شُهْرَتُهُمُ الْآفَاقَ.
- فَمِمَّا زَادَ فِيهَا عَنْ وَرْشٍ طَرِيقُ عَبْدِ الصَّمَدِ الْعُتَقِيِّ، وَهُوَ عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ رحمه الله الْفَقِيهُ الَّذِي كَانَ لَا يُقْضَى فِي الْأَنْدَلُسِ إِلَّا بِقَضَائِهِ، وَرِوَايَتُهُ عَنْ وَرْشٍ هِيَ الَّتِي كَانَ عَلَيْهَا أَهْلُ تِلْكَ الْبِلَادِ، وَهُوَ أَشْهَرُ عِنْدَ أَصْحَابِ التَّرَاجِمِ مِنَ الْأَزْرَقِ وَالْأَصْبَهَانِيِّ رحمهما الله.
- لَمْ يَكُنْ عَبْدُ الصَّمَدِ الْعُتَقِيُّ رحمه الله يُخَالِفُ الْأَزْرَقَ فِي شَيْءٍ مِنْ رِوَايَتِهِ عَنْ وَرْشٍ، وَلَمْ يَخْرُجْ فِي طَرِيقِهِ عَنِ الْمَقْرُوءِ بِهِ مِنْ طَرِيقِ الْأَزْرَقِ إِلَّا فِي شَيْءٍ يَسِيرٍ جِدًّا.
- وَأَمَّا عَنْ قَالُونَ فَمِنْ طَرِيقِ أَبِي عَوْنٍ الْوَاسِطِيِّ عَنِ الْحُلْوَانِيِّ عَنْ قَالُونَ، وَإِسْمَاعِيلَ الْقَاضِي عَنْ قَالُونَ.

- جہاں تک امام اسحاق مُسَیّبی رحمہ اللہ کی بات ہے، تو ابو حاتم سجستانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

”جب تم سے اسحاق مسیبی رحمہ اللہ کے طریق سے قراءات نافع کے بارے میں کچھ بیان کیا جائے تو اپنا دل اور کان غور سے لگا لیا کرو، کیونکہ اسحاق مسیبی رحمہ اللہ لوگوں میں سب سے متقن اور اہل مدینہ کی قراءت کو سب سے زیادہ جاننے والے ہیں اور سنت کو سب سے زیادہ پڑھنے والے اور لغت عربی کو سب سے زیادہ سمجھنے والے ہیں۔“

4 قراءاتِ عشرۂ نافعیہ میں ورش اور قالون کی مشہور روایت سے زائد طرق:

- قراءاتِ عشرۂ نافعیہ میں قالون اور ورش سے جو زائد طرق ہیں، اہل مشرق کے ہاں شہرت میں وہ بھی معروف طرق سے کم نہیں ہیں اور ان کے رُواۃ ایسے معروف ائمہ ہیں جن کی شہرت آفاقِ عالم تک پہنچی ہوئی ہے۔
- روایت ورش رحمہ اللہ میں جو طریق زائد ہے وہ ”عبد الصمد عُتَقی“ ہے۔ یہ عبد الصمد بن عبد الرحمن رحمہ اللہ ہیں، جو فقیہ تھے اور اندلس میں ان ہی کی رائے کے مطابق عدالتی فیصلے ہوتے تھے۔ ان کی امام ورش سے روایت وہ ہے جس پر اُن علاقوں کے لوگ عمل پیرا تھے (اس کے مطابق پڑھتے تھے) اور یہ سوانح نگاروں کے ہاں ازرق اور اصبہانی کی نسبت زیادہ مشہور تھے۔
- عبد الصمد عُتَقی رحمہ اللہ نے امام ورش رحمہ اللہ سے روایت نقل کرنے میں کسی بھی اختلاف میں ازرق کی مخالفت نہیں کی اور نہ ہی اپنے طریق میں پڑھی گئی روایت میں ازرق کے طریق سے نکلے، سوائے چند اختلافات کے۔ (چند اختلافات کے علاوہ ہر جگہ دونوں متفق ہی رہتے ہیں۔)
- جہاں تک امام قالون رحمہ اللہ سے زائد طرق کی بات ہے، تو وہ زائد طرق: ابو عون واسطی عن حلوانی عن قالون اور اسماعیل قاضی عن قالون ہیں۔

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

❁ فَأَمَّا أَبُو عَوْنٍ الْوَاسِطِيُّ رحمه الله الَّذِي يَرْوِي عَنِ الْحُلْوَانِيِّ إِمَامٌ مَشْهُورٌ، وَهُوَ أَشْهَرُ عِنْدَ أَهْلِ الْأَدَاءِ مِنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ الَّذِي أَسْنَدَ ابْنُ الْجَزَرِيِّ رحمه الله الْقِرَاءَةَ مِنْ طَرِيقِهِ فِي النَّشْرِ، بَلْ إِنَّ جَعْفَرَ بْنَ مُحَمَّدٍ لَا يَكَادُ يُعْرَفُ، وَأَبُو عَوْنٍ هٰذَا قَدْ أَدْرَكَ أَيَّامَ قَالُونَ، لٰكِنْ لَمْ يَقْرَأْ عَلَيْهِ، وَقَرَأَ عَلَى قُنْبُلٍ، وَعَلَى أَبِي عَمْرٍو الدُّورِيِّ، وَهُوَ الَّذِي يَرْوِي رِوَايَةَ شُعْبَةَ مِنْ طَرِيقِهِ عِنْدَ الْمَشَارِقَةِ وَالْمَغَارِبَةِ.

❁ طَرِيقُ أَبِي عَوْنٍ كَذٰلِكَ لَمْ يَخْرُجْ عَنِ الْمَقْرُوءِ بِهِ عَنْ نَافِعٍ فِي الْجُمْلَةِ، غَيْرَ أَنَّهُ جَمَعَ بَيْنَ أَوْجُهٍ فِي الْأَدَاءِ بَيْنَ صِلَةِ مِيمِ الْجَمْعِ فِي مَوَاطِنَ وَإِسْكَانِهَا فِي مَوَاطِنَ، وَقَرَأَ بِتَقْلِيلِ ذَوَاتِ الْيَاءِ كَمِثْلِ طَرِيقِ الْأَزْرَقِ وَالْعُتَقِيِّ عَنْ وَرْشٍ.

❁ وَأَمَّا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِسْحَاقَ الْقَاضِيُّ رحمه الله فَهُوَ إِمَامٌ فِي الْفِقْهِ إِمَامٌ فِي الْقِرَاءَةِ، وَرِوَايَتُهُ عَنْ قَالُونَ هِيَ الَّتِي كَانَ يَقْرَأُ بِهَا النَّاسُ فِي مِصْرَ وَبِلَادِ الْمَغْرِبِ قَبْلَ أَنْ يَقْدِمَ الشَّاطِبِيُّ إِلَى مِصْرَ، لِأَنَّهُمْ كَانُوا يَقْرَؤُونَ بِكِتَابِ الْعُنْوَانِ لِإِسْمَاعِيلَ بْنِ خَلَفٍ الْأَنْصَارِيِّ، وَطَرِيقُ الْقَاضِيِّ عَنْ قَالُونَ هُوَ الطَّرِيقُ الْمُسْنَدُ فِي الْعُنْوَانِ.

مَعْنَى التَّوَاتُرِ، وَشَرْطُهُ، وَتَوَفُّرُهُ فِي الْعَشْرِ النَّافِعِيَّةِ:

❁ اَلتَّوَاتُرُ يَحْصُلُ بِنَقْلِ الثِّقَاتِ الَّذِينَ يَسْتَحِيلُ تَوَاطُؤُهُمْ عَلَى الْكَذِبِ، وَتَلَقِّي الْمُسْلِمِينَ لِلْمَرْوِيِّ عَنْهُمْ بِالْقَبُولِ.

❁ اَلتَّوَاتُرُ لَا يَشْتَرِطُ فِيهِ أَنْ يَكُونَ عَامًّا عِنْدَ جَمِيعِ الْمُسْلِمِينَ، بَلْ قَدْ يَحْصُلُ التَّوَاتُرُ عِنْدَ قَوْمٍ دُونَ قَوْمٍ.

❁ رہی بات ابوعون واسطی کی، جو حلوانی سے روایت کرتے ہیں، یہ مشہور امام ہیں اور اہل اداء کے ہاں جعفر بن محمد سے زیادہ شہرت رکھتے ہیں جن کی قراء ت کو امام ابن جزری رحمہ اللہ نے «اَلنَّشر» میں مستند قرار دیا ہے، بلکہ جعفر بن محمد شہرت کے قریب بھی نہیں ہیں۔ ابوعون واسطی نے امام قالون کا زمانہ بھی پایا ہے لیکن ان سے پڑھا نہیں، البتہ قنبل اور ابوعمرو دُوری سے پڑھا ہے۔ اہلِ مشرق ومغرب کے ہاں ان ہی کے طریق سے شعبہ کی روایت نقل کی جاتی ہے۔

❁ اسی طرح ”طریق ابوعون“ بھی امام نافع سے مروی عام پڑھی جانے والی قراءت سے مختلف نہیں ہوئے، سوائے اس کے کہ انہوں نے ادا میں میم جمع کی کچھ صورتوں کو جمع کیا ہے، یعنی انہوں نے کچھ مقامات پر میم جمع میں صلہ پڑھا ہے اور کچھ جگہوں پر عدم صلہ پڑھا ہے۔ اور انہوں نے امام ورش کے طریق ازرق اور عتقی کی مثل ذوات الیاء میں تقلیل کے ساتھ پڑھا ہے۔

❁ اور رہی بات اسماعیل بن اسحاق قاضی رحمہ اللہ کی تو وہ فقہ کے بھی امام ہیں اور قراءت کے بھی امام ہیں۔ اور امام شاطبی رحمہ اللہ کے مصر آنے سے پہلے لوگ مصر اور بلادِ مغرب میں انہیں کی روایت کردہ ”روایت قالون“ پڑھا کرتے تھے، اس لیے کہ یہاں کے لوگ امام اسماعیل بن خلف انصاری رحمہ اللہ کی کتاب «اَلْعُنْوَان» کے مطابق پڑھا کرتے تھے، اور «اَلْعُنْوَان» میں امام قالون سے ”طریق اسماعیل قاضی“ مستند طریق ہے۔

تواتر کا معنی وشروط اور عشرۂ نافعیہ میں کثرتِ تواتر:

❁ تواتر سے مراد ثقہ راویوں کی ایسی تعداد سے نقل کرنا کہ جن کا جھوٹ پر اکٹھے ہونا محال ہو اور ان سے روایت کردہ قراءات کو مسلمانوں کا تلقی بالقبول حاصل ہو۔

❁ تواتر میں یہ شرط عائد نہیں کی جاتی کہ وہ تمام مسلمانوں کے نزدیک تواتر ہو بلکہ تواتر کبھی ایک قوم کے ہاں ہوتا ہے دوسروں کے ہاں نہیں ہوتا۔

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

- اَلطُّرُقُ الْعَشْرُ النَّافِعِيَّةُ تَوَاتَرَتْ مِنْ جِهَةِ الْأَدَاءِ عِنْدَ أَهْلِ الْمَغْرِبِ، وَهٰذَا كَافٍ فِي حُصُوْلِ الْقُبُوْلِ لَهَا.
- صَدَرَتِ الْفَتْوٰى عَنْ جَمْعٍ مِنَ الْمُتَخَصِّصِيْنَ مِنَ الْمَشَارِقَةِ وَالْمَغَارِبَةِ بِصِحَّةِ هٰذِهِ الْقِرَاءَاتِ وَتَلَقِّيْهَا بِالْقُبُوْلِ.
- لَا يُلْتَفَتُ إِلٰى قَوْلِ مَنْ أَنْكَرَ صِحَّتَهَا، لِجَهْلِ الْقَائِلِيْنَ بِذٰلِكَ بِقَوَاعِدِ الرِّوَايَةِ، وَمَعْنَى التَّوَاتُرِ وَشُرُوْطِهِ.
- اَلطُّرُقُ الْمَذْكُوْرَةُ تَدْخُلُ فِي أَسَانِيْدِ أَهْلِ الْمَشْرِقِ أَيْضًا، وَيَصِحُّ إِسْنَادُهَا مِنْ طَرِيْقِهِمْ، وَإِنْ كَانَ يُنْكِرُ ذٰلِكَ الْبَعْضُ، وَبَسْطُ هٰذِهِ الْمَسْأَلَةِ فِي غَيْرِ هٰذَا الْمَوْضِعِ.

حُجِّيَّةُ الْعَشْرِ النَّافِعِيَّةِ:

- يَصِحُّ التَّعَبُّدُ بِتِلْكَ الْقِرَاءَاتِ الْمَرْوِيَّةِ مِنْ هٰذِهِ الطُّرُقِ الْعَشْرِ، وَاعْتِقَادُ قُرْآنِيَّتِهَا وَأَنَّهَا مِنْ كَلَامِ اللهِ الْمُنَزَّلِ عَلٰى عَبْدِهِ وَرَسُوْلِهِ مُحَمَّدٍ ﷺ.
- لَا تَقِلُّ تِلْكَ الْقِرَاءَاتِ فِي حُجِّيَّتِهَا عَنْ سَائِرِ الْقِرَاءَاتِ الْعَشْرِ الْمُتَوَاتِرَةِ الْمَعْرُوْفَةِ، بَلْ تُسَاوِيْهَا أَوْ تَزِيْدُ عَنْ بَعْضِهَا مِنْ جِهَةِ الثُّبُوْتِ وَكَثْرَةِ الطُّرُقِ.

وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ، وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى أَشْرَفِ الْمُرْسَلِيْنَ.

كَتَبَهُ

اَلْفَقِيْرُ إِلٰى رَبِّهِ

عمرو بن عبد الله الحلواني المصري

29 شعبان 1445ھ

- عشرۂ نافعیہ کے طرق ادا کی رُو سے اہلِ مغرب کے ہاں تواتر کے درجے کو پہنچتے ہیں اور ان کے قبولیت کے درجے پر فائز ہونے کے لیے یہی کافی ہے۔
- شرق وغرب کے جملہ متخصصین کی طرف سے ان قراءات کی صحت اور انہیں تلقی بالقبول حاصل ہونے کا فتویٰ صادر ہوا ہے۔
- جس نے ان قراءات کی صحت کا انکار کیا ہے ان کی بات لائق التفات نہیں ہے، اس لیے کہ وہ روایت کے قواعد اور تواتر کے مفہوم اور شروط کا علم نہیں رکھتے۔
- مذکورہ طرق اہل مشرق کی اسانید میں بھی داخل ہیں اور ان کے طریق سے ان کی اسناد صحیح ثابت ہیں، اگرچہ کچھ لوگ اس کا انکار ہی کریں۔ کسی اور مقام پر یہ مسئلہ تفصیل سے بیان کیا جائے گا۔

قراءاتِ عشرۂ نافعیہ کی حجیت:

- ان دس طرق سے مروی ان قراءات کو نماز میں پڑھنا درست ہے اور ان کے متعلق یہ اعتقاد رکھنا بھی صحیح ہے کہ یہ اللہ تعالیٰ کے اس کلام کا حصہ ہیں جو اس کے بندے اور رسول محمد ﷺ پر نازل کیا گیا ہے۔
- یہ قراءات اپنی حجیت میں باقی تمام معروف قراءاتِ عشرۂ متواترہ سے کم نہیں ہیں بلکہ ان کے برابر ہی ہیں یا ثبوت اور کثرتِ طرق کی رُو سے بعض سے بڑھ کر ہیں۔

وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ، وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى أَشْرَفِ الْمُرْسَلِيْنَ.

مترجم

حافظ فیض اللہ ناصر ﷾

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

قراءاتِ عشرۂ نافعیہ

قراءاتِ عشرۂ نافعیہ کا تعارف

اہل مغرب کے ہاں «اَلْقِرَاءَاتُ الْعَشْرِ النَّافِعِيَّة» امام نافع کے مشہور چار شاگردوں اور ان کے آگے دس طرق کی روایات کے مجموعے کا نام ہے۔ انہیں «اَلْقِرَاءَاتُ الْعَشْرِ الصَّغِيْر» بھی کہتے ہیں اور ان کے بالمقابل قراءاتِ سبعہ وثلاثہ کے مجموعے کو «اَلْقِرَاءَاتُ الْعَشْرِ الْكَبِيْر» کا نام دیتے ہیں، اور عشرۂ صغیر وکبیر کے مجموعے کو «اَلْقِرَاءَاتُ الْعِشْرِيْنَ» کہہ دیتے ہیں۔ گویا ان کے ہاں قراءات کی تین اصلاحات ہیں:

① «اَلْقِرَاءَاتُ الْعَشْرِ الصَّغِيْر»:← قراءاتِ عشرۂ نافعیہ کو کہتے ہیں۔

② «اَلْقِرَاءَاتُ الْعَشْرِ الْكَبِيْر»:← شاطبیہ اور دُرّہ کی دس قراءات کو کہتے ہیں۔

③ «اَلْقِرَاءَاتُ الْعِشْرِيْنَ»:← عشرۂ نافعیہ، سبعہ اور ثلاثہ کی قراءات کو کہتے ہیں۔

جبکہ اہلِ مشرق کے ہاں قراءاتِ سبعہ وثلاثہ کے مجموعے کو «اَلْقِرَاءَاتُ الْعَشْرِ الصُّغْرٰى» اور اس کے مقابلے میں طَيِّبَةُ النَّشْر کی دس قراءات کو «اَلْقِرَاءَاتُ الْعَشْرِ الْكُبْرٰى» کہا جاتا ہے۔ جس طرح اہلِ مشرق کے ہاں «اَلْقِرَاءَاتُ الْعَشْرِ النَّافِعِيَّة» غیر معروف ہیں، اسی طرح اہلِ مغرب کے ہاں «اَلْقِرَاءَاتُ الْعَشْرِ الْكُبْرٰى» غیر معروف ہیں۔

’مغاربہ‘ کا لفظ براعظم افریقہ کے شمال میں واقع ان پانچ اتحادی ممالک پر بولا جاتا ہے: الجزائر، لیبیا، مراکش، موریتانیا، تیونس۔ عربی زبان میں انہیں اِتِّحَادُ الْمَغْرِبِ الْعَرَبِي ’’مغرب عربی اتحاد‘‘ اور انگریزی میں Arab Maghreb Union کہا جاتا ہے۔ قراءاتِ نافعیہ چونکہ انہی مغربی ممالک میں مشہور اور پڑھی پڑھائی جارہی ہیں، اس لیے انہیں ’’قراءات مغاربہ‘‘ بھی کہہ دیا جاتا ہے۔

اہل مغرب کے ہاں ’’قراءاتِ نافعیہ‘‘ دوسری صدی ہجری میں مشہور ہوئیں، اس سے پہلے ان کے ہاں ’’قراءتِ حمزہ‘‘ رائج تھی، جسے خلافت عباسیہ کے دور میں بغداد اور کوفہ سے پڑھ کر آنے والوں نے یہاں آکر تعلیم وتعلّم کے ذریعے مشہور کیا تھا، اور بس چند خاص لوگ قراءاتِ نافعیہ کو جانتے تھے۔ دوسری صدی ہجری کے اواخر میں الشیخ غازی بن قیس رحمہ اللہ مدینہ طیبہ سے ’’موطا امام مالک‘‘ پڑھ کر مغرب کے مشہور شہر اندلس آئے اور یہاں مذہب مالکی کی ترویج کرنے لگے اور ساتھ اہل مدینہ کی قراءت ’’قراءاتِ نافعیہ‘‘ پڑھانے لگے، جس کے بعد اہل مغرب مذہب حنفی اور قراءتِ حمزہ سے مذہب مالکی اور قراءاتِ نافعیہ میں منتقل ہوگئے۔

چوتھی صدی ہجری میں امام دانی رحمہ اللہ جوکہ مغرب کے شہر اندلس کے رہنے والے تھے، نے مغربی ممالک سے مشرقی ممالک کی طرف علمی اسفار کیے اور علم قراءات کو اپنی مختلف کتب میں محفوظ کیا، جس میں ’’قراءاتِ نافعیہ‘‘ پر «اَلتَّعْرِيْفُ فِي اخْتِلَافِ الرُّوَاةِ عَنْ نَافِعٍ» کتاب لکھی، آپ کی یہی کتاب اہل مغرب کے ہاں مشہور ’’قراءاتِ نافعیہ‘‘ میں بنیادی کتاب بنی۔

اسی طرح اہل مغرب کے ہاں «اَلتَّعْرِيْف» سے کچھ زیادات پڑھے جاتے ہیں جوکہ امام دانی رحمہ اللہ ہی کی دوسری کتاب «جَامِعُ الْبَيَانِ فِي الْقِرَاءَاتِ السَّبْعِ» وغیرہ میں مذکور ہیں اور چند اختلافات امام دانی رحمہ اللہ کے طریق کے علاوہ دوسرے طرق سے ہیں اور اہل مغرب کے ہاں انہیں صحت سند اور تلقی بالقبول حاصل ہے۔ «اَلتَّعْرِيْف» سے زیادات کی تعداد 54 ہے، جنہیں شیخ عبد

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

الواحد صَمَدی نے اپنی کتاب «إِتِّحَافُ الأَلِيفِ بِمَا جَرَى بِهِ الأَخْذُ فِي الطُّرُقِ النَّافِعِيَّةِ مَزِيدًا عَلَي التَّعْرِيفِ» میں 48 اشعار میں سمودیا ہے اور ان 48 اشعار میں موجود 54 کلمات کو دکتورہ خیریہ بنت عبدالستار صدیق ﷾ نے جدول کی شکل میں بیان کر دیا ہے۔ یہ اشعار اور جدول اکٹھے مطبوع ہیں۔

اہلِ مغرب کے ہاں قراءاتِ نافعیہ کے اجراء میں عِلْمُ التَّصْدِيرِ وَالتَّشْهِيرِ کو بہت اہمیت حاصل ہے۔

عِلْمُ التَّصْدِيرِ سے مراد:

اسے اَلْمُصَدَّرَة بھی کہتے ہیں اور اس سے مراد وہ کتب ہیں جن میں عشرہ نافعیہ کی مقدم ومؤخر وجوہ کو بیان کیا جاتا ہے، جیسے ان کے ہاں الشیخ مَنْجَرَه کا مُصَدَّرَة مشہور اور معمول بہ ہے۔ اس کی چند مثالیں یہ ہیں: ازرق کے لیے مد بدل میں پہلے توسط، پھر طول اور پھر قصر ہوگا، اور مد لین میں پہلے توسط، پھر طول ہوگا۔ ابونشیط مروزی کے لیے مد منفصل میں پہلے توسط پھر قصر ہوگا۔

عِلْمُ التَّشْهِيرِ سے مراد:

اس سے مراد مَا جَرَى عَلَيْهِ الْعَمَلُ ہے، یعنی ان وجوہ پر اکتفا کرنا جو ان کے ہاں سلسلہ بسلسلہ تلقی بالقبول اور مشافہۃً آرہی ہیں، اگرچہ وہ طریق کے اعتبار سے موجود ہیں لیکن کسی ایک وجہ پر اکتفا کرلیا جاتا ہے، جیسے مد بدل وقفاً مد عارض کے ساتھ مل کر آجائے تو ازرق کے لیے تینوں مدود کے بجائے صرف طول پر اکتفا کرلیا جاتا ہے۔ اس کے لیے ان کے ہاں زیادہ عمل الشیخ حامدی کی کتاب «أَنْوَارُ التَّعْرِيفِ لِذَوِي التَّفْصِيلِ وَالتَّعْرِيفِ» پر کیا جاتا ہے۔

قراءاتِ نافعیہ میں قراء کے فروش وہی ہیں جو شاطبیہ میں قراءتِ نافع کے ہیں، صرف گیارہ کلمات مختلف ہیں اور ان میں سے بھی نو کلمات کا اختلاف قراءاتِ سبعہ سے باہر نہیں جاتا۔ اس لیے قراءاتِ نافعیہ کی کتب میں ''فروش القراءات'' کو بیان نہیں کیا گیا، صرف انہی چند کلمات کو بیان کیا گیا ہے جو شاطبیہ کی قراءاتِ نافع سے مختلف تھے۔ اور جن کتب میں قرآنی سورتوں کے اعتبار سے اختلاف بیان کیا گیا ہے، ان میں بھی قرآنی سورتوں میں موجود اصولی اختلاف ہی کو بیان کیا گیا ہے اور چند شاطبیہ کی قراءاتِ نافع سے مختلف فروش کے علاوہ فرشی اختلافات کو چھوڑ دیا گیا ہے۔ لیکن استاذِ گرامی الشیخ عمرو بن عبداللہ مصری ﷾ نے اس چیز کا اہتمام کیا ہے اور اپنی کتاب «اَلدُّرَرُ الْبَهِيَّةُ فِي الْقِرَاءَةِ مِنَ الطُّرُقِ الْعَشْرِ النَّافِعِيَّةِ» میں اصولِ قراءات کے بعد سورتوں کے اعتبار سے پورے قرآن کے فروش ذکر کیے ہیں، جو روایت حفص سے مختلف تھے۔ گویا اس کتاب میں قراءاتِ نافعیہ کے مکمل فروش موجود ہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

امام نافع اوران کے چار راوی اوردس طرق کے سوانح حیات

امام نافع مدنی رحمۃ اللہ علیہ

[70ھ_169ھ]

آپ کا نام ابورُوَیم نافع بن عبدالرحمٰن بن ابونعیم لیثی مدنی ہے۔جعونہ بن شعوب لیثی کے آزاد کردہ غلام تھے جو سیدنا حمزہ بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ کے حلیف تھے۔آپ کی ولادت 70ھ/689ء ہے۔

امام اصمعی رحمہ اللہ کہتے ہیں مجھے امام نافع رحمہ اللہ نے فرمایا: «أَصْلِي مِنْ أَصْبَهَانَ». ”اصلاً میرا تعلق اصبہان سے ہے۔“ جسے اب اصفہان کہتے ہیں اور یہ ایران کا شہر ہے۔

آپ کی رنگت صاف نہیں تھی مگر چہرہ نہایت خوش وضع اور اعضا کی بناوٹ وساخت نہایت عمدہ تھی۔نازک وملائم اور گداز جسم والے تھے۔آپ کے فائق شاگرد اسحاق مُسَیَّبی رحمہ اللہ کہتے ہیں:

«قِيلَ لِنَافِعٍ مَا أَصْبَحَ وَجْهَكَ وَأَحْسَنَ خُلُقَكَ! قَالَ: فَكَيْفَ لَا أَكُونُ كَذٰلِكَ وَقَدْ صَافَحَنِي رَسُولُ اللهِ ﷺ وَعَلَيْهِ قَرَأْتُ الْقُرْآنَ يَعْنِي فِي النَّوْمِ».

”کسی نے امام نافع رحمہ اللہ سے کہا: آپ کا چہرہ کتنا اچھا ہے اور اخلاق کتنا عمدہ ہے! فرمایا: یہ تو ہونا ہی چاہیے تھا، اس لیے کہ نبی اکرم ﷺ نے خواب میں مجھ سے مصافحہ کیا ہے اور میں نے خواب میں آپ سے قرآن پڑھا ہے۔“

آپ کے مشہور شاگرد عیسٰی بن مینا قالون رحمہ اللہ کہتے ہیں:

«كَانَ نَافِعٌ مِنْ أَطْهَرِ النَّاسِ خُلُقًا وَمِنْ أَحْسَنِ النَّاسِ قِرَاءَةً وَكَانَ زَاهِدًا جَوَادًا».

”آپ کا اخلاق عمدہ ترین اور تلاوت نہایت پاکیزہ تھی۔آپ زاہد ومتقی اور فیاض وسخی تھے۔“

مدینہ کی سرزمین میں 70 سال سے زائد عرصہ تک قراءاتِ قرآنیہ پڑھاتے رہے اور اپنے استاد امام ابوجعفر مدنی رحمہ اللہ کی وفات کے بعد 60 سال مسجد نبوی میں امامت کی ذمہ داری سرانجام دیتے رہے۔مدینہ کے شیخ القراء تھے اور آپ کو سید القراء کہا جاتا تھا۔قراءاتِ قرآنیہ کے متعلق تمام لوگوں کا رجوع آپ ہی کی طرف تھا۔

ابوعبید رحمہ اللہ جو آپ کے قریبی ساتھیوں میں سے ہیں' کہتے ہیں کہ اہل مدینہ آپ ہی کی قراءات پڑھتے تھے۔اور ابن مجاہد رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

«كَانَ الْإِمَامَ الَّذِي قَامَ بِالْقِرَاءَةِ بَعْدَ التَّابِعِينَ بِمَدِينَةِ رَسُولِ اللهِ ﷺ نَافِعٌ».

”مدینہ رسول میں تابعین کے بعد امام نافع رحمہ اللہ ہی قراءات کے امام تھے۔“

آپ کے بارے میں امام مالک رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

«نَافِعٌ إِمَامُ النَّاسِ فِي الْقِرَاءَةِ».

”نافع رحمہ اللہ قراءت میں لوگوں کے امام ہیں۔“

سعید بن منصور رحمہ اللہ کہتے ہیں:

«سَمِعْتُ مَالِكَ بْنَ أَنَسٍ رحمہ اللہ يَقُولُ: قِرَاءَةُ أَهْلِ الْمَدِينَةِ سُنَّةٌ. قِيلَ لَهُ: قِرَاءَةُ نَافِعٍ؟ قَالَ: نَعَمْ».

”میں نے امام مالک بن انس رحمہ اللہ کو فرماتے ہوئے سنا: اہل مدینہ کی قراءت سنت اور پسندیدہ ہے۔کسی نے پوچھا: نافع رحمہ اللہ کی قراءت؟ فرمایا: ہاں۔“

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

عبداللہ بن احمد بن حنبل کہتے ہیں کہ میں نے اپنے والد امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ سے پوچھا:

«أَيُّ الْقِرَاءَةِ أَحَبُّ إِلَيْكَ ؟ قَالَ: قِرَاءَةُ الْمَدِينَةِ. قُلْتُ: فَإِنْ لَمْ يَكُنْ ؟ قَالَ: قِرَاءَةُ عَاصِمٍ».

''آپ کو کونسی قراءت زیادہ محبوب ہے؟ فرمایا: اہل مدینہ کی قراءت۔ میں نے پوچھا: اگر یہ نہ ہو تو؟ فرمایا: امام عاصم رحمہ اللہ کی قراءات۔''

اور امام مالک رحمہ اللہ نے آپ سے بسم اللہ کے بارے میں سوال کیا اور پھر فرمایا:

«سَلُوا عَنْ كُلِّ عِلْمٍ أَهْلَهُ».

''ہر علم کا سوال اس کے اہل اور متخصصین سے ہی پوچھنا چاہیے۔''

اسی طرح جب لوگوں نے امام مالک رحمہ اللہ سے نماز میں بسم اللہ اونچی آواز سے پڑھنے کے بارے میں سوال کیا تو آپ نے پھر بھی امام نافع رحمہ اللہ کی طرف ہی بھجوایا، اور فرمایا: «سَلُوا نَافِعًا! فَكُلُّ عِلْمٍ يُسَأَلُ عَنْهُ أَهْلُهُ، وَنَافِعٌ إِمَامُ النَّاسِ فِي الْقِرَاءَةِ»[1] ''امام نافع سے پوچھو! ہر علم کا سوال اس کے اہل اور متخصصین سے ہی پوچھنا چاہیے، اور نافع قراءت میں لوگوں کے امام ہیں۔''

امام شیبانی رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ مجھے امام نافع رحمہ اللہ کے شاگرد نے بیان کیا:

«إِنَّ نَافِعًا رحمه الله كَانَ إِذَا تَكَلَّمَ يُشَمُّ مِنْ فِيهِ رَائِحَةُ الْمِسْكِ، فَقُلْتُ لَهُ: يَا أَبَا عَبْدِ اللهِ! أَتَتَطَيَّبُ كُلَّمَا قَعَدْتَ تُقْرِئُ النَّاسَ ؟ قَالَ: مَا أَمَسُّ طِيبًا وَلَا أَقْرَبُ طِيبًا وَلٰكِنِّي رَأَيْتُ فِيمَا يَرَى النَّائِمُ النَّبِيَّ ﷺ وَهُوَ يَقْرَأُ فِي فِيَّ، فَمِنْ ذٰلِكَ الْوَقْتِ أَشَمُّ مِنْ فِيَّ هٰذِهِ الرَّائِحَةَ».

''جب امام نافع رحمہ اللہ بات کرتے تو منہ سے کستوری کی خوشبو آتی تھی۔ میں نے پوچھا: اے عبداللہ! جب آپ لوگوں کو پڑھانے کے لیے بیٹھتے ہیں تو کون سی خوشبو لگا کر بیٹھتے ہیں؟ فرمایا: خوشبو تو میں نے کبھی استعمال نہیں کی لیکن اصل بات یہ ہے کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو خواب میں دیکھا کہ آپ میرے منہ سے منہ ملا کر قرآن پڑھ رہے ہیں۔ اسی وقت سے میرے منہ سے یہ خوشبو آتی ہے۔''

اسی واقعہ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے امام شاطبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

«فَأَمَّا الْكَرِيمُ السِّرِّ فِي الطِّيبِ نَافِعٌ».[1]

''امام نافع رحمہ اللہ جو خوشبو کے متعلق راز والے ہیں۔''

اعشی رحمہ اللہ کہتے ہیں:

«كَانَ نَافِعٌ يُسَهِّلُ الْقُرْآنَ لِمَنْ قَرَأَ عَلَيْهِ إِلَّا أَنْ يَقُولَ لَهُ إِنْسَانٌ أُرِيدُ قِرَاءَتَكَ».

''آپ شاگردوں کو یہ وسعت بھی دیتے تھے کہ جس قراءت میں پڑھنا ان کے لیے آسان ہوتا وہی قراءت پڑھاتے۔ سوائے اس کے جو کہتا کہ میں آپ کی قراءت ہی پڑھنا چاہتا ہوں۔''

اساتذہ:

آپ نے تابعین کی بہت بڑی جماعت سے قراءاتِ قرآنیہ کی تعلیم حاصل کی۔ خود فرماتے ہیں: «قَرَأْتُ عَلَى سَبْعِينَ مِنَ التَّابِعِينَ». ''میں نے 70 تابعین سے (قراءات قرآنیہ) پڑھی ہیں۔'' جن میں مشہور اساتذہ یہ ہیں:

[1] تراجم القراء للشيخ الزور: 3

[1] حرز الأماني، ش:25

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

① امام شیبہ بن نصاح رحمہ اللہ۔ یہ سیدنا عبداللہ بن عیاش مخزومی رضی اللہ عنہ کے شاگرد ہیں۔

② امام عبدالرحمن بن ہرمز رحمہ اللہ۔

③ امام ابوجعفر یزید بن قعقاع رحمہ اللہ۔

یہ دونوں سیدنا ابوہریرہ، عبداللہ بن عباس اور عبداللہ بن عیاش مخزومی رضی اللہ عنہم کے شاگرد ہیں۔

امام نافع رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ”جب میں امام ابوجعفر رحمہ اللہ سے پڑھتا تھا اس وقت میں میری عمر 9 سال تھی۔“

شاگرد:

آپ کے بے شمار شاگردوں میں سے 46 قراء زیادہ مشہور ومعروف ہیں۔ جن میں سے چند یہ ہیں:

① عثمان بن سعید ورش
② عیسیٰ بن مینا قالون
③ اسحاق بن محمد مُسَيَّبِي
④ اسماعیل بن جعفر
⑤ امام مالک بن انس
⑥ عیسیٰ بن وردان
⑦ سلیمان بن مسلم جماز
⑧ فقیہ لیث بن سعد

وفات:

آپ کے شاگرد اسحاق مُسَيَّبِي رحمہ اللہ کہتے ہیں: جب آپ کی وفات کا وقت قریب آیا تو آپ کے بیٹوں نے وصیت طلب کی، تو آپ نے یہ آیت تلاوت فرمائی:

﴿فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَ اَصْلِحُوْا ذَاتَ بَيْنِكُمْ وَ اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗۤ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ﴾[1]

”تم اللہ کا تقویٰ اختیار کرو اور اپنے تعلقات کی اصلاح کرو اور اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرو اگر تم ایمان والے ہو۔“

صحیح ترین قول کے مطابق آپ نے 169ھ/785ء میں تقریباً 99 سال کی عمر پا کر مدینہ ہی میں وفات پائی اور آپ کی قبر مسجد نبوی کے ساتھ بقیع میں ہے۔[1]

[1] الأنفال: 1

[1] غاية النهاية في أسماء رجال القراء ات لابن الجزري:4/9-4 ، وسير اعلام النبلاء للذهبي:7/336،ومعرفة القراء الكبار للذهبي:1/107 الترجمة رقم:41

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

قراءاتِ نافعیہ میں امام نافع رحمہ اللہ کے چار راویوں کی قراءات ہیں:

1 ورش 2 قالون 3 اسحاق مسیبی 4 اسماعیل بن جعفر

1 امام ورش رحمۃ اللہ علیہ

[110ھ_197ھ]

آپ کا نام ابوسعید عثمان بن سعید بن عدی بن غَزوان بن داوٗد قُرَشِي قِبطِي مصری ہے۔ 'ورش' کے لقب سے مشہور ہیں۔ قبیلہ قریش میں سے آلِ زبیر کے آزاد کردہ غلام ہیں۔ آپ کی ولادت خلافتِ ہشام بن عبدالملک 110ھ/728ء میں مصر میں ہوئی۔

آپ کا رنگ سفید سرخی مائل، نہایت خوبصورت و چمکدار اور بھورا تھا، اور آپ پست قد اور فربہ جسم کے مالک تھے۔ اپنے زمانے میں مصر کے سید القراء تھے اور قراءاتِ قرآنیہ کے سلسلے میں لوگوں کے مرجع تھے۔

آپ نے 155ھ میں منصور کے دورِ خلافت میں بعمر 45 سال' امام نافع رحمہ اللہ سے پڑھنے کے لیے مدینہ کا سفر کیا اور آپ کو متعدد مرتبہ قرآن مجید سنایا۔ خود فرماتے ہیں کہ جب میں مدینہ پہنچا تو دیکھا کہ طلبہ کی کثرت کی وجہ سے ہر کسی کو امام نافع رحمہ اللہ سے پڑھنے کا موقع نہیں مل رہا اور اگر کسی خوش نصیب کو موقع ملتا بھی ہے تو اسے بھی 30 آیتوں سے زیادہ پڑھنے کا وقت نہیں ملتا۔ میں کچھ بزرگوں کو سفارش کے لیے آپ کی خدمت میں لے گیا۔ انہوں نے عرض کیا کہ یہ مصر سے صرف آپ سے پڑھنے کی خاطر آیا ہے، حج یا تجارت کی غرض سے نہیں آیا۔ امام نافع رحمہ اللہ نے فرمایا: آپ دیکھ رہے ہیں کہ مہاجرین و انصار کی اولاد کی تعلیم کی وجہ سے میں کتنا مصروف ہوں۔ جب اصرار بڑھا تو آپ نے رات مسجد نبوی میں گزارنے کا حکم دیا۔ تہجد کے وقت جب آپ مسجد میں تشریف لائے تو دریافت فرمایا کہ وہ مصری کہاں ہے؟ میں حاضر ہی تھا، سو آپ نے مجھے پڑھنے کا حکم دیا۔ جب میں 30 آیات پڑھ چکا تو خاموش ہونے کا اشارہ فرمایا۔ طلبہ کے حلقے میں سے ایک نوجوان نے کھڑے ہو کر عرض کیا: اے معلم خیر! ہم آپ کے ساتھ مدینہ ہی میں رہتے ہیں اور یہ اپنے وطن کو چھوڑ کر آپ کی خدمت میں حاضر ہوا ہے۔ اس لیے میں اپنے وقت میں سے 10 آیات کی مقدار اس کو ہبہ کرتا ہوں۔ پھر ایک اور شخص نے 10 آیات کا وقت ہبہ کیا۔ جس پر امام نافع رحمہ اللہ نے 20 آیات اور پڑھنے کی اجازت دی۔ غرض میں نے 50 آیات روزانہ پڑھیں اور اسی طرح کئی مرتبہ قرآن مجید آپ کو سنایا۔

مزید فرماتے ہیں:

«فَكَانُوا يَهَبُونَ لِي أَسْبَاقَهُمْ حَتَّى كُنْتُ أَقْرَأُ عَلَيْهِ كُلَّ يَوْمٍ سَبْعًا، وَخَتَمْتُ فِي سَبْعَةِ أَيَّامٍ، فَلَمْ أَزَلْ كَذٰلِكَ حَتَّى خَتَمْتُ عَلَيْهِ أَرْبَعَ خَتَمَاتٍ فِي شَهْرٍ وَخَرَجْتُ».

''اسی طرح بعد میں بھی کئی لوگ اپنے اسباق کے اوقات مجھے ہبہ کرتے رہے۔ یہاں تک کہ میں امام نافع رحمہ اللہ کو روزانہ قرآن کا ساتواں حصہ سناتا اور سات دنوں میں قرآن مکمل کر دیتا۔ یوں میں آپ کو سناتا رہا، یہاں تک کہ میں نے ایک مہینے میں چار قرآن ختم کیے اور واپس مصر آ گیا۔''

آپ کو «وَرْشَان» کا لقب امام نافع رحمہ اللہ نے عطا کیا کیونکہ آپ کا رنگ سرخی مائل بھورا تھا۔ امام نافع رحمہ اللہ فرمایا کرتے تھے:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

«هَاتِ يَا وَرَشَانُ! اِقْرَأْ يَا وَرَشَانُ! أَيْنَ الْوَرَشَانُ؟».

''لاؤ اے ورشان! پڑھو اے ورشان! کہاں ہے ورشان؟''

پھر کثرتِ استعمال کی وجہ سے تخفیفاً راء ساکن اور الف ونون حذف ہو کر 'ورش' رہ گیا۔

ورش رحمہ اللہ کو بھی یہ لقب نہایت محبوب تھا۔ آپ فرمایا کرتے:

«أُسْتَاذِي سَمَّانِي بِهِ».

''میرے استاد نے میرا یہ نام تجویز کیا تھا۔''

پھر یہ لقب اتنا مشہور ہوا کہ آپ کے نام پر غالب آ گیا اور لوگ آپ کو اسی لقب سے بلانے لگے۔

آپ کے فائق شاگرد ازرق رحمہ اللہ کہتے ہیں:

«إِنَّ وَرْشًا لَمَّا تَعَمَّقَ فِي النَّحْوِ وَأَحْكَمَهُ، اِتَّخَذَ لِنَفْسِهِ مَقْرَأً يُسَمَّى «مَقْرَأَ وَرْشٍ». قُلْتُ يَعْنِيْ مِمَّا قَرَأَ بِهِ عَلَى نَافِعٍ».

''جب ورش رحمہ اللہ نحو وعربیت میں خوب ماہر اور مضبوط ہو گئے تو آپ نے اپنے پڑھنے پڑھانے کے لیے ایک خاص جگہ مقرر کر لی جس کا نام «مَقْرَأُ وَرْشٍ» ''ورش کے پڑھانے کی جگہ'' تھا اور اس میں امام نافع رحمہ اللہ کی قراءت کے موافق تعلیم دیتے تھے۔''

آپ کے شاگرد یونس بن عبد الاعلی رحمہ اللہ کہتے ہیں:

«كَانَ جَيِّدَ الْقِرَاءَةِ حَسَنَ الصَّوْتِ، إِذَا قَرَأَ يَهْمِزُ وَيَمُدُّ وَيُشَدِّدُ وَيُبَيِّنُ الْإِعْرَابَ، لَا يَمَلُّهُ سَامِعُهُ».

''ورش رحمہ اللہ نہایت عمدہ تلاوت کرنے والے اور خوش آواز تھے۔ جب آپ تحقیق و ترتیل، شد، مد اور نہایت صفائی اور اطمینان سے قرآن مجید کی تلاوت کرتے تو سننے والے کو تنگ دلی اور ناگواری نہیں ہوتی تھی۔''

شاگرد:

آپ سے بہت زیادہ خلقِ خدا نے قراءاتِ قرآنیہ پڑھیں، جن میں چند مشہور یہ ہیں:

1. یوسف بن عمرو ازرق رحمہ اللہ
2. عبد الصّمد بن عبد الرحمٰن العُتَقِی رحمہ اللہ
3. عمرو بن بشار رحمہ اللہ

وفات:

آپ 197ھ/812ء میں 87 سال کی عمر میں مصر ہی میں مامون کے دورِ خلافت میں اپنے خالقِ حقیقی سے جا ملے۔ امام جزری رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

«لَمَّا كُنْتُ بِمِصْرَ فِي بَعْضِ رَحَلَاتِي أَخْبَرَنِي أَصْحَابُنَا بِقَبْرِهِ، وَذَهَبُوا بِي إِلَى الْقَرَافَةِ الصُّغْرَى، فَزُرْتُهُ».

''جب میں اپنے ایک سفر میں مصر میں تھا تو ہمارے ساتھیوں نے ورش رحمہ اللہ کی قبر کی خبر دی اور مجھے قرافہ صغریٰ میں لے گئے، تو میں نے ان کی قبر کی زیارت کی۔''[1]

'قرافہ صغریٰ' مصر کے دار الحکومت قاہرہ کے ایک قبرستان کا نام ہے۔ اسی قبرستان میں امام شافعی کی بھی قبر ہے۔

[1] غاية النهاية في أسماء رجال القراءات لابن الجزري:2/632،633 الترجمة رقم:2090، وسير اعلام النبلاء للذهبي:9/295 الترجمة رقم:82، ومعرفة القراء الكبار للذهبي:1/152 الترجمة رقم:63

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

قراءاتِ نافعیہ میں امام ورش کے آگے تین طریق ہیں:

1 ازرق 2 عتقی 3 اصبہانی

1 ازرق رحمہ اللہ [ت-240ھ]

آپ کا نام ابویعقوب یوسف بن عمرو بن یسار ازرق مدنی مصری ہے۔ آپ محقق و ثقہ اور صاحب ضبط واتقان تھے۔ امام ورش رحمہ اللہ سے عرضاً اور مشافہۃً قراءات پڑھیں اور عرصہ دراز تک ورش رحمہ اللہ کے ساتھ ملازمت اختیار کی۔ خود فرماتے ہیں: جب میں امام ورش رحمہ اللہ کے مدرسہ «مَقْرَأ وَرْش» میں گیا تو میں نے ان سے کہا:

«يَا أَبَا سَعِيدٍ! إِنِّي أُحِبُّ أَنْ تُقْرِئَنِي مَقْرَأَ نَافِعٍ خَالِصًا، وَتَدَعَنِي مِمَّا اسْتَحْسَنْتَ لِنَفْسِكَ».

”اے ابوسعید! میں چاہتا ہوں کہ مجھے صرف وہ قراءت پڑھائیں جو آپ نے امام نافع رحمہ اللہ سے پڑھی ہے، وہ نہیں جو آپ نے اپنے لیے پسند کی ہے۔“

پھر فرماتے ہیں: میں ورش رحمہ اللہ کے ساتھ ایک ہی گھر میں مقیم ہو گیا اور میں نے آپ کے پاس حدر و تحقیق کے ساتھ 20 مرتبہ قرآن مجید ختم کیا۔ تحقیق کے ساتھ مسجد عبداللہ میں پڑھا جس میں ہم رہائش پذیر تھے اور حدر کے ساتھ اس وقت پڑھا جب میں نے (مصر کے شہر) اسکندریہ میں آپ کے ساتھ وقت گزارا۔

ابوالفضل خزاعی رحمہ اللہ کہتے ہیں:

«أَدْرَكْتُ أَهْلَ مِصْرَ وَالْمَغْرِبِ عَلَى رِوَايَةِ أَبِي يَعْقُوبَ عَنْ وَرْشٍ لَا يَعْرِفُونَ غَيْرَهَا».

”میں نے مصر اور مغرب والوں کو ابو یعقوب ازرق رحمہ اللہ کی روایت پڑھتے ہوئے پایا ہے، وہ لوگ اس کے سوا اور کسی روایت کو جانتے ہی نہ تھے۔“

امام جزری رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

«هُوَ الَّذِي خَلَفَهُ فِي الْقِرَاءَةِ وَالْإِقْرَاءِ بِمِصْرَ».

”مصر میں امام ورش رحمہ اللہ کے بعد قراءت اور اس کی تعلیم میں آپ ان کے جانشین بنے۔“

آپ کے بے شمار شاگردوں میں سے چند مشہور یہ ہیں:

1. اسماعیل بن عبداللہ نحاس رحمہ اللہ۔ یہ امام ورش رحمہ اللہ کے دوسرے شاگرد عمرو بن بشار رحمہ اللہ کے بھی شاگرد ہیں۔
2. ابوبکر عبداللہ بن مالک بن سیف رحمہ اللہ۔ یہ آپ کے شاگردوں میں سب سے آخر میں فوت ہوئے۔
3. محمد بن سعید انماطی رحمہ اللہ
4. مواس بن سہل رحمہ اللہ

آپ نے 240ھ میں وفات پائی۔[1]

[1] غاية النهاية فی أسماء رجال القراء ات لابن الجزري:181/4،180 الترجمة رقم:3934، ومعرفة القراء الكبار للذهبی:181/1 الترجمة رقم:80

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

2 عبد الصمد عُتَقِي رحمہ اللہ [ت-231ھ]

آپ کا نام ابوازہر عبدالصَّمَد بن عبدالرحمٰن بن قاسم بن خالد بن جُنادہ عُتَقِي مصری ہے۔
عُتَقِي: یہ عُتَقاء کی طرف نسبت ہے، جو کئی قبائل پر مشتمل ایک گروہ تھا۔ آپ چونکہ اسی گروہ سے تعلق رکھتے ہیں، اس لیے آپ کو عُتَقِي کہا جاتا ہے۔

آپ امام مالک رحمہ اللہ کے شاگرد اور فقیہ موسیٰ بن عبدالرحمٰن رحمہ اللہ کے بھائی ہیں، اور اپنے والد عبدالرحمٰن بن قاسم رحمہ اللہ کی طرح کبار ائمہ میں شمار ہوتے ہیں۔ آپ نے امام ورش رحمہ اللہ سے عرضاً اور مشافہۃً قراءات پڑھیں، اور ان کے پاس روایتِ ورش کا نسخہ بھی تھا۔

امام ذہبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

«اِعْتَمَدَ الْأُنْدُلُسِيُّونَ عَلَى قِرَاءَةِ وَرْشٍ»

"اہل اندلس 'روایتِ ورش' آپ کے طریق کے موافق پڑھتے تھے۔" اندلس، یہ اموی خلیفہ ولید بن عبدالملک کے دور میں ایک صوبہ تھا، اور آج اس پر دو ملک ہسپانیہ اور پرتگال اور فرانس کے جنوبی علاقے واقع ہیں۔

آپ کے چند مشہور شاگرد یہ ہیں:

1. محمد بن سعید انماطی رحمہ اللہ۔ یہ امام ازرق کے بھی شاگرد ہیں۔
2. حبیب بن اسحاق رحمہ اللہ
3. اسماعیل بن اسحاق نحاس رحمہ اللہ۔ لیکن انہوں نے آپ کو مکمل قرآن نہیں سنایا۔ اور یہ امام ازرق کے بھی شاگرد ہیں۔

آپ کی وفات ماہ رجب 231ھ ہوئی۔[1]

3 اصبہانی رحمہ اللہ [ت-296ھ]

آپ کا نام ابوبکر محمد بن عبدالرحیم بن ابراہیم بن شَبِیب بن یزید بن خالد بن قُرّہ بن عبیداللہ أَسَدِي أَصْبَهَانِي ہے۔ بنو اسد کے آزاد کردہ غلام تھے۔ "روایتِ ورش" کے امام، اس کے ضابط، ثقہ اور عادل تھے۔ آپ نے مصر کا سفر کیا اور وہاں ورش رحمہ اللہ کے شاگردوں سے اور پھر شاگردوں کے شاگردوں سے 'روایتِ ورش' کو پڑھا۔ خود فرماتے ہیں:

«دَخَلْتُ إِلَى مِصْرَ وَمَعِي ثَمَانُونَ أَلْفًا، فَأَنْفَقْتُهَا عَلَى ثَمَانِينَ خَتْمَةً».

"جب میں مصر میں داخل ہوا تو میرے پاس 80 ہزار تھے، تو میں ان کو 80 مرتبہ قرآن مجید ختم کرنے پر خرچ کیا۔"

اس کے بعد آپ بغداد میں رہنے لگے۔ آپ ہی وہ پہلے شخص ہیں جنہوں نے 'روایتِ ورش' کو عراق میں پہنچایا۔ چنانچہ لوگوں نے آپ سے 'روایتِ ورش' حاصل کی۔ یہاں تک کہ عراق کے لوگ ورش رحمہ اللہ کی روایت کو آپ کے طریق کے سوا کسی اور طریق سے جانتے ہی نہ تھے۔ امام دانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

[1] غاية النهاية فى أسماء رجال القراء ات لابن الجزري: 353/2 الترجمة رقم: 1660، ومعرفة القراء الكبار للذهبي: 182/1 الترجمة رقم: 81

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

«هُوَ إِمَامُ عَصْرِهِ فِي قِرَاءَةِ نَافِعٍ رِوَايَةَ وَرْشٍ عَنْهُ، لَمْ يُنَازِعْهُ فِي ذٰلِكَ أَحَدٌ مِنْ نُظَرَائِهِ، وَعَلَى مَا رَوَاهُ أَهْلُ الْعِرَاقِ وَمَنْ أَخَذَ عَنْهُمْ إِلَى وَقْتِنَا هٰذَا».

”آپ اپنے زمانہ میں قراءت نافع کی روایت ورش کے امام تھے۔ جس میں آپ کے معاصرین میں سے کسی نے بھی جھگڑا نہیں کیا۔ اہل عراق اور ان سے پڑھنے والے حضرات ہمارے زمانہ تک انہی کی روایت پر قائم چلے آرہے ہیں۔“

اور امام جزری رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

«وَلَمْ يَزَلْ عِنْدَ الْعِرَاقِيِّينَ إِلَى بَعْدِ السَّبْعِ مِائَةٍ».

”اہل عراق آپ (کی وفات) کے بعد سات سو سال تک آپ ہی کی قراءت پڑھتے رہے۔“

اسی بناء پر ورش رحمہ اللہ کی روایت کا انتساب آپ کی طرف کسی شیخ کے واسطہ کے بغیر ہونے لگ گیا۔

امام ورش رحمہ اللہ کے وہ شاگرد جن سے آپ نے 'روایت ورش' نقل کی ہے، وہ یہ ہیں:

1	الأصبهاني	أبو الرَّبيع سُلَيمان الرِّشدِيني رحمه الله	ورش
2	الأصبهاني	أبو يحيى محمد بن عبد الرحمٰن المالكي رحمه الله	ورش
3	الأصبهاني	أبو الأشعث عامر بن سعيد الجَرَشي رحمه الله	ورش
4	الأصبهاني	أبو مسعود الأسود اللَّون المدني رحمه الله	ورش

امام ورش رحمہ اللہ کے شاگردوں کے وہ شاگرد جن سے آپ نے روایت ورش نقل کی ہے یہ ہیں:

1	الأصبهاني	أبو القاسم مَوّاس بن سَهل المِصري	يُونس بن عبد الأعلى / داود بن أبي طيبة	ورش
2	الأصبهاني	أبو العبّاس فضل بن يعقوب الحَمْرَاوِي	عبد الصّمد بن العُتَقِي	ورش
3	الأصبهاني	أبو علي الحسين بن الجُنَيد المَكْفُوف	أصحاب ورش الثِّقات	ورش
4	الأصبهاني	سُليمان بن داود المِصري	والد داود بن أبي طَيبة	ورش [1]

شاگرد:

آپ کے چند مشہور شاگرد یہ ہیں:

1. ہبۃ اللہ بن جعفر رحمہ اللہ۔ یہ قراءات ابوجعفر میں ابن وردان کے طرق میں سے بھی ہیں۔
2. حسن بن سعید مطوعی رحمہ اللہ۔ یہ ادریس کے واسطے سے خلف بن ہشام رحمہ اللہ کے اور صوری کے واسطے سے ابن ذکوان رحمہ اللہ کے بھی شاگرد ہیں۔
3. ابوبکر نقاش رحمہ اللہ۔ یہ اخفش کے واسطے سے ابن ذکوان رحمہ اللہ کے بھی شاگرد ہیں۔

وفات:

آپ نے بغداد میں 296ھ میں وفات پائی۔[2]

[1] النشر في القراءات العشر: 111/1

[2] غاية النهاية في أسماء رجال القراءات لابن الجزري: 427/3 الترجمة رقم: 3129، وسير أعلام النبلاء للذهبي: 80/14 الترجمة رقم: 39، ومعرفة القراء الكبار للذهبي: 232/1 الترجمة رقم: 132

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

2 امام قالون رحمۃ اللہ علیہ

[120ھ_220ھ]

آپ کا نام ابو موسیٰ عیسیٰ بن مینا بن وردان بن عیسیٰ بن عبد الصمد بن عمر بن عبد اللہ مدنی ہے۔ بنو زہرہ کے آزاد کردہ غلام ہیں۔ کہا جاتا ہے کہ آپ امام نافع کے ربیب (سوتیلے بیٹے، آپ کی بیوی کے پہلے خاوند کے بیٹے) تھے۔ 'قالون' کے لقب سے مشہور ہیں۔ یہ لقب آپ کو امام نافع رحمہ اللہ نے ان کی عمدہ قراءت کی وجہ سے عطا کیا۔ 'قالون' رومی زبان میں «جَيِّدٌ» "عمدہ چیز" کو کہتے ہیں۔ امام جزری رحمہ اللہ کہتے ہیں:

«سَأَلْتُ الرُّوْمَ عَنْ ذٰلِكَ. فَقَالُوْا: نَعَمْ».

"میں نے رومیوں سے اس لفظ کے بارے میں سوال کیا تو انہوں نے بتایا کہ یہ معنی بالکل درست ہے۔"

اور قالون رحمہ اللہ خود کہتے ہیں:

«كَانَ نَافِعٌ إِذَا قَرَأْتُ عَلَيْهِ يَعْقِدُ لِي ثَلَاثِيْنَ، وَيَقُوْلُ لِي قَالُوْنُ، يَعْنِي جَيِّدًا جَيِّدًا بِالرُّوْمِيَّةِ».

"جب میں امام نافع رحمہ اللہ سے پڑھتا تھا تو آپ انگلیوں سے تیس کا حلقہ بناتے اور رومی زبان میں فرماتے: قالون، یعنی بہت عمدہ، بہت عمدہ۔"

پھر یہ لقب اتنا مشہور ہوا کہ آپ کے نام پر غالب آ گیا اور لوگ آپ کو اسی لقب سے بلانے لگے۔

عبد اللہ بن علی رحمہ اللہ کہتے ہیں:

«إِنَّمَا يُكَلِّمُهُ بِذٰلِكَ لِأَنَّ قَالُوْنَ أَصْلُهُ مِنَ الرُّوْمِ كَانَ جَدُّ جَدِّهِ عَبْدُ اللهِ مِنْ سَبْيِ الرُّوْمِ مِنْ أَيَّامِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ، فَقَدِمَ بِهِ مَنْ أَسَرَهُ إِلَى عُمَرَ إِلَى الْمَدِيْنَةِ وَبَاعَهُ، فَاشْتَرَاهُ بَعْضُ الْأَنْصَارِ فَهُوَ مَوْلًى».

"امام نافع رحمہ اللہ نے آپ کو رومی زبان میں اس لیے لقب دیا کیونکہ آپ اصلاً رومی ہیں۔ ان کے پردادا 'عبد اللہ' اُن رومی قیدیوں میں تھے جو خلافت عمر بن خطاب میں قیدی ہو کر آئے تھے۔ اُنہیں قید کرنے والا ان کو مدینہ میں سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کے پاس لے کر آیا اور کسی انصاری کے ہاتھ بیچ دیا، تو اس طرح یہ آزاد کردہ غلام ہیں۔"

اہوازی رحمہ اللہ کہتے ہیں:

"قالون 120ھ میں پیدا ہوئے، اور 150ھ میں انہوں نے امام نافع سے پڑھنا شروع کیا۔"

اور قالون رحمہ اللہ خود کہتے ہیں:

«قَرَأْتُ عَلَى نَافِعٍ قِرَاءَتَهُ غَيْرَ مَرَّةٍ وَكَتَبْتُهَا فِي كِتَابِي».

"میں نے امام نافع رحمہ اللہ سے ان کی قراءات کئی دفعہ پڑھی اور میں نے اسے اپنی کتاب میں لکھا ہے۔"

نقاش رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ امام قالون رحمہ اللہ سے پوچھا گیا:

«كَمْ قَرَأْتَ عَلَى نَافِعٍ؟ قَالَ: مَا لَا أُحْصِيْهِ كَثْرَةً إِلَّا أَنِّي جَالَسْتُهُ بَعْدَ الْفَرَاغِ عِشْرِيْنَ سَنَةً».

"آپ نے امام نافع رحمہ اللہ پر کتنی بار قرآن پڑھا ہے؟ فرمایا: اتنی بار پڑھا ہے کہ میں صحیح

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

شمار نہیں بتا سکتا، البتہ اتنا یاد ہے کہ میں فراغت کے بعد 20 سال آپ کی خدمت میں مزید رہا ہوں۔"

اور قالون رحمہ اللہ خود کہتے ہیں: ایک دفعہ مجھے امام نافع رحمہ اللہ نے فرمایا:

«كَمْ تَقْرَأُ عَلَيَّ؟ اِجْلِسْ إِلَى اصْطُوَانَةٍ حَتّٰى أُرْسِلَ إِلَيْكَ مَنْ يَقْرَأُ».

"کب تک مجھ سے پڑھتے رہو گے، جاؤ اس ستون کے پاس جا کر بیٹھ جاؤ۔ تاکہ میں تمہارے پاس پڑھنے والوں کو بھیجوں۔"★

امام قالون رحمہ اللہ کانوں سے بہرے تھے۔ ابن ابو حاتم رحمہ اللہ کہتے ہیں:

«كَانَ أَصَمَّ يُقْرِئُ الْقُرْآنَ، وَيَفْهَمُ خَطَأَهُمْ وَلَحْنَهُمْ بِالشَّفَةِ».

"آپ کانوں سے بہرے تھے۔ قرآن پڑھاتے ہوئے پڑھنے والوں کی خطا اور غلطی کو ہونٹوں سے سمجھ لیا کرتے تھے۔"

علی بن حسین رحمہ اللہ کہتے ہیں:

«كَانَ عِيسَى بْنُ مِينَا قَالُوْنُ أَصَمَّ شَدِيْدَ الصَّمَمِ، وَكَانَ يُقْرَأُ عَلَيْهِ الْقُرْآنُ، وَكَانَ يَنْظُرُ إِلَى شَفَتَيِ الْقَارِئِ، وَيَرُدُّ عَلَيْهِ اللَّحْنَ وَالْخَطَأَ».

"عیسیٰ بن مینا قالون رحمہ اللہ بہت سخت بہرے تھے، قرآن پڑھنے والے شاگرد کے ہونٹوں کو دیکھ کر اسے غلطی اور خطا پر متنبہ کر دیا کرتے تھے۔"

★ اس سے معلوم ہوا کہ اہل قرآن کو اپنے شاگردوں میں تدریسی مہارتیں پیدا کرنے کے لیے اپنی سرپرستی میں آگے پڑھانے کا موقع دینا چاہیے۔ تاکہ انہیں پڑھنے کے ساتھ ساتھ آگے پڑھانے کا ہنر بھی آجائے۔ اور ایک ماہر فن اہل قرآن کی جماعت پیدا ہو سکے۔

اور کبھی آپ پڑھنے والے کی قراءت کو سننے کے لیے اپنا کان اس کے منہ کے ساتھ لگا دیتے تھے۔ جیسا کہ آپ کے بعض شاگرد کہتے ہیں:

«كَانَ إِذَا قَرَأَ عَلَيْهِ قَارِئٌ أَلْقَمَ أُذُنَهُ فَاهُ لِيَسْمَعَ قِرَاءَتَهُ».

"جب کوئی آپ کو قرآن سناتا تو آپ اس کی قراءت سننے کے لیے اپنا کان اس کے منہ کے ساتھ لگا دیتے تھے۔"

اور ابو محمد بغدادی کی روایت: «كَانَ إِذَا قَرَأَ عَلَيْهِ قَارِئٌ فَإِنَّهُ يَسْمَعُهُ». "کہ جب کوئی آپ کو قرآن مجید سناتا تو آپ بہرے ہونے کی باوجود اس کی قراءت کو سن لیتے تھے۔" اس کی سند منقطع ہے۔ استاذ گرامی شیخ عمرو بن عبد اللہ مصری حفظہ اللہ فرماتے ہیں: اسے روایت کرنے والے 'ابو محمد بغدادی' یہ «الْمُبْهِج» کے مصنف سبط الخیاط ہیں جن کی پیدائش امام قالون رحمہ اللہ کی وفات سے 244 سال کے بعد 464ھ میں ہے۔ تو کیسے ممکن ہو سکتا ہے کہ انہوں نے امام قالون رحمہ اللہ کو دیکھا ہو؟ اس لیے اس کی سند منقطع ہے۔

امام ذہبی رحمہ اللہ اور امام جزری رحمہ اللہ فرماتے ہیں: امام قالون رحمہ اللہ علم قراءات کے ساتھ نحو کے بھی ماہر تھے۔

اساتذہ:

آپ کے مشائخ اور اساتذہ میں امام نافع رحمہ اللہ کے علاوہ امام ابو جعفر یزید بن قعقاع رحمہ اللہ اور عیسیٰ بن وردان رحمہ اللہ کا نام بھی ہے، آپ نے ان سے بھی عرضاً اور مشافہۃً قراءات پڑھیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

شاگرد:

آپ سے بے شمار قراء نے شرف تلمذ حاصل کیا ہے، جن میں چند مشہور یہ ہیں:

1. ابونشیط محمد بن ہارون مروزی رحمہ اللہ
2. احمد بن یزید حلوانی رحمہ اللہ
3. اسماعیل بن اسحاق قاضی رحمہ اللہ

وفات:

علامہ دانی اور ذہبی رحمہما اللہ کہتے ہیں: ’’آپ کی وفات 220ھ میں ہوئی۔‘‘ آپ نے 100 سال عمر پائی۔[1]

[1] غاية النهاية فى أسماء رجال القراء ات لابن الجزري:904/2-902 الترجمة رقم: 2509، وسير اعلام النبلاء للذهبي:326/10 الترجمة رقم:79، ومعرفة القراء الكبار للذهبى:155/1 الترجمة رقم:64

قراءات نافعیہ میں امام قالون کے آگے تین طریق ہیں:

1 ابونشیط 2 حلوانی 3 اسماعیل قاضی

1 ابونشیط رحمہ اللہ [180ھ_258ھ]

آپ کا نام محمد بن ہارون بغدادی مَرْوَزِی ہے۔آپ کی دو کنیتیں تھیں: ابوجعفر اور ابونشیط۔ ابونشیط کے ساتھ معروف ہیں۔آپ کی ولادت 180ھ کے بعد کی ہے۔مشہور امام، ضابط اور مقری تھے۔امام قالون رحمہ اللہ سے عرضاً اور مشافہۃً قراءتِ نافع کی تعلیم حاصل کی۔اسی طرح مزید قراء روح بن عبادہ، علی بن عیاش اور ولید بن عتبہ رحمہم اللہ وغیرہ سے بھی قراءات کا علم حاصل کیا۔

آپ کے چند مشہور شاگرد یہ ہیں:

1. احمد بن محمد بن یزید اشعث عَنَزِی رحمہ اللہ، ان کی دو کنیتیں بیان کی جاتی ہیں: ابوبکر، ابوحسّان۔ اس طریق سے 'روایت قالون' زیادہ مشہور ہوئی ، اور تمام کتب قراءات میں اسی طریق سے روایت قالون لی گئی ہے۔
2. عبداللہ بن فضیل رحمہ اللہ۔یہ طریق صرف «الْكِفَايَةُ أَبِي الْعِز» میں ذکر ہے۔
3. عبداللہ بن احمد بن حنبل رحمہ اللہ۔یہ امام اہل السنۃ والجماعۃ احمد بن حنبل رحمہ اللہ کے بیٹے ہیں۔

ابن مخلد کہتے ہیں: آپ کی وفات ماہ شوال 258ھ ہوئی۔[1]

[1] غاية النهاية فى أسماء رجال القراء ات لابن الجزري:657/3 الترجمة رقم:3504، وسير اعلام النبلاء للذهبي:324/12 الترجمة رقم:124،ومعرفة القراء الكبار للذهبى:222/1 الترجمة رقم:122

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

2 احمد بن یزید حلوانی رحمہ اللہ [ت-250ھ]

آپ کا نام ابوحسن احمد بن یزید حلوانی ہے۔آپ کی وفات 250ھ ہے۔آپ نے بہت سے ائمہ سے عرضاً اور مشافہۃً قراءات پڑھیں۔جن میں مشہور یہ ہیں:

1. عیسیٰ بن مینا قالون رحمہ اللہ۔دو مرتبہ ان کے پاس تعلیم کے لیے حاضر ہوئے اور دو بار قرآن مجید ختم کیا۔
2. احمد بن محمد قواس رحمہ اللہ۔یہ امام قنبل کے بھی استاد ہیں اور تین واسطوں سے امام ابن کثیر مکی کے شاگرد ہیں۔
3. ہشام بن عمار رحمہ اللہ
4. خلف بن ہشام رحمہ اللہ [1]

شاگرد:

آپ سے بہت زیادہ قراء نے قراءات پڑھیں،جن میں دو زیادہ مشہور ہیں اور یہی ان سے قراءات نافعیہ کو بھی روایت کرتے ہیں:

1. جمّال رحمہ اللہ۔آپ کا نام ابوعلی حسن بن عباس بن ابومہران رازی ہے۔آپ نے احمد بن یزید حلوانی اور احمد بن قالون رحمہما اللہ دونوں سے قراءات قرآنیہ کا علم حاصل کیا۔متقن،ثقہ اور اپنے دور کے شیخ القراء تھے۔آپ کے شاگردوں میں مشہور یہ ہیں:

1. ابن مجاہد رحمہ اللہ۔یہ امام قنبل اور ابوزعراء کے واسطے سے حفص بن عمر دوری رحمہ اللہ کے بھی شاگرد ہیں۔
2. ابن شنبوذ رحمہ اللہ۔یہ امام قنبل رحمہ اللہ کے بھی شاگرد ہیں۔
3. نقاش رحمہ اللہ۔یہ اخفش کے واسطے سے ابن ذکوان کے بھی شاگرد ہیں۔

آپ کی وفات رمضان 289ھ ہوئی۔[1]

2. ابوعون واسطی رحمہ اللہ۔آپ کا نام ابوعون محمد بن عمرو بن عون بن اَوس سُلمی واسطی ہے۔آپ نے عرضاً ومشافہۃً امام احمد بن یزید حلوانی رحمہ اللہ سے قراءات پڑھیں۔امام قالون رحمہ اللہ کا زمانہ پایا لیکن ان سے بلا واسطہ پڑھا نہیں ہے۔اسی طرح آپ کے اساتذہ میں امام قنبل اور حفص بن عمر دوری رحمہما اللہ بھی ہیں۔

امام دانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

«هُوَ مِنَ الْمَشْهُوْرِيْنَ بِالضَّبطِ وَالْإِتْقَانِ،مَاتَ أَبُوْعَوْنٍ قَبْلَ السَّبْعِيْنَ وَمِائَتَيْنِ».

''آپ ضبط و اتقان میں مشہور قراء میں سے ہیں اور آپ کی وفات 270ھ سے پہلے ہوئی۔''[2]

---

[1] غاية النهاية فى أسماء رجال القراء ات لابن الجزري:480/1 الترجمة رقم:697، ومعرفة القراء الكبار للذهبى:222/1 الترجمة رقم:121

[1] غاية النهاية فى أسماء رجال القراء ات لابن الجزري:684/1 الترجمة رقم:986
[2] غاية النهاية فى أسماء رجال القراء ات لابن الجزري:547/3 الترجمة رقم:3329

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

3 اسماعیل قاضی رحمہ اللہ [199ھ_282ھ]

آپ کا نام ابو اسحاق اسماعیل بن اسحاق بن اسماعیل بن حماد بن زید ازدی بغدادی ہے۔

آپ کا مسکن بغداد تھا اور اپنی وفات تک 22 سال بغداد کے قاضی رہے۔ اس لیے آپ کے نام کے ساتھ 'قاضی' لکھا جاتا ہے۔ آپ انتہائی باوقار، شائستہ مزاج اور بہت مقام مرتبے والے تھے۔

آپ 199ھ میں پیدا ہوئے۔ امام ذہبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

«اِعْتَنٰی بِالْعِلْمِ مِنَ الصِّغَرِ».

''آپ بچپن سے ہی علم میں شغف اور دلچسپی رکھتے تھے۔''

امام قالون رحمہ اللہ سے عرضاً اور مشافہۃً قراءات پڑھیں اور ان کے پاس روایت قالون کا نسخہ بھی تھا۔ مختلف علوم وفنون سیکھنے میں امام قالون رحمہ اللہ کے علاوہ آپ کے اساتذہ میں احمد بن سہل، نصر بن علی، حجاج بن منہال، سلیمان بن حرب، مُسَدَّد بن مُسَرْهَد اور علی بن مدینی رحمہم اللہ بھی ہیں۔

اسی طرح آپ فقہ مالکی کے فقہاء میں بھی شمار ہوتے ہیں۔ آپ نے ہی عراق میں فقہ مالکی کو پھیلایا۔ امام ذہبی رحمہ اللہ نے آپ کو اَلْإِمَامُ، اَلْعَلَّامَةُ، اَلْحَافِظُ، شَيْخُ الْإِسْلَامِ جیسے القابات دیے ہیں اور خطیب بغدادی نے آپ کو عَالِمًا، مُتْقِنًا، فَقِيهًا کہا ہے۔

ابن مجاہد کہتے ہیں کہ میں نے لغت عربی کے ستون امام محمد بن یزید مبرد سے سنا وہ فرما رہے تھے:

«إِسْمَاعِيلُ الْقَاضِي أَعْلَمُ مِنِّي بِالتَّصْرِيفِ».

''اسماعیل قاضی علم الصرف میں مجھ سے بڑے عالم ہیں۔''

خود فرماتے ہیں:

«أَتَيْتُ يَحْيَى بْنَ أَكْثَمَ وَعِنْدَهُ قَوْمٌ يَتَنَاظَرُوْنَ، فَلَمَّا رَآنِي قَالَ: قَدْ جَاءَتِ الْمَدِيْنَةُ».

''میں یحیٰی بن اکثم رحمہ اللہ کے پاس آیا اور ان کے ساتھ لوگ تھے، جو انتظار کر رہے تھے۔ جب انہوں نے مجھے دیکھا تو کہنے لگے: مدینہ طیبہ (کا علم) آ گیا ہے۔''

آپ نے بہت سی کتابیں بھی تصنیف کیں، جن میں مشہور یہ ہیں:

1. «أَحْكَامُ الْقُرْآنِ» ۔ اس کتاب کے بارے میں امام ذہبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: «لَمْ يُسْبَقْ إِلَى مِثْلِهِ». ''اس سے پہلے اس طرح کی بے مثال کتاب نہیں لکھی گئی تھی۔''
2. «جُزْءٌ فِيهِ مِنْ أَحَادِيثِ أَيُّوبَ السَّخْتِيَانِي» اس کتاب میں آپ نے مشہور محدث ایوب سختیانی رحمہ اللہ سے منقول احادیث نبویہ ذکر کی ہیں۔
3. «فَضْلُ الصَّلَاةِ عَلَى النَّبِيِّ» اس کتاب میں آپ نے نبی اکرم ﷺ پر درود بھیجنے کے فضائل پر مبنی احادیث جمع کی ہیں۔
4. «مُسْنَدُ حَدِيثِ مَالِكٍ» اس کتاب میں آپ نے مشہور محدث امام مالک رحمہ اللہ سے منقول احادیث نبویہ ذکر کی ہیں۔ اس کتاب کا ایک حصہ «الْجُزْءُ الْخَامِسُ مِنْ مُسْنَدِ حَدِيثِ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ» کے نام سے 2002ء میں چھپ چکا ہے۔
5. «مَعَانِي الْقُرْآن»
6. «الْمُوَطَّا»

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

7 آپ نے علم قراءات پر بھی کتاب تصنیف کی، جس میں 20 اماموں کی قراءات کو جمع کیا۔

8 اسی طرح آپ نے امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کے شاگرد محمد بن حسن شیبانی رحمہ اللہ کے رد میں ایک کتاب لکھی، لیکن اسے مکمل نہ کر سکے۔

آپ کی چار کتب مطبوع ہیں اور آخری چار کتابیں منظر عام پر نہیں ہیں۔

آپ سے علم قراءات سیکھنے والوں میں ابن مجاہد، ابن انباری اور محمد بن علی خطیب مشہور ہیں۔

آپ سے سوال ہوا: «لِمَ جَازَ التَّبْدِيلُ عَلَى أَهْلِ التَّوْرَاةِ وَلَمْ يَجُزْ عَلَى أَهْلِ الْقُرْآنِ» "کیسے اہل تورات کے لیے (تورات میں) تبدیلی ممکن ہوگئی، جبکہ اہل قرآن کے لیے (قرآن میں) تبدیلی ممکن نہیں ہے؟" فرمایا:

«قَالَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ فِي أَهْلِ التَّوْرَاةِ: ﴿بِمَا اسْتُحْفِظُوا مِن كِتَابِ اللهِ﴾ فَوَكَّلَ الْحِفْظَ إِلَيْهِمْ فَجَازَ التَّبْدِيلُ عَلَيْهِمْ، وَقَالَ فِي الْقُرْآنِ: ﴿إِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَإِنَّا لَهُ لَحَافِظُونَ﴾ فَلَمْ يَجُزِ التَّبْدِيلُ عَلَيْهِ».

"اللہ تعالیٰ نے اہل تورات کے بارے میں فرمایا ہے: "وہ اللہ کی کتاب کے محافظ بنائے گئے تھے۔" تو حفاظت کا ذمہ انہیں سونپا گیا تھا، تو ان کے لیے تورات میں تبدیلی ممکن ہوگئی۔ اور قرآن کے بارے میں فرمایا ہے: "بے شک ہم نے قرآن کو نازل کیا ہے اور ہم اس کی حفاظت کرنے والے ہیں۔" تو مسلمانوں کے لیے کیسے تبدیلی ممکن ہوسکتی ہے جس کی حفاظت کا ذمہ اللہ تعالیٰ نے اٹھایا ہو۔"

یوسف قاضی رحمہ اللہ کہتے ہیں: عباسی خلیفہ معتضد باللہ نے اپنی وزیر کی طرف مہر ثبت کر کے یہ پیغام بھیجا کہ دو بہترین، فاضل، شیخین کے ساتھ اچھا برتاؤ کرنا۔ وہ شیخین: اسماعیل بن اسحاق قاضی اور موسیٰ بن اسحاق رحمہما اللہ ہیں، اور ساتھ لکھا:

«فَإِنَّهُمَا مِمَّنْ إِذَا أَرَادَ اللهُ بِأَهْلِ الْأَرْضِ عَذَابًا، صُرِفَ عَنْهُمْ بِدُعَائِهِمَا»

"جب اللہ تعالیٰ اہل زمین کو عذاب دینے کا ارادہ کرتے ہیں تو ان شیخین کی دعا سے زمین والے عذاب الٰہی سے محفوظ ہوتے ہیں۔"

وفات:

آپ کی وفات 282ھ میں، ماہ ذی الحجہ کے ابھی آٹھ دن رہتے تھے، بغداد میں بدھ کے دن، نماز عشاء کے وقت اچانک ہوئی۔[1]

[1] غاية النهاية في أسماء رجال القراء ات لابن الجزري: 515/1 الترجمة رقم: 754، سير اعلام النبلاء للذهبي: 339/13 الترجمة رقم: 157

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

③ امام اسحاق مُسَیّبی رحمہ اللہ
[ت-206ھ]

آپ کا نام ابو محمد اسحاق بن محمد بن عبد الرحمٰن بن عبد اللہ بن مسیب مدنی مُسَیّبِيْ ہے۔ آپ نے امام نافع رحمہ اللہ سے عرضاً اور مشافہۃً قراءت قرآنیہ کی تعلیم حاصل کی۔ آپ امام نافع رحمہ اللہ کے کبار، محقق شاگردوں میں سے تھے۔ آپ سے امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ نے احادیث لی ہیں اور امام ابو داؤد رحمہ اللہ نے آپ سے ایک حدیث اپنی سنن میں ذکر کی ہے۔ آپ سے پڑھنے والے بے شمار قراء تھے، جن میں چند مشہور یہ ہیں:

① آپ کے بیٹے محمد بن اسحاق رحمہ اللہ ② محمد بن سعدان رحمہ اللہ
③ خلف بن ہشام رحمہ اللہ ④ ابن ذکوان رحمہ اللہ

آپ کے بارے میں ابو حاتم سجستانی رحمہ اللہ کہا کرتے تھے:

«إِذَا حُدِّثْتَ عَنِ الْمُسَيِّبِيِّ عَنْ نَافِعٍ فَفَرِّغْ سَمْعَكَ وَقَلْبَكَ، فَإِنَّهُ أَتْقَنُ النَّاسِ وَأَعْرَفُهُمْ بِقِرَاءَةِ أَهْلِ الْمَدِينَةِ وَأَقْرَؤُهُمْ لِلسُّنَّةِ وَأَفْهَمُهُمْ بِالْعَرَبِيَّةِ».

"جب تم سے اسحاق مسیبی رحمہ اللہ کے طریق سے قراءات نافع کے بارے میں کچھ بیان کیا جائے تو اپنا دل اور کان غور سے لگا لیا کرو، کیونکہ اسحاق مسیبی رحمہ اللہ لوگوں میں سب سے متقن اور اہل مدینہ کی قراءت کو سب سے زیادہ جاننے والے ہیں اور سنت کو سب سے زیادہ پڑھنے والے اور لغت عربی کو سب سے زیادہ سمجھنے والے ہیں۔"

آپ 206ھ میں فوت ہوئے۔[1]

قراءات نافعیہ میں امام اسحاق مسیبی کے آگے دو طریق ہیں:

① ابن اسحاق ② ابن سعدان

1 ابن اسحاق رحمہ اللہ [ت-236ھ]

آپ کا نام ابو عبد اللہ محمد بن اسحاق بن محمد بن عبد الرحمٰن بن عبد اللہ بن مسیب مدنی مُسَیّبِيْ ہے۔ آپ مقری، مشہور عالم، ضابط اور ثقہ ہیں۔ اپنے والد امام اسحاق بن محمد مُسَیّبی رحمہ اللہ سے عرضاً اور مشافہۃً قراءتِ نافع کی تعلیم حاصل کی۔ اور ان کے پاس قراءاتِ نافع کا نسخہ بھی تھا۔ آپ سے امام مسلم رحمہ اللہ نے 9، امام ابو داؤد رحمہ اللہ نے 3 اور ابو زرعہ رازی، ابو یعلی مَوصلی رحمہ اللہ جیسے کبار محدثین نے اپنی کتب میں احادیث ذکر کی ہیں۔ آپ کے اساتذہ میں سفیان بن عیینہ رحمہ اللہ بھی ہیں۔ آپ سے پڑھنے والے بے شمار قراء تھے، جن میں چند مشہور یہ ہیں:

① محمد بن فرج رحمہ اللہ ② احمد ورّاق رحمہ اللہ
③ فضل بن احمد بغدادی رحمہ اللہ

آپ کے بارے میں امام جزری رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

«كَانَ مِنَ الْعُلَمَاءِ الْعَامِلِينَ».

"آپ باعمل علماء میں سے تھے۔"

اور مصعب زبیری رحمہ اللہ کہتے ہیں:

«لَا أَعْلَمُ فِي قُرَيْشٍ كُلِّهَا أَفْضَلَ مِنْهُ».

---
① غاية النهاية: 1/504 الترجمة رقم: 734، ومعرفة القراء: 1/147 الترجمة رقم: 57

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

"میں (اپنے دور میں) آپ سے بڑھ کر پورے قبیلہ قریش میں کسی کو افضل نہیں سمجھتا۔"

آپ کی وفات ربیع الاول 236ھ میں فوت ہوئے۔ [1]

2 ابن سعدان رحمہ اللہ [ت-231ھ]

آپ کا نام ابوجعفر محمد بن سعدان نحوی کوفی ہے۔ آپ نے امام اسحاق بن محمد مسیّبی رحمہ اللہ سے عرضاً اور مشافہۃً قراءاتِ نافع کی تعلیم حاصل کی۔ اس کے علاوہ آپ نے امام حمزہ کے شاگرد سلیم بن عیسیٰ رحمہ اللہ اور امام ابوعمرو بصری کے شاگرد یحییٰ بن مبارک یزیدی رحمہ اللہ سے بھی علم قراءت قرآنیہ پڑھیں۔

آپ کے بارے میں امام ذہبی رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

«صَنَّفَ فِي الْعَرَبِيَّةِ وَالْقِرَاءَاتِ».

"آپ نے عربیت اور قراءات پر کتابیں بھی تصنیف فرمائیں۔"

آپ سے پڑھنے والے بے شمار قراء تھے، جن میں چند مشہور یہ ہیں:

1. محمد بن یحییٰ مروزی رحمہ اللہ
2. محمد بن جعفر بن ہیثم رحمہ اللہ
3. ابوعمرو ضریر رحمہ اللہ

آپ نے 231ھ میں عید الاضحی کے دن وفات پائی۔ [2]

[1] غاية النهاية : 238/3 الترجمة رقم: 2847، ومعرفة القراء : 216/1 الترجمة رقم: 113

[2] غاية النهاية : 354/3 الترجمة رقم: 3019، ومعرفة القراء : 217/1 الترجمة رقم: 114

4 امام اسماعیل بن جعفر رحمہ اللہ

[100ھ_180ھ]

آپ کا نام ابواسحاق اسماعیل بن جعفر بن ابوکثیر انصاری ہے۔ آپ کی پیدائش 100ھ کے قریب کی ہے۔ آپ نے قراءات کی تعلیم میں سب سے پہلے امام شیبہ بن نصاح رحمہ اللہ سے پھر امام نافع رحمہ اللہ سے عرضاً اور مشافہۃً پڑھا۔ ان کے علاوہ آپ نے امام ابوجعفر رحمہ اللہ کے دونوں شاگرد عیسیٰ بن وردان اور ابن جماز سے بھی پڑھا۔

اور امام ابن جماز کی روایت جو قراءاتِ عشرہ صغریٰ اور کبریٰ میں ہے، اس کے دونوں طریق: ہاشمی اور دوری آپ کے واسطے سے ہی مروی ہیں۔

آپ کا شمار مدینہ کے قراء میں ہوتا ہے۔ آپ سے بے شمار قراء نے قراءاتِ قرآنیہ پڑھیں، جن میں چند مشہور یہ ہیں:

1. امام کسائی رحمہ اللہ
2. ابوعبید قاسم بن سلام رحمہ اللہ
3. حفص بن عمر دوری رحمہ اللہ
4. خلف بن ہشام رحمہ اللہ

اسی طرح آپ کا علم حدیث میں بھی بہت مقام ہے۔ آپ کے علم حدیث میں اساتذہ عبداللہ بن دینار، حمید طویل، ربیعہ بن ابوعبدالرحمٰن، علاء بن عبدالرحمٰن اور ہشام بن عروہ رحمہم اللہ جیسے کبار تابعین ہیں۔ اور آپ سے امام بخاری، مسلم، ترمذی، ابو داود، نسائی اور ابن ماجہ رحمہم اللہ جیسے کبار محدثین نے احادیث اپنی کتابوں میں ذکر کی ہیں۔

آخری عمر میں آپ مدینہ سے بغداد چلے گئے، وہاں بھی قراءات قرآنیہ پڑھاتے رہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

امام ذہبی رحمہ اللہ کہتے ہیں:

«وَقَدْ كَانَ يُؤَدِّبُ بِبَغْدَادَ عَلِيًّا وَلَدَ الْخَلِيفَةِ الْمَهْدِيِّ، فَعَظُمَتْ حُرْمَتُهُ لِذٰلِكَ».

''بغداد میں آپ عباسی خلیفہ مہدی کے بیٹے علی کے اتالیق رہے، اس وجہ سے آپ کا مقام بڑھ ہوگیا۔''

ابن قدامہ رحمہ اللہ (ت:620ھ) فرماتے ہیں:

«وَنُقِلَ عَنْ أَحْمَدَ أَنَّهُ كَانَ يَخْتَارُ قِرَاءَةَ نَافِعٍ، مِنْ طَرِيقِ إِسْمَاعِيلَ بْنِ جَعْفَرٍ».

''امام اہل السنۃ والجماعۃ احمد بن حنبل رحمہ اللہ سے منقول ہے کہ وہ اسماعیل بن جعفر کے طریق سے قراءتِ نافع کو اختیار (اور پڑھا) کرتے تھے۔'' [1]

وفات:

آپ نے 180ھ میں بغداد ہی میں وفات پائی۔ [2]

[1] المغني:1/354

[2] غاية النهاية :1/518 الترجمة رقم:758، وسير اعلام النبلاء للذهبي:8/228 الترجمة رقم:43،ومعرفة القراء الكبار للذهبي:1/144 الترجمة رقم:54

قراءات نافعیہ میں امام اسماعیل بن جعفر کے آگے دو طریق ہیں:

1. ابن فرح
2. ابوزعراء

1 ابن فرح رحمہ اللہ [ت-303ھ]

آپ کا نام ابو جعفر احمد بن فرح بن جبریل بغدادی ہے۔ آپ مُفسِّر اور کبار قراء میں سے ہیں۔ آپ نے قراءاتِ قرآنیہ اسماعیل بن جعفر رحمہ اللہ سے حفص بن عمر دوری کے واسطے سے پڑھی ہیں۔ اسی طرح آپ نے امام بزی، عبدالرحمٰن بن واقد، ابن مقسم اور امام قنبل کے دونوں شاگرد ابن مجاہد اور ابن شنبوذ رحمہم اللہ سے بھی پڑھا ہے۔

اور آپ کے تعلیم حدیث کے اساتذہ میں علی بن مدینی اور ابوبکر بن ابوشیبہ رحمہما اللہ بھی ہیں۔

آپ کے بارے میں امام ذہبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

«إِشْتَهَرَ اسْمُهُ لِسَعَةِ عِلْمِهِ وَعُلُوِّ سَنَدِهِ».

''آپ کا نام علم کے تلاشیان اور عالی سند میں مشہور ہے۔''

احمد بن فرح رحمہ اللہ کہتے ہیں میں نے اپنے استاذ حفص بن عمر دوری رحمہ اللہ سے پوچھا:

«مَا تَقُولُ فِي الْقُرْآنِ؟»

''آپ قرآن کے بارے میں کیا کہتے ہیں؟''

فرمایا:

«كَلَامُ اللهِ غَيْرُ مَخْلُوقٍ».

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

’’یہ اللہ کا کلام ہے مخلوق نہیں ہے۔‘‘

بہت عرصہ کوفہ میں رہے۔ اور آپ کے پاس طلبہ کا ہجوم لگا رہتا تھا۔ آپ نے تقریباً 90 سال کی عمر پائی اور ماہ ذوالحجہ 303ھ میں فوت ہوئے۔[1]

2 ابو الزعـــــراء رحمۃ اللہ علیہ [ت-283ھ]

آپ کا نام ابو زعراء عبد الرحمٰن بن عبدوس بغدادی ہے۔ آپ ثقہ اور علم قراء میں ضابط ہیں اور قراءاتِ قرآنیہ اسماعیل بن جعفر رحمہ اللہ سے حفص بن عمر دوری کے واسطے سے پڑھی ہیں۔ اسی طرح آپ نے حفص بن عمر دوری سے قراءاتِ اسماعیل بن جعفر کے علاوہ اور بھی روایت پڑھیں۔ اور امام دانی رحمہ اللہ کہتے ہیں:

«وَهُوَ مِنْ أَكْبَرِ أَصْحَابِهِ وَأَجَلِّهِمْ وَأَضْبَطِهِمْ وَأَوْثَقِهِمْ».

’’آپ امام دوری کے شاگردوں میں سب سے بڑے، سب سے ممتاز، سب سے زیادہ ضابط اور سب سے زیادہ قابل اعتماد تھے۔‘‘

آپ ہر وقت امام حفص بن عمر دوری رحمہ اللہ کے ساتھ وابستہ رہتے تھے اور ان کی ہر روایت کے ضابط اور متقن تھے۔ اسی لیے آپ حفص بن عمر دوری رحمہ اللہ کی ہر روایت کے طرق میں آتے ہیں۔ چاہے وہ عشرہ صغریٰ میں ہو یا کبریٰ میں۔

[1] غاية النهاية : 327/1 الترجمة رقم: 437، وسير أعلام النبلاء للذهبي: 163/14 الترجمة رقم: 94، ومعرفة القراء الكبار للذهبي: 238/1 الترجمة رقم: 139

امام دانی رحمہ اللہ کہتے ہیں:

«قَرَأْتُ لِنَافِعٍ عَلَى أَبِي الزَّعْرَاءِ نَحْوًا مِنْ عِشْرِينَ خَتْمَةً، وَقَرَأْتُ عَلَيْهِ لِلْكِسَائِيِّ وَلِأَبِي عَمْرٍو وَحَمْزَةَ».

’’میں نے ابو زعراء سے قراءت نافع میں 20 مرتبہ قرآن ختم کیا۔ اسی طرح آپ سے قراءت کسائی اور قراءت ابی عمرو اور قراءت حمزہ بھی پڑھیں۔‘‘

آپ سے بے شمار قراء نے قراءاتِ قرآنیہ پڑھیں، جن میں چند مشہور یہ ہیں:

1. امام ابن مجاہد رحمہ اللہ
2. محمد بن یعقوب مُعَدَّل رحمہ اللہ

آپ نے 283ھ کے قریب وفات پائی۔[1]

[1] غاية النهاية في أسماء رجال القراء ات لابن الجزري: 308/2 الترجمة رقم: 1589، ومعرفة القراء الكبار للذهبی: 238/1 الترجمة رقم: 138

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

قراءاتِ عشرۃ نافعیہ میں اہل مغرب کے مشہور سات قراء کے سوانح حیات

1 الإمام القراء أبو عمرو الداني رحمہ اللہ

[371ھ_444ھ]

نام ونسب:

آپ کا نام ابو عمرو عثمان بن سعید بن عثمان بن سعید بن عُمر الأُمَوِي، القُرَشِي، الأَندَلُسِي، القُرطُبِي، الدَّانِي، المَالِكِي، ابنِ الصَّيرَفِي ہے۔

کنیت: آپ کی کنیت 'ابو عمرو' کے بارے میں معلوم نہیں ہو سکا کہ یہ کس نسبت سے تھی کیونکہ آپ کی اولاد میں بھی 'عمرو' نہیں ہے۔ آپ کے صرف ایک صاحبزادے ابو عباس احمد کا ذکر ملتا ہے، جنھوں نے اپنے والد ہی سے پڑھا، پھر آگے پڑھایا اور ان سے بھی اکتسابِ فیض کرنے والے بہت زیادہ تھے۔

الأُمَوِي: یہ بنو امیہ کے طرف نسبت ہے کیونکہ آپ ان کے آزاد کردہ غلام تھے۔

القُرَشِي: یہ قبیلہ قریش کی طرف نسبت ہے کیونکہ آپ قبیلہ قریش ہی کی شاخ بنو امیہ کے آزاد کردہ غلام تھے۔ آپ کی یہ نسبت سلیمان بن نجاح (ت:496ھ)، ابن باذش غرناطی (ت:540ھ) اور ابو عبد اللہ مجاصی رحمہ اللہ نے لکھی ہے۔

الأَندَلُسِي: یہ مغرب (یورپ) کے علاقے اندلس کی طرح نسبت ہے، کیونکہ آپ یہیں کے رہنے والے تھے۔ یہ خلیفہ ولید بن عبد الملک کے دور میں خلافت امیہ کا ایک صوبہ تھا، آج یہ براعظم یورپ کے دو ملک ہسپانیہ اور پرتگال کے ساتھ ساتھ فرانس کے جنوبی علاقوں میں بٹ چکا ہے اور لفظ 'اندلس' کا اطلاق صرف غرناطہ تک محدود ہو گیا ہے۔ اندلس میں مسلمانوں نے تقریباً 800 برس تک حکومت کی ہے۔

القُرطُبِي: یہ بلادِ اندلس کا سب سے بڑا شہر تھا اور آپ کی ولادت اسی شہر میں ہوئی، اس لیے آپ کو «القُرطُبِي» کہا جاتا ہے۔

الدَّانِي: دانیہ، اندلس (موجود ہسپانیہ) کا شہر ہے، آپ علمی اسفار کے بعد 417ھ میں اس شہر میں آگئے اور تاحیات یہیں قیام کیا اور یہیں پڑھایا۔ اس شہر کی نسبت سے آپ کو «الدَّانِي» بھی کہا جاتا ہے۔ یہی نسبت آپ کی سب سے زیادہ مشہور ہوئی بلکہ یہ آپ کے نام پر بھی غالب آگئی اور آپ اسی نسبت سے جانے جاتے ہیں۔

المَالِكِي: یہ امام مالک رحمہ اللہ کی طرف نسبت ہے، کیونکہ آپ فقہی طور پر مالکیہ سے منسلک تھے۔

ابنِ الصَّيرَفِي: یہ سونے کے کاروبار کی طرف نسبت ہے کیونکہ آپ کے والد سونے کا کاروبار کرتے تھے۔ اسے عربی زبان میں الصَّيَّارَفَة بھی کہتے ہیں۔ آپ کی زندگی میں آپ کو اسی نسبت سے پکارا جاتا تھا لیکن وفات کے بعد آپ «الدَّانِي» کی نسبت سے مشہور ہو گئے۔

ولادت:

آپ خود فرماتے ہیں:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

«أَنَّ وَالِدَهُ أَخْبَرَهُ أَنَّ مَوْلِدِيْ فِيْ سَنَةِ إِحْدٰى وَسَبْعِيْنَ وَثَلَاثِ مِائَةٍ».

''میرے والد (سعید بن عثمان) نے مجھے بتایا کہ میری پیدائش 371ھ میں ہوئی۔''

تحصیل علم:

آپ ایک علمی گھرانے میں پیدا ہوئے، آپ کے والد سعید بن عثمان رحمہ اللہ کا محدثین میں شمار ہوتا ہے۔ اسی طرح آپ کے ماموں محمد بن یوسف رحمہ اللہ اہل علم قراء میں شمار ہوتے ہیں۔ امام دانی رحمہ اللہ نے تحصیل علم کی ابتدا اپنے گھرانے اور اپنے شہر قرطبہ کے علماء وقراء سے کی۔ قرآن مجید حفظ کیا، ابتدائی تعلیم کا حصول اور علماء کی مجالس میں بیٹھنا شروع کیا۔ اس وقت آپ کی عمر 15 سال تھی۔ آپ ابھی اپنی عمر کے بیسویں سال میں نہیں پہنچے تھے کہ آپ نے اپنے شہر ہی سے قراءاتِ سبعہ پڑھ لی تھی۔ اس کے بعد آپ بلادِ اندلس چلے گئے تاکہ کبار مشائخ سے علوم وفنون سیکھ سکیں۔

امام دانی رحمہ اللہ خود اپنے مشرق ومغرب کے علمی اسفار بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

''میں نے 386ھ میں علم کی تحصیل شروع کی اور اس وقت میری عمر 14 سال تھی۔ میرے والد (سعید بن عثمان) کی وفات جمادی الاول 393ھ میں ہوئی اور میں نے 2 محرم 397ھ میں بروز اتوار (مغرب سے) مشرق کی طرف رختِ سفر باندھ لیا۔ (تیونس کے شہر) قَیْرَوَان میں چار ماہ ٹھہرا، وہاں علماء کی جماعت سے ملا اور ان سے علم کو لکھا۔

پھر میں نے ملک مصر کا رُخ کیا اور اسی سال (397ھ میں) ماہِ شوال میں وہاں پہنچا۔ میں یہ سال اور اگلا 398ھ کا سال لوگوں کے مکہ کی طرف (سفر حج کے لیے) نکلنے تک یہیں ٹھہرا رہا۔ یہاں میں نے قرآن مجید پڑھا اور مصری، بغدادی، شامی اور مزید علاقوں کے علماء کی جماعت سے حدیث، فقہ، قراءات اور ان کے علاوہ علوم بھی لکھے۔

پھر میں مکہ کی طرف چل پڑا اور حج کیا۔ یہاں مکہ میں ابو عباس احمد بخاری اور ابو حسن بن فراس رحمہ اللہ سے علم کو لکھا۔ پھر میں مصر لوٹ آیا اور ایک ماہ ٹھہرا۔

پھر میں مغرب واپس لوٹ آیا اور (تیونس کے شہر) قَیْرَوَان میں ایک ماہ ٹھہرا اور ماہِ ذی قعدہ 399ھ میں اندلس پہنچ گیا۔ (اور موجودہ ہسپانیہ کے شہر اور اپنے آبائی علاقے) قرطبہ میں 403ھ تک ٹھہرا رہا۔ پھر میں 403ھ میں (اندلس کی) سرحد کی طرف نکلا اور (موجودہ ہسپانیہ کے دار الحکومت) سَرَقُسْطَة میں سات سال ٹھہرا۔

پھر وہاں سے میں وطن کی طرف چل نکلا اور 417ھ میں (موجودہ ہسپانیہ کے شہر) دَانیہ میں داخل ہوا، اسی سال یہاں سے (موجودہ ہسپانیہ کے شہر) مَیُوْرَقَة گیا اور آٹھ سال تک وہاں رہا۔ پھر میں واپس 417ھ میں دَانیہ آ گیا۔''

امام ذہبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: «فَسَكَنَهَا حَتّٰى مَاتَ» پھر آپ وفات تک یہیں (دَانیہ) میں قیام پذیر رہے۔

گویا امام دانی رحمہ اللہ نے اپنے دور کے اکثر علمی شہروں کا سفر اور کبار مشائخ سے استفادہ کیا۔

خود فرماتے ہیں:

«مَا رَأَيْتُ شَيْئًا قَطُّ إِلَّا كَتَبْتُهُ، وَلَا كَتَبْتُهُ إِلَّا وَحَفِظْتُهُ، وَمَا حَفِظْتُهُ فَلَا نَسِيْتُهُ».

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

"میں نے جو بھی (علمی) چیز دیکھی اسے لکھ لیا، جو لکھ لیا وہ مجھے یاد ہو گیا اور جو کچھ یاد ہو گیا اسے کبھی بھولا نہیں ہوں۔"

آپ کے بارے میں اہل علم کے خیالات:

آپ کے شاگرد محمد بن عیسیٰ مغامی رحمہ اللہ (ت:485ھ) کہتے ہیں:

«كَانَ أَبُو عَمْرٍو مُجَابَ الدَّعْوَةِ، مَالِكِيَّ الْمَذْهَبِ».

"ابوعمرو مجاب الدعوۃ تھے (ان کی دعا کو اللہ تعالیٰ شرفِ قبولیت بخشتے تھے) اور فقہی انسلاک مالکیہ سے تھا۔"

امام ابوعبداللہ حُمَیدی رحمہ اللہ (ت:488ھ) کہتے ہیں:

«هُوَ مُحَدِّثٌ مُكْثِرٌ، وَمُقْرِئٌ مُتَقَدِّمٌ، سَمِعَ بِالْأَنْدَلُسِ وَالْمَشْرِقِ».

"آپ کثرتِ روایت کی سعادت پانے والے محدث اور مقرئ متقدم تھے، آپ نے اندلس اور مشرق میں (علم کا) سماع کیا۔"

امام ذہبی رحمہ اللہ (ت:748ھ) کہتے ہیں:

«إِلَى أَبِي عَمْرٍو الْمُنْتَهَى فِي تَحْرِيرِ عِلْمِ الْقِرَاءَاتِ، وَعِلْمِ الْمَصَاحِفِ، مَعَ الْبَرَاعَةِ فِي عِلْمِ الْحَدِيثِ وَالتَّفْسِيرِ وَالنَّحْوِ، وَغَيْرِ ذٰلِكَ».

"امام ابوعمرو رحمہ اللہ علم قراءات اور علم مصاحف میں منتہا ہونے کے ساتھ ساتھ علمِ حدیث و تفسیر اور نحو وغیرہ میں بھی کمال مہارت رکھتے تھے۔"

اساتذہ:

امام دانی رحمہ اللہ کے علمی اسفار کی وجہ سے آپ کے اساتذہ کی لمبی فہرست ہے، جن میں سے آپ نے عقیدہ، فقہ، حدیث، قراءت اور رسم پڑھا:

1. امام ذہبی رحمہ اللہ نے «مَعْرِفَةُ الْقُرَّاءِ الْكِبَارِ» میں آپ کے 15 مشہور اساتذہ کے نام لکھے ہیں۔[1]
2. امام جزری رحمہ اللہ نے «غَايَةُ النِّهَايَةِ» میں مشہور 13 شیوخ کے نام لکھے ہیں اور ان میں سے اکثر «مَعْرِفَةُ الْقُرَّاءِ الْكِبَارِ» والے ہیں۔
3. امام دانی رحمہ اللہ نے اپنے منظومہ «اَلْأُرْجُوزَةُ الْمُنَبِّهَةُ» جسے آپ نے 411ھ میں ہسپانیہ کے شہر مَيُوْرَقَة میں قیام کے دوران لکھا' اس میں اپنے اساتذہ اور مشائخ میں سے مشہور 17 کے نام ذکر کیے ہیں۔[2] اور اس باب کے اختتام میں اپنے اساتذہ کی تعداد بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

وَجُمْلَةُ الَّذِينَ قَدْ كَتَبْتُ ... عَنْهُمْ مِنَ الشُّيُوخِ إِذْ طَلَبْتُ
مِنْ مُقْرِئٍ وَعَالِمٍ فَقِيهِ ... وَمُعْرِبٍ مُحَدِّثٍ نَبِيهِ
تِسْعُونَ شَيْخًا كُلُّهُمْ سُنِّيُّ ... مُوَقَّرٌ مُبَجَّلٌ مَرْضِيُّ
مُهَذَّبٌ فِي هَدْيِهِ نَبِيلُ ... مُسْتَمْسِكٌ بِدِينِهِ جَلِيلُ

[1] معرفة القراء الكبار:1/406 الترجمة رقم:345
[2] الأرجوزة المنبهة، ش:22-34

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

''وہ تمام شیوخ جن سے میں نے حصولِ علم کے دوران علم لکھا، جن میں مقری، عالم، فقیہ، عربی دان، محدث اور زیرک وفہیم لوگ تھے، ان مشائخ کی تعداد 90 ہے، یہ سبھی اہل السنۃ، منجھے ہوئے، شرفاء اور لوگوں کے ہاں مقبول تھے۔ وہ اپنی راہنمائی میں تہذیب یافتہ اور شریف ومعزز تھے (اور) اپنے دین پر بڑی عظمت کے ساتھ کاربند تھے۔''

بعض نسخوں میں «سَبْعُوْنَ شَيْخًا» ''ان مشائخ کی تعداد 70 ہے'' کے الفاظ ہیں۔[1]

آپ کے مشہور اساتذہ جن سے آپ نے قراءات کے حروف روایۃً یا تلاوۃً پڑھے، اور ان پر «جَامِعُ الْبَيَان»، «التَّيْسِير»، «الْمُفْرَدَات»، «التعريف» کی اسانید کا دار مدار ہے، درج ذیل ہیں:

❶ امام ابوحسن طاہر بن عبدالمنعم بن غلبون حَلَبی رحمہ اللہ (ت:399ھ)

یہ ثقہ، ضابط، اور اُس وقت کے مصر کے دار الحکومت فُسطاط کی جامع مسجد فُسطاط کے مقری تھے۔ اِس وقت مصر کا دار الحکومت قاہرہ ہے۔ آپ کا شمار مصر کے کبار مشائخ میں ہوتا ہے۔ آپ کی تالیف «اَلتَّذْكِرَةُ فِي الْقِرَاءَاتِ الثَّمَانِ» مشہور ہے۔ آپ کے بارے میں امام دانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

''ہم نے ان کے دور میں ان کے فہم وعلم، فضل وشرف اور لہجے کی سچائی میں ان جیسا کوئی نہیں دیکھا۔ ہم نے ان سے بہت سے علوم لکھے۔ ان کی وفات 10 شوال 399 ہجری کو مصر میں ہوئی۔''[2]

1 الأرجوزة المنبهة،ش:38-41
2 معرفة القراء الكبار للذهبي:1/369 الترجمة رقم:298

انہی سے امام دانی رحمہ اللہ نے قراءات روایت روح عن یعقوب پڑھی۔ امام دانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

''یہ قراءتِ یعقوب میں امام تھے، انہوں نے اسے ضبط (پختہ یاد) کیا ہوا تھا اور اس کے اصول وفروع میں حسنِ بیان رکھتے تھے، اور اپنی علوِ اسناد کے ساتھ اس کے جلی وخفی سبھی امور کا احاطہ کیا ہوا تھا۔''[1]

«جَامِعُ الْبَيَان» میں ان سے امام دانی رحمہ اللہ کی اسانید کی مجموعی تعداد بغیر تکرار کے 23 ہے۔

❷ امام ابو مسلم محمد بن احمد بن علی بغدادی رحمہ اللہ (ت:399ھ)

یہ قراءات کے امام، عالی سند کے حامل اور امام ابن مجاہد کے شاگرد ہیں۔ امام دانی رحمہ اللہ نے امام ابن مجاہد رحمہ اللہ کے شاگردوں میں سے صرف اِنہی کو دیکھا اور ان سے پڑھا ہے۔ یہ کاتِب ابن مُجَاهِد کے نام سے مشہور تھے۔ امام دانی رحمہ اللہ نے ان سے تلاوۃً قراءات نہیں پڑھی، صرف قراءات کے حروف روایت کیے ہیں۔ خود فرماتے ہیں: «كَتَبْنَا عَنْهُ كَثِيْرًا» ''ہم نے ان سے بہت زیادہ (علم) لکھا ہے۔''

«جَامِعُ الْبَيَان» میں ان سے امام دانی رحمہ اللہ نے 60 طرق نقل کیے ہیں۔ اور اِن سے امام دانی رحمہ اللہ کی اسانید کی مجموعی تعداد بغیر تکرار کے 146 ہے۔

حبّال رحمہ اللہ کہتے ہیں: یہ ذی قعدہ 399 میں فوت ہوئے۔[2]

1 مفردة يعقوب للداني:20
2 معرفة القراء الكبار للذهبي:1/359 الترجمة رقم:286

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

3 امام ابوالفتح فارس بن احمد بن موسیٰ حِمْصِی رحمہ اللہ (ت:401ھ)

یہ امام دانی رحمہ اللہ کے علم قراءات، علم عدالآی اور علم الرسم میں مشرق کے شیوخ میں سے سب سے نمایاں ہیں۔آپ کے بارے میں امام دانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

''آپ اپنے زمانے کے لوگوں میں سے اس قراءت اور اس کے علاوہ دیگر قراءات کا پختہ علم رکھنے والے تھے۔آپ کے اہل علاقہ میں سے ہر خاص و عام آپ کو جانتا تھا اور دیگر بلاد وممالک سے آنے والے بھی آپ سے شناسا تھے۔''

مزید فرماتے ہیں:

''ہمارے شیخ ابوالفتح رحمہ اللہ تمام لوگوں سے زیادہ پختہ علم کے مالک تھے اور علم قراءات کے غیر واضح اور واضح مسائل، بکثرت وارد ہونے والے اور کبھی کبھار پیش آنے والے (جملہ امور) کی معرفت بھی سب سے زیادہ رکھتے تھے۔''[1]

امام دانی رحمہ اللہ نے اپنی تمام کتب، جیسے «التَّیْسِیر»، «الْمُفْرَدَات» اور «التعریف» وغیرہ میں ان کی اسانید سے قراءات نقل کی ہے۔اور ان سے امام دانی رحمہ اللہ کی اسانید کی مجموعی تعداد بغیر تکرار کے 213 ہے۔

4 امام ابوالقاسم خلف بن ابراہیم بن محمد بن خاقان رحمہ اللہ (ت:402ھ)

آپ خاص طور پر روایت ورش اور دیگر روایات کے ضابط اور متقن تھے۔امام دانی رحمہ اللہ 'روایت ورش' کی تلاوۃ سند (ازرق کے طریق سے) انہی سے روایت کرتے ہیں۔اور «التَّیْسِیر» میں روایت سوسی عن ابی عمرو کی روایۃ سند بھی انہی سے بیان کی ہے۔ان سے «جَامِعُ الْبَیَان» میں امام دانی رحمہ اللہ کی اسانید کی مجموعی تعداد بغیر تکرار کے 36 ہے۔

[1] مفردة يعقوب للداني:20،21

5 امام ابوالقاسم عبدالعزیز بن جعفر بن محمد فارسی رحمہ اللہ (ت:412ھ)

آپ مقری، نحوی اور شیخ القراءات تھے، اور 'ابن ابی غسّان' کے نام سے مشہور تھے۔320ھ میں پیدا ہوئے۔امام دانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

''آپ 350ھ میں تجارت کی غرض سے اندلس اترے، میں نے ان سے (اندلس کے شہر) أُبَّذَة میں ملاقات کی اور ان کے پاس جتنی بھی قراءات کا علم تھا؛ ان سب میں انہیں قرآن سنایا، آپ بہترین، فاضل، ضابط اور صدوق تھے۔آپ نے (اندلس کے شہر) أُبَّذَة ہی میں 412ھ میں 92 سال کی عمر میں وفات پائی۔''[1]

آپ سے «جَامِعُ الْبَیَان» میں امام دانی رحمہ اللہ کی اسانید کی مجموعی تعداد بغیر تکرار کے 163 ہے۔

شاگرد:

امام دانی رحمہ اللہ نے اندلس کے مختلف شہروں میں 40 سال سے زیادہ عرصہ پڑھایا ہے، اور آپ کے شاگردوں کی تعداد میں ایک جم غفیر ہے۔حتی کہ اندلس میں مشہور ہوگیا:

«اَلدَّانِيُّ مُقْرِئُ الْأَنْدَلُسِ، وَابْنُ عَبْدِ الْبَرِّ مُحَدِّثُهَا، وَالْبَاجِيُّ فَقِيهُهَا»[2]

[1] غاية النهاية: 2/360-361 الترجمة رقم:1671، ومعرفة القراء: 1/375 الترجمة رقم:305

[2] الفجر الساطع: 1/334

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

''اندلس کے امام دانی مقری، ابن عبدالبر محدث اور ابو ولید باجی فقیہ ہیں۔''

کتب تراجم میں آپ کے بے شمار شاگردوں میں سے 20 مشہور شاگردوں کے نام لکھے، اور دکتور عبدالہادی حمیتو نے آپ کے 80 سے زیادہ تلامذہ شمار کیے ہیں جنھوں نے آپ سے پڑھا اور روایت کیا ہے۔[1] ان میں سے چند یہ ہیں:

1 امام ابو عبداللہ محمد بن احمد انصاری دانی رحمہ اللہ (ت:470ھ کی حدود میں)

ان کے بارے میں امام جزری رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

''آپ دانیہ کے شیخ القراء تھے اور حافظ ابو عمرو دانی رحمہ اللہ کے کبار تلامذہ میں سب سے بڑھ کر تھے۔ آپ نے ان کو قراءات میں قرآن سنایا اور ان میں خوب پختگی حاصل کی۔ آپ اپنے شیخ کی زندگی میں ہی نمایاں مقام پر فائز ہو چکے تھے۔ آپ نے قراءات اور عربیت میں تصانیف لکھیں۔ ابو داؤد سلیمان بن نجاح رحمہ اللہ نے آپ کو روایت قالون میں مکمل قرآن سنایا۔ آپ 470 ہجری تک زندگی کی بہاریں گزاریں۔''[2]

2 آپ کے صاحبزادے ابو عباس احمد بن عثمان بن سعید دانی رحمہ اللہ (ت:471ھ)

انہوں نے آپ ہی سے پڑھا، اور ان کی بعض کتابوں کو روایت بھی کیا، آپ سے بھی لوگوں نے علم قراءات کو لیا ہے۔

3 امام ابو داود سلیمان بن نجاح اندلسی رحمہ اللہ (ت:496ھ)

یہ شیخ القراء اور قراءات کے امام تھے، انہوں نے امام دانی رحمہ اللہ سے پڑھا اور آپ کے ساتھ بہت عرصہ گزارا۔ آپ کی اکثر تصانیف کو سنا، اور آپ کی قراءات کی تالیفات کو آپ سے روایت کیا۔ یہ علوم دانی کے حافظ اور ان کی کتب کے راوی کے طور پر جانے جاتے تھے۔ اور ان ہی کی واسطے سے امام دانی رحمہ اللہ کی کتاب «جَامِعُ الْبَيَان» ہم تک پہنچی ہے۔

تصانیف:

امام دانی رحمہ اللہ نے اہل قرآن کے لیے تصنیفات کی شکل میں بہت علمی ذخیرہ چھوڑا، آپ کی تصنیفات کی تعداد کے بارے میں امام ذہبی رحمہ اللہ کہتے ہیں:

«بَلَغَنِي أَنَّ لَهُ مِائَةً وَعِشْرِينَ مُصَنِّفًا...ثُمَّ عَامَّةَ تَوَالِيفِهِ جُزْءٌ جُزْءٌ».

''مجھ تک یہ بات پہنچی ہے کہ آپ کی 120 تصنیفات ہیں.... ان میں زیادہ تر چھوٹے رسالے ہیں۔''

آپ کی مختلف علوم پر چند مشہور اور مطبوع کتب درج ذیل ہیں:

1. علم تجوید پر کتب:

1 «اَلتَّحْدِيدُ فِي الْإِتْقَانِ وَالتَّجْوِيدِ»

2 «شَرْحُ قَصِيدَةِ أَبِي مُزَاحِمِ الْخَاقَانِيِّ الَّتِي قَالَهَا فِي الْقُرَّاءِ وَحُسْنُ الْأَدَاءِ»

3 «اَلْفَرْقُ بَيْنَ الضَّادِ وَالظَّاءِ فِي كِتَابِ اللهِ وَفِي الْمَشْهُورِ مِنَ الْكَلَامِ»

2. علم قراءات پر کتب:

1 «جَامِعُ الْبَيَانِ فِي الْقِرَاءَاتِ السَّبْعِ»

---

[1] قراءة الامام نافع عند المغاربة:7/ 305-329

[2] غاية النهاية:3/ 158 الترجمة رقم:2730

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

② «اَلتَّيْسِيْرُ فِي الْقِرَاءَاتِ السَّبْعِ»

③ «اَلتَّعْرِيْفُ فِي اخْتِلَافِ الرُّوَاةِ عَنْ نَافِعٍ»

④ «اَلْأَحْرُفُ السَّبْعَةُ»

⑤ «اَلْأُرْجُوْزَةُ الْمُنَبِّهَةُ عَلٰى أَسْمَاءِ الْقُرَّاءِ وَالرُّوَاةِ وَأُصُوْلِ الْقِرَاءَاتِ وَعُقُوْدِ الدِّيَانَاتِ»

3۔ علم الوقف والابتداء پر کتاب:

«اَلْمُكْتَفٰى فِي الْوَقْفِ وَالِابْتِدَاءِ»

4۔ علم الرسم والضبط پر کتب:

① «اَلْمُقْنِعُ فِي مَعْرِفَةِ مَرْسُوْمِ مَصَاحِفِ أَهْلِ الْأَمْصَارِ»

② «اَلْمُحْكَمُ فِي نُقَطِ الْمَصَاحِفِ»

5۔ علم الفواصل پر کتاب:

«اَلْبَيَانُ فِي عَدِّ آيِ الْقُرْآنِ»

6۔ علم حدیث پر کتب:

① «جُزْءٌ فِي عُلُوْمِ الْحَدِيْثِ فِي بَيَانِ الْمُنْفَصِلِ وَالْمُرْسَلِ وَالْمَوْقُوْفِ وَالْمُنْقَطِعِ»

② «اَلسُّنَنُ الْوَارِدَةُ فِي الْفِتَنِ وَغَوَائِلِهَا، وَالسَّاعَةِ وَأَشْرَاطِهَا» یہ تین جلدوں میں چھپی ہے۔

7۔ عقیدہ اور اصولِ دین پر کتب:

① «اَلرِّسَالَةُ الْوَافِيَةُ لِمَذَاهِبِ أَهْلِ السُّنَّةِ فِي الِاعْتِقَادِ وَأُصُوْلِ الدِّيَانَاتِ»

② «عُقُوْدُ أَهْلِ السُّنَّةِ»

اس کے علاوہ آپ کے مخطوطات کی لمبی فہرست ہے۔

وفات:

امام دانی رحمہ اللہ نے قرآن کی تعلیم وتعلم میں شب روز گزارنے کے بعد آخر کار اپنے رب کی ندا پر لبیک کہا اور سوموار نصف شعبان 444ھ میں 72 سال کی عمر پا کر وفات پائی۔ آپ کی وصیت کے مطابق دانیہ شہر کے قاضی عبد اللہ بن خمیس نے نماز جنازہ پڑھائی۔ آپ کے جنازے میں لوگوں کا جم غفیر تھا، دانیہ شہر کے گورنر آپ کی چار پائی کے آگے چل رہے تھے، اور اسی دن عصر کے بعد آپ کی تدفین ہوئی۔[1]

[1] غاية النهاية:2/ 634-636 الترجمة رقم:2091، وسير اعلام النبلاء للذهبي:18/ 77 الترجمة رقم:36، ومعرفة القراء:1/ 406 الترجمة رقم:345 ، الصلة لابن بشكوال : 1/ 130، اختيار الامام أبي عمرو الداني في علم القراءات –جمعًا ودراسةً: كامل بن سعود بن مطيران

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

2 الإمام المقرئ أبو الحسن ابن بَرِّي رحمه الله

[730ھ_660ھ]

نام ونسب:

آپ کا نام ابوحسن علی بن محمد بن علی بن محمد بن حسین التِّزباطِي التَّازِي ہے۔اور ابن بَرِّي کے نام سے مشہور ہیں۔آپ کا تعلق بَربَر تَازَة کے قبیلے بَنِي لنت سے ہے۔

ولادت:

آپ 660ھ کی حدود میں مراکش کے شہر تازہ میں پیدا ہوئے۔اپنی تعلیم کا آغاز اپنے والد اور تازہ کے بڑے مشائخ سے کیا۔پھر 724ھ میں آپ فَاس چلے گئے۔آپ بہت سے علوم وفنون میں ایک نمایاں نام رکھتے ہیں، جیسے قراءات اس کی توجیہ،تفسیر، حدیث، فقہ، وراثت،لغت عربی اور نحو وصرف وغیرہ۔

اساتذہ:

آپ کے مشہور نو اساتذہ میں سے چند یہ ہیں:

1. ابوعبداللہ محمد بن علی رحمہ اللہ۔یہ آپ کے والد گرامی ہیں، ان سے آپ نے علم قراءات کا وافر حصہ حاصل کیا۔
2. ابوحسن علی بن سلیمان انصاری قرطبی رحمہ اللہ (ت:730ھ)۔یہ مراکش کے شہر فاس کے مقری اور شیخ تھے۔ان کی قراءت نافع اور دوسری قراءات پر تصنیفات بھی ہیں۔
3. ابو ربیع سلیمان بن حمدون شریشی رحمہ اللہ (ت:709ھ)۔ان کے بارے میں امام ابن بری رحمہ اللہ کہتے ہیں: «قَرَأْتُ الْقُرْآنَ الْكَرِيمَ بِرِوَايَةِ نَافِعٍ مِنْ طَرِيقَيْ وَرْشٍ وَقَالُونَ عَلَى نَحْوِ مَا نَظَمْتُهُ فِي هٰذَا الرَّجَزِ عَلَى سَيِّدِي الشَّيْخِ الْفَقِيهِ ، الْخَطِيبِ الْحَاجِّ، الْمُقْرِئِ الْمُتْقِنِ: أَبِي الرَّبِيعِ سُلَيْمَانَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ حَمْدُونَ الشَّرِيشِيِّ» یعنی میں نے قراءت نافع ورش اور قالون کے طریق سے ابو ربیع سلیمان بن حمدون سے مکمل قرآن مجید پڑھا ہے،اور اسی کے مطابق میں نے روایتِ ورش اور قالون پر نظم کی صورت میں کتاب «الدُّرَرُ اللَّوَامِعُ فِي أَصْلِ مَقْرَإِ الإِمَامِ نَافِعٍ» لکھی ہے۔

شاگرد:

آپ سے بہت علماء اور اُدَباء نے کسب فیض کیا، جن میں سے چند یہ ہیں:

1. عمرو بن احمد بن میمون فشتالی رحمہ اللہ
2. ابوزید عبدالرحمٰن بن عشاب تازی رحمہ اللہ
3. ابوعبداللہ محمد بن محمد بن ابراہیم خراز رحمہ اللہ (ت:718ھ)۔یہ مشہور کتاب «مَوْرِدُ الظَّمْآن» کے مصنف ہیں۔

تصنیفات:

آپ کی بارہ تصنیفات مشہور ہیں، جن میں سے چند یہ ہیں:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

1. الدُّرَرُ اللَّوَامِعُ فِي أَصْلِ مَقْرَإِ الإِمَامِ نَافِعٍ۔ یہ کتاب آپ کی سب سے مایہ ناز اور مغاربہ کے ہاں مشہور ہے۔
2. إِخْتِصَارُ شَرْحِ الإِيضَاحِ لِابْنِ أَبِي الرَّبِيعِ
3. مُخْتَصَرُ شَرْحِ الوَنْشَرِيسِيِّ عَلَى مَقَامَاتِ الحَرِيرِيِّ
4. اَلطُّرَرُ عَلَى الدُّرَرِ اللَّوَامِعِ
5. اَلْقَانُونُ فِي رِوَايَةِ وَرْشٍ وَقَالُونَ

وفات:

آپ نے مراکش کے شہر فاس میں 23 شوال 730ھ بروز منگل وفات پائی۔[1] اور تدفین آپ کے آبائی شہر تازہ میں ہوئی۔[2]

3 الإمام المقرئ أبو عبد الله ابن غازي المِكنَاسي رحمه الله

[910ھ_841ھ]

نام ونسب:

آپ کا نام ابوعبداللہ محمد بن احمد بن محمد بن محمد بن علی بن غازی مِکناسی ہے۔ اور ابن غَازِي کے نام سے مشہور ہیں۔

ولادت:

آپ 841ھ میں مراکش کے شہر مِکنَاس میں پیدا ہوئے۔ آپ قبیلہ بنی عثمان سے تعلق رکھتے ہیں۔

858ھ میں 17 سال کی عمر میں آپ مراکش کے علمی شہر فاس چلے گئے اور وہاں تعلیمی مراحل مکمل کیے۔ اس کے بعد واپس اپنے شہر مِکناس آ گئے اور یہاں مِکناس کے جامعہ میں پڑھانے لگے اور خطابت کے منصب پر فائز ہوئے۔ لیکن یہاں آپ کے محمد بن ابوزکریا وطاسی رحمہ اللہ کے ساتھ اختلاف ہونے کی وجہ سے آپ واپس فاس چلے گئے، اور تاحیات یہاں امامت، خطابت اور مختلف علوم میں تدریس کرتے رہے۔ آپ مغرب کے قراء وعلماء میں شمار ہوتے ہیں، آپ بہت سے علوم میں مرجع تھے، جیسے: قراءات، تفسیر، حدیث، ریاضی، نحو وصرف، تاریخ، فقہ وفتوی وغیرہ۔ آپ صرف تعلیم وتدریس میں مصروف عمل نہ تھے بلکہ مراکش کی سرحدوں کو یورپی حملہ آوروں سے بچانے کے لیے مجاہدین کی صفوں میں شامل رہے۔

---

[1] آپ کی وفات میں اور بھی اقوال ہیں لیکن یہ قول زیادہ راجح ہے، اسے خلافت کے کاتب مسعود بن محمد جموع فاسی نے شرح الدرر میں لکھا ہے۔

[2] آپ کے تفصیلی حالات جاننے کے لیے دیکھیے: «شرح الدرر اللوامع» أبي عبد الله محمد بن عبد الملك المنتوري، اور «الإمام ابن بري الرباطي وإسهاماته في علوم القراءات والعربية» الدكتور محمد لمين بورووبة

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

اساتذہ:

آپ کے اساتذہ میں سے چند یہ ہیں:

1. ابوعبداللہ محمد بن حسین النِّیجي الصُّغَیِّر رحمہ اللہ۔ امام ابن غازی رحمہ اللہ کی قراءات نافعیہ کی مشہور سند ان کے واسطے سے جاتی ہے۔
2. فقیہ ابوعبداللہ قوری مِکناسی رحمہ اللہ
3. ابوعلی مغیلی رحمہ اللہ
4. ابوعباس حباک رحمہ اللہ
5. ابوعبداللہ غسانی رحمہ اللہ

شاگرد:

آپ سے بہت علماء نے کسب فیض کیا، جن میں سے چند یہ ہیں:

1. ابوعبداللہ بن عباس رحمہ اللہ
2. عثمان بن عبدالواحد اللمطي رحمہ اللہ
3. علی بن عیسیٰ راشدی رحمہ اللہ
4. علی بن ہارون رحمہ اللہ

تصنیفات:

آپ کی آٹھ تصنیفات مشہور ہیں، جن میں سے چند یہ ہیں:

1. نَظْمُ تَفْصِيلِ عِقْدِ الدُّرَرِ فِي طُرُقِ نَافِعِ الْعَشْرِ۔ یہ کتاب آپ کی قراءات نافعیہ میں مرجع اور مغاربہ کے ہاں مشہور ہے۔
2. شِفَاءُ الْغَلِيلِ فِي حَلِّ مُقْفَلِ خَلِيلٍ
3. اَلرَّوْضُ الْهَتُوْنُ فِي أَخْبَارِ مِكْنَاسَةِ الزَّيْتُوْنِ
4. حَاشِيَةٌ لَطِيفَةٌ عَلَى الْأَلْفِيَّةِ
5. تَقْيِيدٌ عَلَى صَحِيحِ الْبُخَارِيِّ

وفات:

آپ نے مراکش کے شہر فاس میں 9 جمادی الاول 910ھ بروز منگل عشاء کے وقت وفات پائی۔[1]

---

[1] آپ کے تفصیلی حالات کے لیے دیکھیے: «الإمام ابن غازي المكناسي، عالم القرويين وشيخ الجماعة بفاس» الدكتور أحمد البوشيخي. اور «بَذْلُ الْعِلْمِ وَالْوُدِّ فِي شَرْحِ تَفْصِيلِ الْعِقْدِ» أبوزيد الخباز

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

4 الإمام المقرئ أبو عبد الله الهبطي رحمہ اللہ

[ت:930ھ]

نام ونسب:

آپ کا نام ابو عبد اللہ محمد بن ابو جمعہ الصُّمَاتي الهبطي ہے۔

ولادت:

آپ إهْبَاطة بستی میں پیدا ہوئے اور آپ کا تعلق شمالی مراکش کے پہاڑی قبائل میں سے قبیلہ صُمَاتة سے ہے۔اس لیے آپ کو الصُّمَاتي الهبطي کہتے ہیں۔

آپ نے «تَفْصِيلُ عِقْدِ الدُّرَرِ» کے مصنف امام ابن غازی رحمہ اللہ (ت:910ھ) سے قراءات قرآنیہ پڑھی ہیں۔آپ کو مغرب میں اوقاف قرآن کا موجد تصور کیا جاتا ہے کہ آپ نے سب سے پہلے مغربی مصحف پر وقوف لگائے۔ ان کے لگائے گئے وقوف آج بھی «الْوَقْف الهبطي» کے نام سے مشہور ہیں اور آج بھی مغاربہ میں قراءات نافعیہ کو ان کے وقوف کے مطابق پڑھنے کا اہتمام کیا جاتا ہے۔

وفات:

آپ نے مراکش کے شہر فاس میں 930ھ میں وفات پائی اور آپ کی قبر روضة الزهیری میں ہے۔

5 الإمام المقرئ أبو زيد ابن القاضي رحمہ اللہ

[999ھ-1082ھ]

نام ونسب:

آپ کا نام ابو زید عبد الرحمٰن بن ابو قاسم بن محمد بن محمد بن ابو عافیہ ہے،اور ابن القاضي کے نام سے مشہور ہیں۔

ولادت:

آپ 999ھ میں پیدا ہوئے۔آپ کا آبائی شہر مِكْنَاس ہے لیکن آپ کی ولادت اور پرورش فَاس کے علاقے عَدْوَةُ الْأَنْدَلُس میں ہوئی۔

اساتذہ:

آپ کے اساتذہ میں درج ذیل دس اساتذہ زیادہ مشہور ہیں:

1. ابو محاسن سیدی یوسف فاسی رحمہ اللہ (ت:1013ھ)۔ آپ کے والد نے سب سے پہلے انہی کے پاس آپ کو تعلیم وتربیت کے لیے بھیجا تھا،انہی سے آپ نے قرآن مجید حفظ کیا اور مزید علوم کا اکتساب کیا۔
2. ابو قاسم بن محمد بن ابو عافیہ رحمہ اللہ۔ یہ آپ کے والد گرامی ہیں،ان سے آپ نے قراءات اور عربیت کے علوم میں بہت استفادہ کیا۔
3. ابو عباس احمد بن محمد فَشْتَالي رحمہ اللہ۔ ان سے قراءات پڑھیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

4. ابو عباس احمد بن علی بن شعیب أَنْدَلُسِي رحمہ اللہ۔ ان سے قراءات سبعہ پڑھیں۔

5. عبد الرحمٰن بن عبد الواحد عباسی رحمہ اللہ۔ ان سے « اَلتَّيْسِيْرُ لِلدَّانِي» کے مطابق قراءاتِ سبعہ پڑھیں۔ اور انہی سے آپ کی قراءاتِ سبعہ میں سند زیادہ مشہور ہے۔

6. ابو عباس احمد عَزَائِشِي رحمہ اللہ۔ ان سے بھی قراءات پڑھیں۔

7. محمد بن یوسف التَّمِلِي مُرَاكشِي رحمہ اللہ۔ ان سے قراءاتِ نافعیہ پڑھیں۔

8. عبد الواحد بن عاشر رحمہ اللہ۔ ان سے علم قراءات پڑھا اور بہت سی جگہوں پر ان کی کتب پر اعتماد کیا۔

9. شریف عبد الهادی بن عبد اللہ حُسَيْنِي رحمہ اللہ۔ ان سے بھی قراءاتِ نافعیہ پڑھیں۔

10. محمد صغیر المُسْتَغَانِمِي رحمہ اللہ۔ ان سے بھی قراءات پڑھیں۔

شاگرد:

آپ اپنی ذات میں علم قراءات کا مدرسہ تھے۔ آپ کو أُستَاذُ المَغرِب کہا جاتا ہے، مغاربہ کی قراءات کی اسانید آپ سے ہی ہو کر جاتی ہیں، اس وقت مغاربہ کے استاد اور مقری سارے آپ ہی کے شاگرد ہیں۔ آپ کے بے شمار شاگردوں میں سے چند یہ ہیں:

1. محمد بن عبّاد المُسْرَاتِي رحمہ اللہ۔ انہوں نے آپ سے قراءاتِ نافعیہ پڑھیں، اور مغاربہ کی قراءاتِ نافعیہ کی سند امام ابن قاضی رحمہ اللہ کی طرف ان کے واسطے سے مشہور ہے۔

2. ابو زید عبد الرحمٰن بن عبد القادر فاسی رحمہ اللہ۔ انہوں نے امام ابن قاضی رحمہ اللہ کے ساتھ بہت وقت گزارا، قراءاتِ سبعہ، نافعیہ اور قراءات کی اہم کتب: شاطبیہ، تَفْصِيلُ عِقْدِ الدُّرَرِ وغیرہ پڑھیں اور اجازہ لیا۔

3. ابو عبد اللہ محمد بن محمد بن احمد رحامنی مراکشی رحمہ اللہ۔ یہ « تَكْمِيلُ المَنَافِعِ » کے مؤلف ہیں۔

4. ابو زید عبد الرحمٰن الزَّدْوَتِي رحمہ اللہ۔ یہ منظوم «مُصَدَّرَةُ الطَّالِبِينَ» کے مؤلف ہیں۔

5. طیب بن عبد الرحمٰن ابن قاضی رحمہ اللہ۔ یہ آپ کے بیٹے ہیں۔

تصنیفات:

آپ نے علم تجوید، قراءات، رسم وضبط اور حدیث پر بہت زیادہ کتب تصنیف کی ہیں:

❶ علم تجوید وقراءات پر 44 کتب لکھی ہیں، جیسے:

1. أَجْوِبَةٌ عَلَى مَسَائِلِ القِرَاءَاتِ
2. مَا زِيدَ عَلَى التَّيْسِيرِ
3. نَظْمٌ فِي زَوَائِدِ ابْنِ كَثِيرٍ
4. تَقْيِيدٌ فِي شُيُوخِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ القَاضِي فِي القِرَاءَاتِ
5. بَيَانُ الخِلَافِ وَالتَّشْهِيرِ وَمَا وَقَعَ فِي الحِرْزِ مِنَ الزِّيَادَاتِ عَلَى التَّيْسِيرِ
6. اَلْفَجْرُ السَّاطِعُ وَالضِّيَاءُ اللَّامِعُ فِي شَرْحِ الدُّرَرِ اللَّوَامِعِ

❷ علم رسم وضبط پر آٹھ کتب لکھی ہیں، جیسے:

1. أَرْجُوزَةٌ فِي رَسْمِ المَكِّيِّ فِي القُرْآنِ الكَرِيمِ
2. اَلْجَامِعُ المُفِيدُ لِأَحْكَامِ الرَّسْمِ وَالضَّبْطِ وَالقِرَاءَاتِ وَالتَّجْوِيدِ
3. رِسَالَةٌ فِي ضَبْطِ رَسْمِ المُصْحَفِ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

علم حدیث پر دو کتب لکھی ہیں:

1. إِجَازَةٌ فِي قِرَاءَةِ شَمَائِلِ التِّرْمِذِيِّ
2. رَائِدُ الْفَلَاحِ بِعَوَالِي الْأَسَانِيدِ الصِّحَاحِ

وفات:

12 رمضان 1082ھ بمطابق 1671ء میں بروز بدھ کی صبح یہ علم کا چراغ بجھ گیا اور ظہر کے بعد آپ کی تدفین ہوئی۔ آپ کے جنازے پر ایک جم غفیر تھا۔[1]

6 الإمام المقرئ محمد الجُزُولِي الحَامِدِي رحمہ اللہ

[ت:1045ھ کی حدود میں]

نام ونسب:

آپ کا نام محمد بن احمد بن ابوقاسم بن غازی الجُزُولِي ہے۔ آپ الْحَامِدِي یا الْحَمْدِي کے نام سے مشہور ہیں۔

آپ کا شمار مراکش کے مشہور شہر فاس کے علماء وقراء میں ہوتا ہے۔ آپ مغاربہ کے مشہور الشیخ محمد بن یوسف التِّمِلِّي رحمہ اللہ کے شاگردوں میں سے ہیں اور انہیں سے آپ نے قراءاتِ نافعیہ پڑھی ہے۔ آپ الشیخ ابن قاضی رحمہ اللہ کے ہم عصر ہیں، اور الشیخ ابن قاضی رحمہ اللہ نے بھی قراءات نافعیہ الشیخ محمد بن یوسف التِّمِلِّي رحمہ اللہ سے پڑھی ہے۔

آپ کی مشہور کتاب «أَنْوَارُ التَّعْرِيفِ لِذَوِي التَّفْصِيلِ وَالتَّعْرِيفِ» ہے۔ جس میں آپ نے قراءتِ نافعیہ میں مغاربہ کا مَا جَرَى عَلَيْهِ الْعَمَل بیان کیا ہے، اور تقییدات کو ذکر کیا ہے۔ مغاربہ میں آج بھی ان کی بیان کردہ تقییدات کے مطابق قراءاتِ نافعیہ پڑھی جاتی ہیں۔

وفات:

آپ کی وفات 1045ھ کی حدود میں ہوئی۔

[1] آپ کے تفصیلی حالات دیکھنے کے لیے ملاحظہ کیجیے: «الإمام عبد الرحمن بن القاضي المغربي جُهُودُه واختياره في علوم القراءات» سیرین دادہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(7) الإمام المقرئ أبو العلاء إدريس المَنجَرَة الكبير رحمه الله

[1076ھ - 1137ھ]

نام ونسب:

آپ کا نام ابو علاء ادریس بن محمد بن احمد حُسَنی ہے۔اور اَلْمَنْجَرَة الكَبِيْر کے نام سے مشہور ہیں۔آپ کے بیٹے ابو زید عبد الرحمٰن بن ادریس اَلْمَنْجَرَة رحمہ اللہ (ت:1179ھ) بھی مشہور قاری تھے اور مغاربہ کی قراءاتِ نافعیہ کی سند بھی آپ کے اسی بیٹے کے واسطے سے آپ تک جاتی ہے۔اس لیے باپ بیٹے کے نام میں فرق کرنے کے لیے والد ''ابو علاء اَلْمَنْجَرَة الكَبِيْر'' اور بیٹا ''ابو زید اَلْمَنْجَرَة الصَّغِيْر'' کے نام سے مشہور ہیں۔

ولادت:

آپ مراکش کے شہر فَاس میں ذی قعدہ کے وسط میں 1076ھ میں پیدا ہوئے۔فَاس ہی میں آپ نے تعلیم کا سفر شروع کیا اور کبار مشائخ سے کسب فیض کیا۔

آپ اہل مغرب کے ہاں وہی مقام رکھتے ہیں جو اہل مشرق کے ہاں شیخ متولی کا ہے۔انہوں نے سب سے پہلے دُرّہ کی قراءاتِ ثلاثہ کو مغاربہ میں پہنچایا، ان سے پہلے مغاربہ بس قراءاتِ سبعہ اور قراءاتِ نافعیہ ہی کو جانتے تھے۔آپ 1106ھ میں سفرِ حج کے لیے مکہ مکرمہ گئے تو وہاں امام جزری رحمہ اللہ کے چار واسطوں کے ساتھ شاگرد الشیخ محمد قاسم البَقْرِي رحمہ اللہ (ت:1111ھ) سے قراءاتِ ثلاثہ کو پڑھا۔الشیخ محمد قاسم البَقْرِي رحمہ اللہ کی امام جزری تک یوں سند ہے:

الشيخ محمد بن قاسم البقري
↓
الشيخ عبد الرحمٰن اليَمَني ← الشيخ علي ابن غانم المقدسي ← الشيخ محمد بن إبراهيم السمدِيسي
↓
الشيخ أحمد بن أسد الأميوطي → إمام القراء ابن الجزري

الشیخ متولی رحمہ اللہ کی قراءاتِ سبعہ، ثلاثہ اور عشرہ کبریٰ کی سند بھی انہی کے واسطے سے امام جزری رحمہ اللہ تک جاتی ہے۔

آپ نے سفرِ حج سے واپس اپنے علاقے فَاس میں آنے کے بعد قراءاتِ ثلاثہ کی تدریس اور تعلیم کا آغاز کیا، آپ سے بہت زیادہ طلبہ نے کسب فیض کیا، یوں قراءاتِ ثلاثہ بھی مغاربہ میں عام ہوگئی۔

اساتذہ:

آپ کے مشرق ومغرب کے اساتذہ میں سے 12 اساتذہ زیادہ مشہور ہیں، جن میں سے چند یہ ہیں:

1. محمد بن عبّاد اَلْمَنْسَرَاتِي رحمہ اللہ۔انہی کے واسطے سے شیخ ابو علاء منجرہ نے قراءاتِ نافعیہ امام ابن القاضی سے پڑھیں۔
2. ابو عبد اللہ محمد بن عبد اللہ اَلتِّيزْغِيْتِي اَلْهَوَّارِي رحمہ اللہ (ت:1104ھ)
3. ابو عبد اللہ محمد بن احمد اَلْمَسْنَاوِي رحمہ اللہ (ت:1136ھ)
4. ابو عبد اللہ محمد بن قاسم بن اسماعیل اَلْبَقْرِي مصری رحمہ اللہ (ت:1111ھ)۔ان سے آپ نے قراءاتِ ثلاثہ پڑھی۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

شاگرد:

آپ کے شاگردوں میں چار زیادہ مشہور ہیں:

1. آپ کے بیٹے ابوزید عبدالرحمٰن بن ادریس المَنْجَرَة الصَّغِیر رحمہ اللہ (ت:1179ھ)
2. عبداللہ بن محمد ابن یخلف انصاری رحمہ اللہ (ت:1162ھ)
3. ابوعبداللہ محمد بن قاسم بن محمد بن احمد المرابط رحمہ اللہ
4. عبدالسلام بن محمد بن علی مدغری رحمہ اللہ۔ یہ مختلف کتابوں کے مصنف ہیں۔

تصنیفات:

آپ کی تصانیف میں سے چند یہ ہیں:

1. آپ نے قراءاتِ سبعہ، ثلاثہ اور نافعیہ پر مُصَدِّرَات لکھے ہیں، جن میں قراء کی مقدم ومؤخر وجوہ کو بیان کیا ہے:

① مُصَدِّرَة فِي السَّبْع ② مُصَدِّرَة فِي الثَّلَاث

③ مُصَدِّرَة فِي الْعَشْرِ النَّافِعِيَّة

مغاربہ کے ہاں تینوں مشہور اور معمول بہ ہیں۔

2. كِفَايَةُ الطُّلَّابِ۔ اس میں 151 اشعار کے ذریعے رسم وضبط کے احکامات کو بیان کیا ہے۔
3. إِرْشَادُ خُلْفِ السِّتَّةِ لِنَافِعٍ فِي الْوَقْفِ وَالْوَصْلِ۔ یہ قصیدہ لامیہ ہے، اس کے 28 اشعار ہیں۔
4. أَجْوِبَةٌ فِي الْقِرَاءَاتِ۔ اس میں قراءات کے مختلف موضوعات کو جمع کیا ہے۔

وفات:

آپ 22 محرم 1137ھ میں بروز منگل ظہر کے بعد اپنے خالق سے جا ملے، آپ کے جنازے پر طلبہ اور متلاشیانِ علم کا سمندر تھا، اس لیے آپ کی تدفین اگلے دن ظہر کے بعد ہوئی اور آپ کی قبر مغاربہ کے مشہور امام عبدالواحد بن عاشر رحمہ اللہ کی قبر کے ساتھ ہے۔[1]

[1] آپ کے تفصیلی حالات کے لیے دیکھیے: «قُطُوفٌ مِنْ فَنِّ التَّصْدِيرِ عِنْدَ الْمَغَارِبَةِ: فِي الْعَشْرِ النَّافِعِيَّةِ» تحقیق و تعلیق: یوسف الشهب، ص:23-30

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

قراءاتِ عشرۂ نافعیہ کے متعلق اہم اور مشہور کتب کا تعارف

① «اَلتَّعْرِيْفُ فِيْ اِخْتِلَافِ الرُّوَاةِ عَنْ نَافِعٍ»

مصنف: امام ابوعمرو عثمان بن سعید دانی رحمہ اللہ [ت:444ھ]

یہ کتاب قراءات نافعیہ میں وہی مقام رکھتی ہے جو قراءات سبعہ میں امام دانی رحمہ اللہ ہی کی دوسری کتاب «اَلتَّيْسِيْرُ فِي الْقِرَاءَاتِ السَّبْعِ» کا ہے۔ کتاب کے شروع میں امام دانی رحمہ اللہ نے قراءاتِ نافعیہ کے ہر راوی کی اپنے سے لے کر امام نافع تک اسناد بیان کی ہیں۔ اس کے بعد قراء کے اصول ابواب کے تحت بیان کیے ہیں۔ قراءات نافعیہ میں قراء کے فرش گیارہ کلمات کے علاوہ تیسیر وشاطبیہ میں موجود قراءتِ نافع والے ہی ہیں۔ اس لیے کتاب میں اصولوں کے بعد سورتوں کے اعتبار سے کلمات کا اصولی اختلاف ہی ذکر ہوا ہے اور فرش میں صرف چند کلمات کا اختلاف بیان ہوا ہے، ان میں بھی اکثر وہ ہیں جو تیسیر وشاطبیہ سے مختلف ہیں۔

② «اَلدُّرَرُ اللَّوَامِعُ فِيْ أَصْلِ مَقْرَإِ الْإِمَامِ نَافِعٍ»

مؤلف: امام ابوحسن علی بن محمد ابن برّی رباطی رحمہ اللہ [ت:730ھ]

یہ کتاب قراءاتِ نافعیہ میں وہی مقام رکھتی ہے جو قراءاتِ سبعہ میں امام شاطبی رحمہ اللہ کی کتاب «حِرْزُ الْأَمَانِيْ وَوَجْهُ التَّهَانِيْ» کا ہے۔ اس میں امام ابن برّی رحمہ اللہ نے قراءاتِ نافعیہ کے چار قراء اور ان کے 10 طرق میں سے صرف دو طریق: ازرق عن ورش اور ابو نشیط عن قالون کی روایت کو نظم کیا ہے۔ امام ابن برّی رحمہ اللہ نے اسے 697ھ میں لکھا ہے۔ اس کے لکھنے کے بعد 33 سال زندہ رہے۔ یہ منظومہ ہر خاص وعام کے ہاتھ میں پہنچا اور اس کی تعلیم وتعلّم لوگوں میں عام ہوگئی۔ اس منظومہ کو آپ کے 16 شاگرد روایت کرتے ہیں۔ مغاربہ کے ہاں اسے بہت مقبولیت حاصل ہوئی، اسی وجہ سے اس کی امام برّی کے دور سے لے کر آج تک 59 [1] کے لگ بھگ شروحات اور 6 اختصارات اور استدرکات لکھے جاچکے ہیں اور اکثر مطبوع ہیں۔ سب سے پہلی شرح «اَلْقَصْدُ النَّافِعُ لِبُغْيَةِ النَّاشِئِ وَالْبَارِعُ فِيْ شَرْحِ الدُّرَرِ اللَّوَامِعِ» ہے، جو کہ آپ کے شاگرد ابوعبداللہ محمد بن محمد بن ابراہیم خرّاز رحمہ اللہ (ت:718ھ) کی ہے، جو مشہور کتاب «مَوْرِدُ الظَّمْآن» کے مصنف ہیں۔ شارح ابوعبداللہ خرّاز رحمہ اللہ نے اس شرح کو مراکش کے شہر فاس میں لکھا، جہاں امام ابن برّی رحمہ اللہ موجود تھے۔ یہ شرح امام ابن برّی رحمہ اللہ کی وفات سے 13 سال پہلے لکھی گئی۔[2]

«اَلدُّرَرُ اللَّوَامِعُ» کی ترتیب یوں ہے: مقدمہ کے بعد «اَلْبَسْمَلَة» سے لے کر «يَاءَاتُ الزَّوَائِدِ» تک ابواب کے تحت اصولی اختلاف ذکر کیا ہے اور

---

[1] شروحات کے نام دیکھیے: «الإمام ابن بري الرباطي وإسهاماته في علوم القراءات والعربية» الدكتور محمد لمين بوروبة، ص:12-15

[2] تفصیل کے لیے دیکھیے: «الإمام ابن بري الرباطي وإسهاماته في علوم القراءات والعربية» الدكتور محمد لمين بوروبة، ص: 12-15

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اصول کے بعد فروش کے عنوان کے تحت ان چند اختلافات کا ذکر کیا ہے جو تیسیر وشاطبیہ میں موجود قراءاتِ نافع سے مختلف ہیں۔ آخر میں 30 اشعار میں حروف کے مخارج وصفات کو بیان کیا ہے۔ اس متن کے 276 اشعار ہیں۔ اس کی اہم تین شروحات یہ ہیں:

1. «كِتَابُ الْوَاضِحِ الْمُبِيْنِ عَلَى حَلِّ أَلْفَاظِ الدُّرَرِ اللَّوَامِعِ لِلْمُبْتَدِئِيْنَ»

مؤلف: محمد فاضل بن عبدالرحمٰن اَمسی موریتانی رحمہ اللہ [ت:1398ھ/1978ء]

کتاب میں اشعار کا مختصر اور سہل انداز میں معنی پیش کیا ہے۔

2. «شَرْحُ الدُّرَرِ اللَّوَامِعِ فِي أَصْلِ مَقْرَإِ الْإِمَامِ نَافِعٍ»

مؤلف: محمد بن عبدالملک منتوری قیسی رحمہ اللہ [ت:834ھ]

کتاب میں اشعار کا مفصل معنی اور شرح پیش کی گئی ہے اور اختلاف کے ساتھ عموماً طرق اور طرق کی ماخذ کتب کی وضاحت بھی کی گئی ہے۔

3. «اَلْمُخْتَصَرُ الْجَامِعُ شَرْحُ الدُّرَرِ اللَّوَامِعِ فِي أَصْلِ مَقْرَإِ الْإِمَامِ نَافِعٍ»

مؤلف: الحاج سلیمان بن احمر میلودی رحمہ اللہ

یہ کتاب متوسط درجے کی ہے، غیر ضروری طوالت اور بے جا اختصار سے مبرّا ہے۔ یہ باقی شروحات میں موجود عمدہ اور قیمتی وضاحتوں کا احاطہ کرنے والی ہے۔

3. «نَظْمُ تَفْصِيلِ عِقْدِ الدُّرَرِ فِي طُرُقِ نَافِعِ الْعَشْرِ»

مؤلف: امام ابو اللہ محمد بن احمد بن غازی مِکْنَاسی رحمہ اللہ [ت:910ھ]

یہ کتاب بھی قراءاتِ نافعیہ میں وہی مقام رکھتی ہے جو قراءاتِ سبعہ میں شاطبیہ کا ہے۔ «اَلتَّعْرِيْف» للداني میں قراءاتِ نافعیہ کے چار راوی اور ان کے آگے دس طرق کی قراءات ہے۔ امام برّی رحمہ اللہ نے «الدُّرَرُ اللَّوَامِعُ» میں دس طرق میں سے ازرق عن ورش اور ابونشیط عن قالون کی قراءات کو نظم کیا تھا تو امام ابن غازی رحمہ اللہ نے اس کتاب میں «الدُّرَرُ اللَّوَامِعُ» کو اصل بناتے ہوئے ان دو طرق کو چھوڑ کر باقی آٹھ طرق کی قراءات کو نظم کر دیا۔ لیکن جہاں ضرورت محسوس کی تو وہاں ان دو طرق کے اختلافات کو بھی ذکر کیا۔ تو گویا «الدُّرَرُ اللَّوَامِعُ» اور یہ کتاب دونوں مل کر «اَلتَّعْرِيْف» للداني کے دس طرق کی قراءات کو مکمل کرتی ہیں۔

اسی طرح اس کتاب میں کچھ زیادات بھی ہیں جو امام دانی رحمہ اللہ کی کتاب «اَلتَّعْرِيْف» میں نہیں ہیں۔ وہ زیادات امام ابن غازی رحمہ اللہ نے امام دانی رحمہ اللہ ہی کی دوسری کتاب «جَامِعُ الْبَيَانِ فِي الْقِرَاءَاتِ السَّبْعِ» وغیرہ سے لیے ہیں۔ جیسے: ﴿اطْمَأَنَّ﴾[الحج:11] کے ہمزہ میں اصبہانی کے لیے تسہیل «اَلتَّعْرِيْف» میں ذکر نہیں ہے بلکہ «جَامِعُ الْبَيَانِ» وغیرہ میں مذکور ہے۔ اسی طرح اس میں چند اختلافات ہیں، جو امام دانی کے طریق سے مروی نہیں ہیں بلکہ دوسرے طرق سے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مروی ہیں اور اہل مغرب کے ہاں انہیں صحت سند اور تلقی بالقبول حاصل ہے۔ جیسے:
﴿لَأَمْلَأَنَّ﴾[السجدة:13] کے دونوں ہمزہ میں اصبہانی کے لیے تحقیق «اَلتَّعْرِيف» امام دانی کے طریق سے نہیں ہے بلکہ دوسرے طرق سے ہے۔ کتاب میں مقدمہ کے بعد «الدُّرَرُ اللَّوَامِعُ» کی ترتیب کی طرح قراء کے اصولی اختلاف ذکر ہیں۔ اصول کے بعد فرش کے عنوان کے تحت ان چند اختلافات کا ذکر کیا ہے جو تیسیر وشاطبیہ میں موجود قراءاتِ نافع سے مختلف ہیں۔ یہ کتاب اہل مغرب کے ہاں بہت مقام رکھتی ہے، اس کے بہت سارے حفاظ ہیں اور اس کی بہت ساری شروحات کی گئی ہیں۔ اس قراءاتِ نافعیہ کی تعلیم میں اس پر اعتماد کیا جاتا ہے۔ اس کے 139 اشعار ہیں۔
اس کی اہم تین شروحات یہ ہیں:

1. «بَذْلُ الْعِلْمِ وَالْوُدِّ فِي شَرْحِ تَفْصِيلِ الْعِقْدِ»

مؤلف: ابوزید عبدالرحمٰن بن محمد قصری خباز رحمہ اللہ [ت:964ھ]

یہ شرح الدکتور الهاشمي برعدي الحوات کی تحقیق سے طبع ہے۔ کتاب کے آغاز میں امام ابن غازی رحمہ اللہ اور شارح ابوزید خباز رحمہ اللہ کے سوانح حیات ہیں۔ اس کے بعد «تَفْصِيلُ عِقْدِ الدُّرَرِ» کے اشعار کی شرح ہے۔ اشعار کی سب سے پہلے نحوی تعلیل کرتے ہیں، قابل وضاحت کلمات کی عمدہ وضاحت کرتے ہیں اور مختلف جگہوں پر تحریرات اور قراءاتِ نافعیہ کے ذیلی طرق کی وضاحت کرتے ہیں۔

2. «كِفَايَةُ التَّحْصِيلِ فِي شَرْحِ التَّفْصِيلِ»

مؤلف: مسعود بن محمد جموع رحمہ اللہ [ت:1119ھ]

یہ بہت عمدہ شرح ہے، لیکن ابھی تک مطبوع نہیں ہوئی۔ اور PDF کی شکل میں مخطوط انٹرنٹ پر موجود ہے۔

3. «بَذْلُ الْجُهْدِ فِي شَرْحِ تَفْصِيلِ الْعِقْدِ»

مؤلف: دکتور احمد بن محمد فال بن اِدوم حفظہ اللہ

کتاب کے مقدمہ میں صاحب کتاب کہتے ہیں: یہ مختصر شرح ہے، سہل انداز میں اشعار کی شرح اور معنی کو واضح کرنے والی ہے۔ اس شرح میں «بَذْلُ الْعِلْمِ وَالْوُدِّ» اور «كِفَايَةُ التَّحْصِيلِ» سے اقتباسات لیے گئے ہیں، اس کے علاوہ امام دانی رحمہ اللہ کی کتاب «اَلتَّعْرِيف» اور «اَلتَّيْسِير» سے اور مزید کتب جو اس فن میں معمول بہ ہیں، ان سے عبارتیں لی گئی ہیں۔

4. «أَنْوَارُ التَّعْرِيفِ لِذَوِي التَّفْصِيلِ وَالتَّعْرِيفِ»

مؤلف: امام محمد بن احمد جزولي حامدي رحمہ اللہ [ت:1045ھ کی حدود میں]

کتاب میں نثری انداز میں قراءاتِ نافعیہ کے اصول «تَفْصِيلُ عِقْدِ الدُّرَرِ» کے ابواب کے اعتبار سے ذکر کیے ہیں۔ قراء نافعیہ کا مد کا اختلاف مختلف جگہوں پر بہت سہل انداز میں بیان کیا ہے۔ اسی طرح صاحب کتاب نے اپنے استاذ محمد بن یوسف

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

التَّمِلِي جُزُوْلِي رحمہ اللہ سے مشافہۃً پڑھتے ہوئے جن تقییدات اور عمدہ وضاحتوں کو پڑھا انہیں بھی اس کتاب کا حصہ بنایا ہے۔ ان میں سے بعض تقییدات «عِقْدُ الدُّرَرِ» میں نہیں ہیں۔ مشکل کلمات کی وجوہ مختلف ابواب میں 'تنبیہ' کے عنوان سے ذکر کرتے ہیں۔ دلائل اور شواہد کے طور پر «عِقْدُ الدُّرَرِ» اور مختلف کتب سے اشعار ذکر کرتے ہیں۔ فروش میں صرف ﴿هَآنْتُمْ . اِنْ اَنَا اِلَّا﴾ اور مزید چار کلمات کا اختلاف ذکر کیا ہے۔ اہل مغرب کے ہاں یہ کتاب تحریرات اور تقییدات میں قراءاتِ سبعہ کی «إِتِّحَافُ الْبَرِيَّةِ بِتَحْرِيرَاتِ الشَّاطِبِيَّةِ» کی طرح مقام رکھتی ہے۔

5 «قُطُوفٌ مِنْ فَنِّ التَّصْدِيرِ عِنْدَ الْمَغَارِبَةِ: فِي الْعَشْرِ النَّافِعِيَّةِ»

مؤلف: امام ابو علاء إدریس حُسْنِی الْمَنْجَرَة الكبير رحمہ اللہ [ت:1137ھ]

کتاب میں 67 اشعار میں قراءاتِ نافعیہ کی مقدم ومؤخر وجوہ کو بیان کیا ہے۔ یہ کتاب یوسف الشہب کی تحقیق وتعلیق کے ساتھ چھپی ہوئی ہے۔ کتاب کے آغاز میں مزید مُصَدَّرَات کا تعارف اور الشیخ ابو علاء مَنْجَرَہ رحمہ اللہ کے سوانح حیات ہیں۔ پھر الشیخ ابو علاء مَنْجَرَہ رحمہ اللہ کے اشعار میں ذکر کردہ 46 اختلافات میں تقدیم وتاخیر کی نثری انداز میں وضاحت ہے اور آخر میں الشیخ ابو علاء مَنْجَرَہ رحمہ اللہ کے 67 اشعار مکتوب ہیں۔

اسی طرح اس مُصَدَّرَۃ کی بہترین توضیح مختصر شرح «نَشْرُ الْعَبِيرِ مِنْ مُصَدَّرَةِ الْعَشْرِ الصَّغِيرِ» للدكتورة خَيْرِيَة بنت عبد الستار بن عبد المنان ہے۔ مؤلفہ نے مُصَدَّرَۃ کے اشعار کی توضیح اور شرح کے ساتھ اہل مغرب کے ہاں «مَا جَرٰى عَلَيْهِ الْعَمَل» یعنی معمول بہ وجوہ کو بھی بیان کیا ہے۔ مزید مشکل کلمات کی وضاحت 'تنبیہ' کے عنوان سے کی ہے اور آخر میں تتمہ کے طور پر آٹھ مسائل بیان کیے جو بہت قابل توجہ ہیں۔ یہ کتاب عِلْمُ التَّصْدِيرِ وَالتَّشْهِيرِ دونوں علوم کو جمع کرنے والی ہے۔

6 «تَكْمِيلُ الْمَنَافِعِ فِي قِرَاءَةِ الطُّرُقِ الْعَشَرَةِ الْمَرْوِيَّةِ عَنْ نَافِعٍ»

مؤلف: الشیخ ابو عبد اللہ محمد بن محمد بن احمد رحامنی مُراکشی رحمہ اللہ [ت:1070ھ کے بعد]

کتاب میں نثری انداز میں قرآنی سورتوں کے اعتبار سے اصولی اختلاف ذکر ہیں۔ اسی طرح تحریرات اور ہر اختلاف کی دلیل « الدُّرَرُ اللَّوَامِعُ»، «تَفْصِيلُ عِقْدِ الدُّرَرِ» اور «أَنْوَارُ التَّعْرِيفِ» اور مزید کتب سے ذکر کرتے ہیں۔ مقدم ومؤخر اور اہل مغرب کے ہاں مشہور وجہ کی بھی وضاحت کرتے ہیں اور فروش صرف ان چند کلمات کے ذکر کیے ہیں جو تیسیر وشاطبیہ میں موجود قراءتِ نافع سے مختلف ہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

7 «اَلتَّبْصِرَةُ فِي قِرَاءَةِ الْعَشَرَةِ»

مؤلف: الشیخ محمد بن ابوقاسم بوجیلی حُسَینی رحمہ اللہ [ت:1314ھ/1898ء]

اس کتاب میں نثری انداز میں قراءاتِ نافعیہ کے دس طرق کی روایات کو جمع کیا ہے۔ مکمل قرآن کے اصولی اختلافات کو حزب کے اعتبار سے بیان کیا ہے۔ فرشی اختلاف بیان نہیں کیا۔ قراء کی وجوہ میں سے مقدم ومؤخر کو بیان کرتے ہیں اور اکثر جگہوں پر آیات کی وجوہ بھی ذکر کرتے ہیں۔ اسی طرح اس میں مِقْدَارُ الْمُدُود کے عنوان پر بہت عمدہ بحث ہے اور کتاب کے آخر میں ابوعون واسطی کے لیے رؤوس الآی سے پہلے کلمہ کی میم جمع پر صلہ کی امثلہ پورے قرآن کی سورتوں کے اعتبار سے ذکر کی ہیں۔

اس کتاب پر اہل جزائر زیادہ اعتماد کرتے ہیں اور اس کے مطابق پڑھتے ہیں۔

8 «اَلدُّرَرُ الْبَهِيَّةُ فِي الْقِرَاءَةِ مِنَ الطُّرُقِ الْعَشَرِ النَّافِعِيَّةِ»

مؤلف: الشیخ عمرو بن عبداللہ علوانی مصری حفظہ اللہ

استاد گرامی نے کتاب کے مقدمہ میں قرآن کی فضیلت بیان کرنے کے بعد مختصر اور عمدہ انداز میں قراءاتِ نافعیہ کا تعارف، قراء نافعیہ کے مختصر سوانح اور ان کے مشہور اختلافات کو ذکر کیا ہے، اسی طرح قراءات نافعیہ کی حجیت پر بہت عمدہ بحث کی ہے۔ اس کے بعد «بَيَانُ الطُّرُقِ الْعَشَرِ» کے عنوان کے تحت قراءات نافعیہ کے طرق اور اس کی ماخذ کتابوں کا ذکر کیا ہے۔ اس کے بعد «بَابُ الْبَسْمَلَةِ» سے لے کر «بَابُ يَاءَاتِ الزَّوَائِدِ» تک ابواب کے تحت اصولی اختلاف ذکر کیے ہیں۔ اس کے بعد سورتوں کے اعتبار سے پورے قرآن کے فروش ذکر کیے ہیں، جو روایت حفص سے مختلف تھے۔ یہی اس کتاب کا حسن ہے کہ اس میں قراءاتِ نافعیہ کے مکمل فروش موجود ہیں۔

اختلافات کے ساتھ «تَفْصِيلُ عِقْدِ الدُّرَرِ»، «اَلدُّرَرُ اللَّوَامِعُ»، «اَلتَّعْرِيفُ» اور اس فن کی مزید کتب سے دلائل اور شواہد ذکر کرتے ہیں۔ اور وجوہ کی مقدم ومؤخر کی وضاحت المُصَدَّرَة لأبي العلاء المَنْجَرَة وغیرہ کے مطابق کی ہے اور اختلافی مسائل کی طرق کے ساتھ وضاحت کی ہے۔ کتاب کے آخر میں «بَابُ جَمْعِ الْقِرَاءَةِ مِنَ الْعَشَرِ النَّافِعِيَّةِ» کے عنوان کے تحت قراءات نافعیہ کے اجراء کرنے کے لیے قراء کی ترتیب اور چند آیات کا اجراء بھی پیش کیا ہے۔ یہ کتاب ایک طالب علم کے لیے بہت ہی قابل توجہ ہے۔

قراءات نافعیہ کے مصاحف:

1 «اَلتَّسْهِيلُ لِلْبَرَرَةِ فِي طُرُقِ نَافِعِ الْعَشَرَةِ بِهَامِشِ مُصْحَفِ الْمَدِينَةِ الْمُنَوَّرَةِ»

مؤلف: الشیخ عبدالرحمٰن عبدالحمید نجار

قراءاتِ عشرہ صغریٰ وکبریٰ کے مصاحف کی طرح مصحف کے حاشیہ میں بہت آسان اور سہل انداز میں اختلاف مکتوب ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

2 «اَلْمُصْحَفُ الْجَامِعُ فِي تَيْسِيرِ طُرُقِ الْإِمَامِ نَافِعٍ»

مؤلف: دکتور ایہاب محمد خضر ﷾

یہ بہت ہی جامع مصحف ہے، ہر اختلاف کی «اَلتَّعْرِيف» اور «تَفْصِيلُ عِقْدِ الدُّرَرِ» سے دلیل دیتے ہیں، اسی طرح مغاربہ کے ہاں مَا جَرٰى عَلَيْهِ الْعَمَل کی وضاحت کرتے ہیں۔ یہ قراءات نافعیہ کے طلبہ کے لیے بہت مفید ہے کیونکہ اس کی چار مشائخ نے تحقیق کی ہے۔

3 دکتور ایہاب محمد خضر ﷾ کے قراءاتِ نافعیہ کے ہر طریق کے الگ الگ مصاحف بھی مطبوع ہیں۔

قراءات نافعیہ کا اجراء:

«اَلْوِرْدُ الْمَاتِعُ فِي جَمْعِ طُرُقِ الْإِمَامِ نَافِعٍ»

مؤلف: الشیخ میسرہ بن یوسف حمو

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

قال سفيان الثوري رحمه الله: ٱلْإِسْنَادُ سِلَاحُ ٱلْمُؤْمِنِ، فَإِذَا لَمْ يَكُنْ مَعَهُ سِلَاحٌ فَبِأَيِّ شَيْءٍ يُقَاتِلُ. (شرف أصحاب الحديث، ص:42)

قال محمد بن حاتم رحمه الله: إِنَّ ٱللَّهَ أَكْرَمَ هَٰذِهِ ٱلْأُمَّةَ وَشَرَّفَهَا بِٱلْإِسْنَادِ، وَلَيْسَ لِأَحَدٍ مِنَ ٱلْأُمَمِ كُلِّهَا (شرف أصحاب الحديث، ص:40)

1 سندي بالعشر النافعية المغربية إلى الإمام الداني ومنه إلى الطرق العشرة

(من طريق التعريف مع زيادات العقد وتقييدات الحامدي)

مراجعة: الشيخ عمرو عبدالله الحلواني المصري

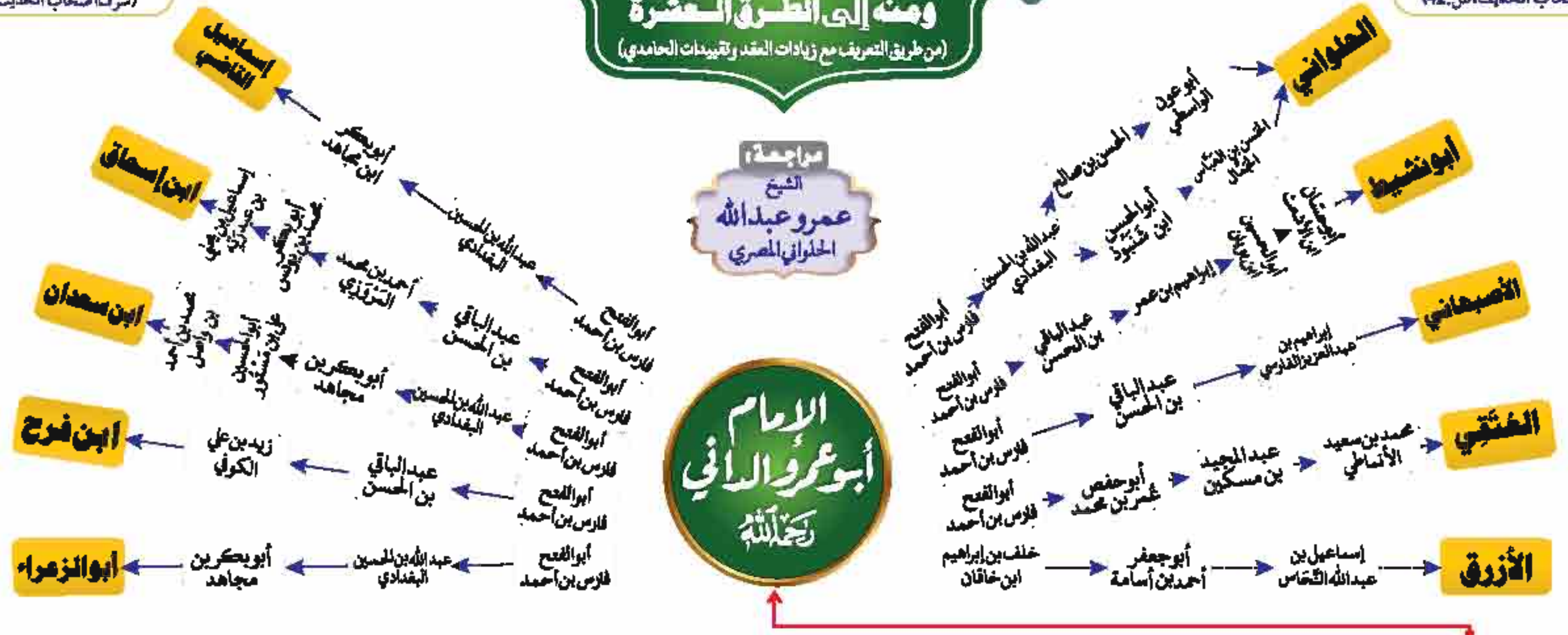

القاري عويمر إبراهيم ← ① الشيخ عمرو بن عبد الله الحلواني المصري ← ② الشيخ أبي معاذ محمد بن الشريف السحابي ← ③ الشيخ علّال بن إسماعيل العَشْرَاوي القاسمي ← ④ الشيخ سعيد الجَزُّولِي العَبْدِي ← ⑤ الشيخ إبراهيم بن القاضي ← ⑥ الشيخ أحمد بن المكي بن يَرْمُق السُّمَاتي ← ⑦ الشيخ الحسن بن محمد اللَّجَائي ← ⑧ الشيخ محمد بن إبراهيم الزَّرْوَالي ← ⑨ الشيخ محمد بن عبد السَّلام الفاسي ← ⑩ الشيخ أبي زيد عبد الرحمن بن إدريس المَنْجَرَة ← ⑪ الشيخ الوالد الإمام أبي العلاء إدريس بن محمد المَنْجَرَة ← ⑫ الشيخ محمد بن عبَّاد المُسْرَاتي ← ⑬ الشيخ الإمام أبي زيد ابن القاضي ← ⑭ الشيخ محمد بن يوسف التَّمْلِي ← ⑮ الشيخ محمد بن عبد الله المُسْتَغَانمي ← ⑯ الشيخ محمد بن عبد الرحمن الأَزْرَوَالي ← ⑰ الشيخ عثمان بن عبد الوَاحِد اللَّمْطِي ← ⑱ الشيخ الإمام أبي عبد الله ابن غازي ← ⑲ الشيخ محمد بن الحُسَين النَّيْجِيّ الصُّغَيِّر ← ⑳ الشيخ أبي العباس الفِيلَالي ← ㉑ الشيخ محمد بن عمر اللَّخْمِي ← ㉒ الشيخ أبي الحسن بن سليمان الأنصاري القُرْطُبي ← ㉓ الشيخ أبي جعفر بن الزُّبَيْر ← ㉔ الشيخ أبي الوَلِيد العَطَّار ← ㉕ الشيخ ابن حَسْنُون الحِمْيَرِي ← ㉖ الشيخ ابن بَقِيّ القَيْسِي ← ㉗ الشيخ أبي الحسن يحيى بن البَيَّاز ← الإمام أبو عمرو الداني

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

قال جمال الدين القاسمي رحمه الله:
اِعْلَمْ أَنَّ الْإِسْنَادَ فِي أَصْلِهِ خَصِيصَةٌ فَاضِلَةٌ لِهَذِهِ الْأُمَّةِ، لَيْسَتْ لِغَيْرِهَا مِنَ الْأُمَمِ.
(قواعد التحديث، ص: 201)

قال ابن المبارك رحمه الله:
مَثَلُ الَّذِي يَطْلُبُ أَمْرَ دِينِهِ بِلَا إِسْنَادٍ كَمَثَلِ الَّذِي يَرْتَقِي السَّطْحَ بِلَا سُلَّمٍ.
(الكفاية في علوم الرواية: 73)

2

سندي بالعشر النافعية المغربية إلى الإمام الداني ومنه إلى الطرق العشرة

(من طريق التعريف مع زيادات العقد وتقييدات الحامدي)

مراجعة:
الشيخ عمرو عبد الله الحلواني المصري

الإمام أبو عمرو الداني رحمه الله

- الحلواني ← أبو عون الواسطي ← الحسن بن صالح ← عبد الله بن الحسين البغدادي ← أبو الفتح فارس بن أحمد
- الحلواني ← الحسن بن العباس الجمال ← أبو الحسين ابن شنبوذ ← عبد الله بن الحسين البغدادي
- أبو نشيط ← ... ← ... ← إبراهيم بن عمر ← عبد الباقي بن الحسن ← أبو الفتح فارس بن أحمد
- الأصبهاني ← إبراهيم بن عبد العزيز الفارسي ← عبد الباقي بن الحسن ← أبو الفتح فارس بن أحمد
- العتقي ← محمد بن سعيد الأنماطي ← عبد المجيد بن مسكين ← أبو حفص عمر بن محمد ← أبو الفتح فارس بن أحمد
- الأزرق ← إسماعيل بن عبد الله النحاس ← أبو جعفر أحمد بن أسامة ← خلف بن إبراهيم ابن خاقان

- إسماعيل القاضي ← أبو بكر ابن مجاهد ← عبد الله بن الحسين البغدادي ← أبو الفتح فارس بن أحمد
- ابن إسحاق ← ... ← ... ← أحمد بن محمد المروزي ← عبد الباقي بن الحسن ← أبو الفتح فارس بن أحمد
- ابن سعدان ← ... ← ... ← أبو بكر بن مجاهد ← عبد الله بن الحسين البغدادي ← أبو الفتح فارس بن أحمد
- ابن فرح ← زيد بن علي الكوفي ← عبد الباقي بن الحسن ← أبو الفتح فارس بن أحمد
- أبو الزعراء ← أبو بكر بن مجاهد ← عبد الله بن الحسين البغدادي ← أبو الفتح فارس بن أحمد

القارئ عويمر إبراهيم ← ① الشيخ عمرو بن عبد الله الحلواني المصري ← ② الشيخ أبي عبد الله محمد الطاهر آيت عَلْجَت الجزائري ← ③ الشيخ السَّعيد بن علي اليَجْري العَلْيلي ← ④ الشيخ الشريف الإفْلِيسِي ← ⑤ الشيخ أبي عبد الله البُوجِلِيلِي ← ⑥ الشيخ أبي عبد الله محمد بن علي التَّقَّابِي ← ⑦ الشيخ أبي العباس أحمد القَمْلَالِي ← ⑧ الشيخ ابن تَرِيْفِيث اليَعْلَوِي ← ⑨ الشيخ أبي علي الحسن بن قِرِّي اليَعْلَوِي ← ⑩ الشيخ أبي عبد الله البَتْرُونِي الزَّوَاوِي ← ⑪ الشيخ أبي زيد عبد الرحمن الخَرْذُوشِي الزَّوَاوِي ← ⑫ الشيخ محمد السَّعِيد البُهْلُولِي الدَّلْسِي ← ⑬ الشيخ الإمام أبي زيد ابن القاضي ← ⑭ الشيخ أبي محمد ابن عَاشِر ← ⑮ الشيخ أبي العباس أحمد بن عثمان اللَّمطي ← ⑯ الشيخ الوالد عثمان بن عبد الواحد اللَّمطي ← ⑰ الشيخ الإمام أبي عبد الله ابن غازي ← ⑱ الشيخ محمد بن الحسين النَّيْجِي الصُّغَيِّر ← ⑲ الشيخ أبي العباس الفِيلَالِي ← ⑳ الشيخ محمد بن عمر اللَّخْمِي ← ㉑ الشيخ أبي الحسن بن سُليمان الأنصاري القُرطبي ← ㉒ الشيخ أبي جعفر بن الزُّبَيْر ← ㉓ الشيخ أبي الوَلِيد العَطَّار ← ㉔ الشيخ ابن حَسْنُون الحِمْيَرِي ← ㉕ الشيخ ابن بَقِيّ القَيْسِي ← ㉖ الشيخ أبي الحسين يحيى بن البَيَّاز ← الإمام أبو عمرو الداني

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

مختصر أسانيد الإمام نافع المدني
من طرقه العشرة إلى رب العالمين

قال يزيد بن زريع رحمه الله
لِكُلِّ دِيْنٍ فُرْسَانٌ وَفُرْسَانُ هٰذَا الدِّيْنِ أَصْحَابُ الْإِسْنَادِ.
(جامع الأصول، ص: 109)

قال ابن المبارك رحمه الله
اَلْإِسْنَادُ مِنَ الدِّيْنِ وَلَوْلَا الْإِسْنَادُ لَقَالَ مَنْ شَاءَ مَا شَاءَ.
(الصلات الألهياس: 22)

(النشر في القراءات العشر: 292-293)

مترجم: الشيخ عمرو عبدالله الحلواني المصري

رب العزة جل جلاله
جبريل الأمين عليه السلام
رسول الله ﷺ

زيد بن ثابت رضي الله عنه (ت - 45 هـ)
أبي بن كعب رضي الله عنه (ت - 30 هـ)

عبد الله بن عبّاس رضي الله عنهما (ت - 68 هـ)
أبوهُريرة الدُّوسيّ رضي الله عنه (ت - 57 هـ)
عبدالله بن عيّاش المخزوميّ رضي الله عنه (ت - بعد 70 هـ)
عبد الله بن عبّاس رضي الله عنهما (ت - 68 هـ)
أبوهُريرة الدُّوسيّ رضي الله عنه (ت - 57 هـ)

سعيدُ بنُ المسيّب (ت - 94 هـ)

① صالحُ بنُ خوّاتٍ (ت - 90 هـ)
② أبوجعفرٍ المدنيُّ (ت - 130 هـ)
③ عبدُ الرحمنِ بنُ هُرمُز (ت - 117 هـ)
④ شَيبَة بنُ نِصاح (ت - 130 هـ)
⑤ مُسلم بنُ جُندَب (ت - 130 هـ)
⑥ يزيدُ بنُ رُومان (ت - 120 هـ)
⑦ ابن شهاب الزُّهريُّ (ت - 124 هـ)

قرأ على سبعين من التابعين ومنهم:

أبو رُوَيم نافع بن عبد الرحمٰن المدني (ت - 169 هـ)

عثمان بن سعيد ورش
- الأزرق
- العُتَقِي
- أبو ربيع سُلَيمان الرِّشدِيني
  - الأصبهاني
  - أبو نشيط

عيسى بن مينا قالون
- أبو نشيط
- الحلواني
- إسماعيل القاضي

إسحاق بن محمد المسيّبي
- ابن إسحاق
- ابن سعدان

إسماعيل بن جعفر
- حفص بن عُمر دُوري
  - أبو الزعراء
  - ابن فرح

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

أسماء الرواة الأربعة عن الإمام نافع وطرقهم العشرة في العشر النافعية

الإمام نَافِع بن عبد الرحمٰن المَدَنِي
[ت:169هـ]

عثمان بن سعيد وَرْش [ت:197هـ]
1. يُوسف بن عَمْرو الأَزْرَق [ت:240هـ]
2. عبد الصَّمَد بن عبد الرحمٰن العُتَقِي [ت:231هـ]
3. محمد بن عبد الرحيم الأسدي الأَصْبَهَانِي [ت:296هـ]

عيسٰى بن مِينَا قالون [ت:220هـ]
1. أبو نَشِيط المَرْوَزِي محمد بن هارون [ت:258هـ]
2. أحمد بن يزيد الحُلْوَانِي [ت:250هـ]
   - الحَسَن بن العَبَّاس الجَمَّال [ت:289هـ]
   - أبو عَوْن الوَاسِطِي محمد بن عَمْرو [ت:قبل 270هـ]
3. إسماعيل بن إسحاق القاضي [ت:282هـ]

إسحاق بن محمد المُسَيَّبِي [ت:206هـ]
1. محمد بن إسحاق [ت:236هـ]
2. محمد بن سَعْدَان [ت:231هـ]

إسماعيل بن جَعْفَر الأَنْصَاري [ت:180هـ]
- أبو عَمْرو حفص بن عمر الدُّوري [ت:246هـ]
  1. أحمد بن فَرَح المُفَسِّر [ت:303هـ]
  2. أبو الزَّعْرَاء عبد الرحمٰن بن عَبْدُوس [ت:قريبًا من 283هـ]

قراء کی رموز:

① أخوان: ← ازرق، عتقی

② الحِرْمِيُّوْن: ← قالون، اسحاق مسیبی، اسماعیل بن جعفر (یعنی امام ورش کے علاوہ)

③ أصْحَابُ الصِّلَة:- ← جمال، ابن اسحاق، ابن فرح

④ أصْحَابُ التَّقْلِيل:- ← عتقی، ابوعون، اسماعیل قاضی، ابن سعدان، ابوالزعراء

⑤ أصْحَابُ الفَتْح:- ← اصبہانی، ابونشیط مروزی، جمال، ابن اسحاق، ابن فرح

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

① باب الاستعاذة

جب بھی قرآن مجید کی تلاوت کا آغاز کریں تو تمام قراء کے لیے استعاذہ پڑھیں۔

1 استعاذہ اونچی پڑھنے کی صورتیں:

① جب تلاوتِ قرآن کو کوئی سننے والا ہو۔

② جب حلقہ قراءت کی ابتدا ہو۔

2 استعاذہ آہستہ پڑھنے کی صورتیں:

① جب آہستہ تلاوت کی جارہی ہو۔

② جب نماز میں تلاوت کر رہے ہوں۔

إِذَا مَا أَرَدْتَ الدَّهْرَ تَقْرَأُ فَاسْتَعِذْ ❖ وَبِالْجَهْرِ عِنْدَ الْكُلِّ فِي الْكُلِّ مُسْجَلَا

بِشَرْطِ اسْتِمَاعٍ وَابْتِدَاءِ دِرَاسَةٍ ❖ وَلَا مُخْفِيًا أَوْ فِي الصَّلَاةِ فَفَصِّلَا

«إتحاف البريّة، ش:6، 7»

② باب البسملة

جب ایک سورت مکمل کر کے اگلی سورت کا آغاز کریں تو وہاں:

① سکتہ، وصل — ازرق

② صرف ﴿بِسۡمِ اللّٰهِ﴾ — عُتَقی، اصبہانی، قالون، اسحاق مسیبی، اسماعیل بن جعفر

نوٹ: زیاداتِ «التَّعْرِيف» ابن ہلال کے طریق سے ازرق کے لیے 'بسم اللہ' مروی ہے، لیکن یہ مشہور نہیں ہے۔ جبکہ مغرب کے بعض علاقوں میں 'بسم اللہ' پڑھی جاتی ہے۔ ان کے ہاں وجوہ کی ترتیب یوں ہوگی: ① سکتہ ② وصل ③ بسم اللہ

بين الأنفال والتوبة

تمام قراء کے لیے: سکتہ، وصل

بين الناس والفاتحة

تمام قراء کے لیے: بِسۡمِ اللّٰهِ

أربعُ الزُّهرِ (چار روشن سورتیں): ﴿وَيْلٌ وَ وَيْلٌ ، لَا وَ لَا﴾

القِيَامَة، الهُمَزَة، المُطَفِّفِين، البَلَد

ان چار سورتوں میں وصل قبیح سے بچنے کے لیے ازرق کے لیے پیچھے بین السورتین میں اگر سکتہ پڑھ رہے ہیں تو ان چار سورتوں میں بسملہ پڑھیں گے، اور اگر پیچھے وصل پڑھ رہے ہیں تو ان چار سورتوں میں سکتہ پڑھیں گے۔ «تکمیل المنافع:293»

عام سورت	أَرْبَعُ الزُّهْر میں سے	
بين المزمل و المدثر	**بين المدثر و القيامة**	**بين الانفطار و المطففين**
﴿إِنَّ اللّٰهَ غَفُورٌ رَّحِيمٌ ۞ يَـٰٓأَيُّهَا الْمُدَّثِّرُ ①﴾	﴿وَأَهْلُ الْمَغْفِرَةِ ۞ لَآ أُقْسِمُ بِيَوْمِ الْقِيَـٰمَةِ ①﴾	﴿وَالْأَمْرُ يَوْمَئِذٍ لِّلّٰهِ ۞ وَيْلٌ لِّلْمُطَفِّفِينَ ①﴾
سکتہ	بسملہ	بسملہ
وصل	سکتہ	سکتہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

③ باب میم الجمع

'میم جمع' سے مراد:
'جمع' کی وہ 'میم' ہے، جو 'ك ، هـ ، ت' کے ساتھ آتی ہے،
جیسے: ﴿عَلَيْكُمْ، رَزَقْنٰهُمْ، أَنْتُمْ﴾

میم جمع کی مثالیں:
سَوَآءٌ عَلَيْهِمْ ءَاَنْذَرْتَهُمْ اَمْ لَمْ تُنْذِرْهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ
ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ عِنْدَ بَارِئِكُمْ فَتَابَ عَلَيْكُمْ

میم جمع متحرک سے پہلے ہو

1. صلہ
2. شرط کے ساتھ صلہ
3. عدم صلہ

صلہ: جمال، ابن اسحاق، ابن فرح

شرط کے ساتھ صلہ:

1. ورش
★ شرط: میم جمع کے بعد ہمزہ قطعی ہو۔

2. ابوعون واسطی
صرف تین صورتوں میں صلہ کرتے ہیں:

1. میم جمع کے بعد ہمزہ قطعی ہو۔
جیسے: ﴿عَلَيْهِمْ ءَاَنْذَرْتَهُمْ اَمْ﴾

2. میم جمع کے بعد میم آ جائے۔
جیسے: ﴿فِيْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ ، فِيْٓ اٰذَانِهِمْ مِّنَ الصَّوَاعِقِ﴾

3. آیت کے آخر سے ایک کلمہ پہلے میم جمع آ جائے۔
جیسے: ﴿فِيْ طُغْيَانِهِمْ يَعْمَهُوْنَ ، وَ اَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ﴾

عدم صلہ: ابونشیط، قاضی
ابن سعدان، ابوزعراء

ابوعون واسطی

1. رؤوس الآی کے کلمہ اور میم جمع کے درمیان اگر دو حرف کا بھی فاصلہ آ جائے تو صلہ نہیں کریں گے۔ جیسے: ﴿لَمْ تُنْذِرْهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ ، فَهُمْ لَا يَرْجِعُوْنَ ، اُرْسِلْتُمْ بِهٖ كٰفِرُوْنَ﴾
اور اگر ایک حرف کا فاصلہ ہو تو صلہ کریں گے۔ جیسے: ﴿وَمَا هُمْ بِمُؤْمِنِيْنَ ، بِرَبِّكُمْ فَاسْمَعُوْنِ ، اِلَيْكُمْ لَمُرْسَلُوْنَ﴾

2. ابوعون کے لیے رؤوس الآی مدنی اخیر کے مطابق ہیں، ﴿اِذْ رَاَيْتَهُمْ ضَلُّوْٓا﴾ میں چونکہ مدنی اخیر کے مطابق آیت نہیں ہے، اس لیے ابوعون صلہ نہیں کریں گے۔

3. رؤوس الآی کے کلمہ سے پہلے میم جمع آنے کی صورت میں عدد کوفی اور مدنی اخیر آٹھ مقامات کے علاوہ ہر جگہ متفق ہیں۔

آٹھ مقامات یہ ہیں:

دو مقامات میں (عدد کوفی کے مخالف) مدنی اخیر کے مطابق آیت ہے:

1. ﴿اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ۝﴾ (هود:86)
2. ﴿اَلَّا يَرْجِعُ اِلَيْهِمْ قَوْلًا ۝﴾ (طه:89)

ان مقامات پر 'صلہ' کریں گے۔

چھ مقامات میں (عدد کوفی کے مخالف) مدنی اخیر کے مطابق آیت نہیں ہے:

1. ﴿قُلْ لَّسْتُ عَلَيْكُمْ بِوَكِيْلٍ ۝﴾ (الأنعام:66)
2. ﴿كَمَا بَدَاَكُمْ تَعُوْدُوْنَ ۝﴾ (الأعراف:29)
3. ﴿اِذْ رَاَيْتَهُمْ ضَلُّوْٓا ۝﴾ (طه:92)
4. ﴿مَا فِيْ بُطُوْنِهِمْ وَالْجُلُوْدُ ۝﴾ (الحج:20)
5. ﴿اَيْنَ مَا كُنْتُمْ تُشْرِكُوْنَ ۝﴾ (المؤمن:73)
6. ﴿الَّذِيْنَ هُمْ يُرَآءُوْنَ ۝﴾ (الماعون:6)

ان مقامات پر 'صلہ' نہیں کریں گے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

④ باب هاء الكناية

ہائے کنایہ سے مراد:

قراء کے ہاں اس سے مراد: واحد مذکر غائب کی ضمیر ہے، جس کا اصل اعراب 'ضمہ' ہے، جیسے: ﴿لَهُ﴾ سوائے اس صورت کے کہ جب وہ 'کسرہ' یا 'یائے ساکنہ' کے بعد آئے تو اُن کی مناسبت میں 'مکسور' ہوگی۔

1–7: ﴿يُؤَدِّهِ ، نُوَلِّهِ ، وَنُصْلِهِ ، نُؤْتِهِ ، فَأَلْقِهْ ، وَيَتَّقْهِ ، قَالُوٓا أَرْجِهْ﴾
(آل عمران:75) (النساء:115) (النساء:115) (آل عمران:145، الشوریٰ:20) (النمل:28) (النور:52) (الأعراف:111، الشعراء:36)

- صلہ: ورش، اسماعیل بن جعفر
- عدم صلہ: قالون، اسحاق مسیبی

8: ﴿وَمَنْ يَأْتِهِ﴾ (طٰهٰ:75)

- صلہ: ورش، اسماعیل بن جعفر
- صلہ + عدم صلہ: قالون، اسحاق مسیبی

9: ﴿يَرْضَهُ لَكُمْ﴾ (الزمر:7)

- صلہ: ابن سعدان، اسماعیل بن جعفر
- عدم صلہ: ورش، قالون، ابن اسحاق

10: ﴿يَأْتِيكُم بِهِ انظُرْ﴾ (الأنعام:46)

- «ہا» کا ضمہ: اصبہانی، ابن اسحاق
- «ہا» کا کسرہ: باقی قراء

11: ﴿لِأَهْلِهِ امْكُثُوٓا﴾ (طٰهٰ:10، القصص:29)

- «ہا» کا ضمہ: اسحاق مسیبی
- «ہا» کا کسرہ: باقی قراء

12: ﴿وَأَشْرِكْهُ فِيٓ أَمْرِي﴾ (طٰهٰ:32)

- صلہ: اسحاق مسیبی
- عدم صلہ: باقی قراء

13: ﴿أَنَّهُ مَن تَوَلَّاهُ﴾ (الحج:4)

14: ﴿عَلَيْهِ﴾ جب متحرک سے پہلے آئے جیسے: ﴿عَلَيْهِ ءَابَآءَنَا ، عَلَيْهِ تُرَابٌ﴾

(13 اور 14:)
- صلہ: ابن سعدان
- عدم صلہ: باقی قراء

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

⑤ باب المد والقصر

① **قصر** ← دوحرکت (ایک الف)
② **فُوَیقُ القصر** [صُغرٰی] ← تین حرکت (ڈیڑھ الف)
③ **توسط** [وُسطٰی] ← چارحرکت (دوالف)
④ **طول** [اِشباع/کُبرٰی] ← چھ حرکت (تین الف)

مدلازم ومتصل کے اختلاف کو محمد بن یوسف التَّمِلِی نے یوں جمع کیا ہے:

کُبرٰی لِیُوسُفِ کَذَاکَ الْعُتَقِي	❖	وُسطٰی لِلْمَرْوَزِ، صُغرٰی لِمَنْ بَقِي

بعض نے یوں جمع کیا:

لِیُوسُفِ وَالْعُتَقِي کُبرٰی	❖	وُسطٰی لِلْمَرْوَزِ وَبَاقِ صُغرٰی

① مدلازم، مدمتصل ﴿وَلَا الضَّآلِّيْنَ، اُولٰٓئِكَ﴾

- **کُبرٰی**: اخوان (ازرق، عتقی)
- **وُسطٰی**: ابونشیط مروزی
- **صُغرٰی**: باقی قراء

② عین مریم، عین شوریٰ ﴿كٓهٰيٰعٓصٓ﴾ ﴿عٓسٓقٓ﴾

- **کُبرٰی، وُسطٰی**: اخوان (ازرق، عتقی)
- **وُسطٰی، صُغرٰی**: ابونشیط مروزی
- **صُغرٰی، قصر**: باقی قراء

③ ﴿الٓمّٓ اللّٰهُ﴾ (ال عمران)

وصلاً: میم پر

- **کُبرٰی، قصر**: اخوان (ازرق، عتقی)
- **وُسطٰی، قصر**: ابونشیط مروزی
- **صُغرٰی، قصر**: باقی قراء

④ مدمنفصل ﴿بِمَآ اُنْزِلَ﴾

- **طول**: اخوان (ازرق، عتقی)
- **توسط، قصر**: ابونشیط مروزی
- **قصر**: باقی قراء

⑤ مدبدل

حرفِ مدہ جو ہمزہ ثابتہ یا مُغَیَّرہ کے بعد ہو، جیسے:
﴿اٰمَنُوْا، اُوْتُوْا، اِيْمَانًا، بِالْاٰخِرَةِ، هٰٓؤُلَآءِ اٰلِهَةً، ءَاٰمَنْتُمْ﴾

ازرق

توسط — طول — قصر

تحریرات

’مدبدل‘ کی تینوں وجوہ کے ساتھ ’ذوات الیاء‘ میں ’تقلیل، فتح‘ ہے۔

﴿وَّاٰتٰىكُمْ﴾	
توسط	← تقلیل، فتح
طول	← تقلیل، فتح
قصر	← تقلیل، فتح

﴿فَتَلَقّٰٓى اٰدَمُ﴾	
تقلیل	← توسط، طول، قصر
فتح	← توسط، طول، قصر

مستثنٰی صورتیں

قصر

کلمات

﴿يُؤَاخِذُ، اِسْرَآءِيْلَ﴾

قواعد

- جب ہمزہ صحیح ساکن متصل کے بعد ہو۔ جیسے: ﴿الْقُرْاٰنُ، مَسْئُوْلًا، الظَّمْاٰنُ، مَذْءُوْمًا﴾
- جب حرفِ مدہ ہمزہ کے بعد تنوین سے بدل کر آیا ہو۔ جیسے: ﴿مَآءً، دُعَآءً، نِدَآءً﴾
- جب حرفِ مدہ ہمزہ وصلی کے بعد ہو، جیسے: ﴿ائْتِ بِقُرْاٰنٍ، اؤْتُمِنَ، ائْتُوْنِيْ﴾ کیونکہ اصل میں ’ہمزہ ساکنہ‘ ہے: ﴿لِقَآءَنَا ائْتِ بِقُرْاٰنٍ، الَّذِی اؤْتُمِنَ، فِی السَّمٰوٰتِ ائْتُوْنِيْ﴾

مختلف فیہ

﴿آٰلْئٰنَ﴾ (یونس: 51، 91) — ﴿عَادَا الُّوْلٰی﴾ (النجم: 50)

باقی قراء

قصر

اگر کسی کلمہ میں وقفاً مدبدل اور مدعارض وقفی جمع ہو جائیں، تو طریق کی رو سے تینوں وجہیں جائز ہیں لیکن اہل مغرب کے ہاں صرف ’طول‘ معمول بہ ہے۔ جیسے: ﴿مُسْتَهْزِءُوْنَ، مَاٰبٍ، مُتَّكِـُٔوْنَ﴾

⑥ مدلین

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

⑤ باب المد والقصر

1. مدلازم، مدمتصل
2. عین مریم، عین شوریٰ
3. ﴿الٓمٓ اللّٰهُ﴾ (ال عمران)
4. مدمنفصل
5. مدبدل
6. مدلین

مدلین: جب 'یا' یا 'واؤ' ساکن ایک کلمہ میں 'فتحہ' اور 'ہمزہ' کے درمیان ہو۔

ازرق

وصلاً وقفاً

- لفظ ﴿سَوْاٰت﴾ میں: توسط، طول، قصر
- لفظ ﴿مِنْ دُوْنِهٖ مَوْىِٕلًا (الکہف:58)، وَاِذَا الْمَوْءٗدَةُ (التکویر:8)﴾ میں: قصر
- باقی کلمات میں ﴿شَیْءٍ، کَهَیْـَٔةِ، سَوْءَةَ، السَّوْءِ، فَلَمَّا اسْتَیْـَٔسُوْا، وَلَا تَایْـَٔسُوْا﴾: توسط، طول

تحریرات

سَوْاٰت

'مدلین'		'مدبدل'
توسط	←	توسط، طول، قصر
طول	←	توسط، طول، قصر
قصر	←	توسط، طول، قصر

تحریرات

'مدلین' کو 'مدبدل' سے ملائیں تو اس طرح وجوہ ہوں گی:

﴿مِنْ شَیْءٍ نَّحْنُ وَلَآ اٰبَآؤُنَا﴾

توسط	←	توسط، طول، قصر
طول	←	توسط، طول، قصر

﴿اٰبَآؤُهُمْ لَا یَعْقِلُوْنَ شَیْـًٔا﴾

توسط	←	توسط، طول
طول	←	توسط، طول
قصر	←	توسط، طول

باقی قراء

- وصلاً: قصر
- وقفاً: قصر، توسط، طول

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

⑥ باب الهمزتين من كلمة

1. **مفتوحتین**
   ﴿ءَاَنْذَرْتَهُمْ، ءَاَسْلَمْتُمْ، ءَآلِدُ﴾
   - تسہیل بلاادخال
     - ورش
   - ابدال
     - ازرق
       - ابدال مع المد
         جب 'ہمزہ' کے بعد 'سکون' سبب مد ہو۔
         توصرف طول کے ساتھ ابدال ہوگا۔
         جیسے: ﴿ءَاَنْذَرْتَهُمْ، ءَاَسْلَمْتُمْ﴾
       - ابدال مع مد الثلاثہ
         جب 'ہمزہ' کے بعد 'متحرک' حرف ہو، یعنی سبب مد نہ ہو۔
         تو ازرق کے لیے یہاں بھی مد بدل ہوگی: توسط، طول، قصر،
         جیسے: ﴿ءَآلِدُ، ءَآمِنْتُمْ﴾
   - تسہیل مع الادخال مع الْوُسطیٰ
     - ابونشیط مروزی
   - تسہیل مع الادخال مع الصُّغریٰ
     - احمد حلوانی، اسماعیل قاضی
       اسحاق مسیبی، اسماعیل بن جعفر

2. **پہلا مفتوح، دوسرا مکسور**
   ﴿ءَاِذَا، اَئِفْكًا، ءَاِنَّكَ﴾
   - تسہیل بلاادخال
     - ورش
   - تسہیل مع الادخال مع الْوُسطیٰ
     - ابونشیط مروزی
   - تسہیل مع الادخال مع الصُّغریٰ
     - احمد حلوانی، اسماعیل قاضی
       اسحاق مسیبی، اسماعیل بن جعفر

3. **پہلا مفتوح، دوسرا مضموم**
   ﴿اَؤُنَبِّئُكُمْ، ءَاُنْزِلَ، ءَاُلْقِيَ﴾
   - تسہیل بلاادخال
     - ورش، احمد حلوانی
       اسماعیل قاضی، ابوالزعراء
   - تسہیل مع الادخال مع الْوُسطیٰ
     - ابونشیط مروزی
   - تسہیل مع الادخال مع الصُّغریٰ
     - اسحاق مسیبی، ابن فرح

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

⑥ باب الهمزتين من كلمة

① مفتوحتین — مخصوص کلمات

① ﴿ءَ اٰمَنْتُمْ﴾ (الأعراف، طٰهٰ، الشعراء)
استفہام
اخبار، تسہیل ہمزہ ثانیہ — عتقی

② ﴿وَقَالُوْٓا ءَاٰلِهَتُنَا خَيْرٌ﴾ (الزخرف:58)
تسہیل ہمزہ ثانیہ — باقی قراء

③ ﴿آٰلْئٰنَ﴾ (یونس:51، 91)
نقل: ورش، قالون، اسحاق مسیّبی
نقل، عدمِ نقل: اسماعیل بن جعفر

④ ﴿آٰلذَّكَرَيْنِ﴾ (الأنعام:143، 144)

⑤ ﴿آٰللّٰهُ﴾ (یونس:59، النمل:59)

امام نافع:
- تسہیل ہمزہ ثانیہ
- ابدال — اس صورت میں تمام قراء کے لیے مدلازم والا اختلاف ہوگا:
  - کُبریٰ: اخوان (ازرق، عتقی)
  - وُسطیٰ: ابونشیط مروزی
  - صُغریٰ: باقی قراء

ازرق — 12 وجوہ:
1. تسہیل ہمزہ ثانیہ ← مدبدل: توسط، طول، قصر
2. ابدال مع التوسط ← مدبدل: توسط، طول، قصر
3. ابدال مع الطول ← مدبدل: توسط، طول، قصر
4. ابدال مع القصر ← مدبدل: توسط، طول، قصر

عتقی
1. تسہیل ہمزہ ثانیہ
2. ابدال مع الطول
3. ابدال مع القصر

ابونشیط
1. تسہیل ہمزہ ثانیہ
2. ابدال مع التوسط
3. ابدال مع القصر

اصبہانی، حلوانی، اسماعیل قاضی، اسحاق مسیبی، اسماعیل بن جعفر (نقل کے ساتھ)
1. تسہیل ہمزہ ثانیہ
2. ابدال مع فویق القصر
3. ابدال مع القصر

اسماعیل بن جعفر (عدم نقل کے ساتھ)
1. تسہیل ہمزہ ثانیہ
2. ابدال مع فویق القصر

② پہلا مفتوح، دوسرا مکسور — مخصوص کلمات

③ پہلا مفتوح، دوسرا مضموم — مخصوص کلمہ

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

⑥ باب الهمزتين من كلمة

1 — مفتوحتین
مخصوص کلمات

2 — پہلا مفتوح، دوسرا مکسور
مخصوص کلمات

3 — پہلا مفتوح، دوسرا مضموم
مخصوص کلمہ

1 — مفتوحتین

﴿ أَيِمَّةَ ﴾
(ہر جگہ)

- تسہیل بلاادخال: ورش، قالون، ابوالزعراء
- تسہیل مع الادخال مع الصُّغرٰی: اسحاق مسیبی، ابن فرح

2 — پہلا مفتوح، دوسرا مکسور

1 — ﴿ أَيِمَّةَ ﴾ (اوپر دیکھیں)

2 — **استفهام مكرر**

امام نافع

پہلے میں 'استفہام' دوسرے میں 'اخبار':

1. ﴿ءَاِذَا كُنَّا تُرٰبًا اِنَّا لَفِيْ خَلْقٍ جَدِيْدٍ﴾ (الرعد:5)
2. 3. ﴿وَقَالُوْٓا ءَاِذَا كُنَّا عِظَامًا وَّرُفَاتًا اِنَّا لَمَبْعُوْثُوْنَ﴾ (الإسراء:49، 98)
4. ﴿قَالُوْٓا ءَاِذَا مِتْنَا وَكُنَّا تُرَابًا وَّعِظَامًا اِنَّا لَمَبْعُوْثُوْنَ﴾ (المؤمنون:82)
5. ﴿ءَاِذَا ضَلَلْنَا فِي الْاَرْضِ اِنَّا لَفِيْ خَلْقٍ جَدِيْدٍ﴾ (السجدة:10)
6. ﴿ءَاِذَا مِتْنَا وَكُنَّا تُرَابًا وَّعِظَامًا اِنَّا لَمَدِيْنُوْنَ﴾ (الصفت:53)
7. ﴿ءَاِذَا مِتْنَا وَكُنَّا تُرَابًا وَّعِظَامًا اِنَّا لَمَبْعُوْثُوْنَ﴾ (الصفت:16)
8. ﴿اَيِذَا مِتْنَا وَكُنَّا تُرَابًا وَّعِظَامًا اِنَّا لَمَبْعُوْثُوْنَ﴾ (الواقعة:47)
9. ﴿ءَاِنَّا لَمَرْدُوْدُوْنَ فِي الْحَافِرَةِ ۝ اِذَا كُنَّا﴾ (النازعات:10، 11)

پہلے میں 'اخبار' دوسرے میں 'استفہام':

10. ﴿اِذَا كُنَّا تُرٰبًا وَّاٰبَاؤُنَآ اَيِنَّا لَمُخْرَجُوْنَ﴾ (النمل:67)
11. ﴿اِنَّكُمْ لَتَاْتُوْنَ الْفَاحِشَةَ ... ءَاِنَّكُمْ لَتَاْتُوْنَ الرِّجَالَ﴾ (العنكبوت:28، 29)

'استفہام' کی صورت میں 'تسہیل' اور 'ادخال، بلاادخال' کرنے میں 'قراء' اپنے قاعدے کے مطابق ہیں۔

3 — پہلا مفتوح، دوسرا مضموم

﴿ اَشَهِدُوْا خَلْقَهُمْ ﴾
(الزخرف:19)

الامام نافع

﴿ ءَاُشْهِدُوْا ﴾

- تسہیل بلاادخال: ورش، احمد حلوانی، اسماعیل قاضی، ابوالزعراء
- تسہیل مع الادخال مع الصُّغرٰی: اسحاق مسیبی، ابن فرح
- ابونشیط مروزی:
  - تسہیل مع الادخال مع الوُسْطٰی
  - تسہیل بلاادخال

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

⑦ باب الهمزتين من كلمتين

متفق الحرکة

نوٹ: دوسرے ہمزہ سے ابتداء کی صورت میں تمام قراء کے لیے ہمزہ میں تحقیق ہے۔

مفتوحتین
﴿جَآءَ اَمْرُنَا، جَآءَ اَجَلُهُمْ﴾

- تَسْهِيلُ الْهَمْزَةِ الثَّانِيَةِ: ورش، حلوانی (ایک وجہ)
- ابدال: ازرق (دوسری وجہ)
- إِسْقَاطُ الْهَمْزَةِ الْأُوْلٰى مَعَ التَّوَسُّطِ: ابونشیط مروزی
- إِسْقَاطُ الْهَمْزَةِ الْأُوْلٰى مَعَ فُوَيْقِ الْقَصْرِ: حلوانی (دوسری وجہ)، اسماعیل قاضی، اسحاق مسیبی، اسماعیل بن جعفر

ازرق کے لیے «تَسْهِيلُ الْهَمْزَةِ الثَّانِيَةِ» اور حلوانی کے لیے «إِسْقَاطُ الْهَمْزَةِ الْأُوْلٰى» والی وجہ مقدم ہے۔
(انوار التعریف:56)

مکسورتین + مضمومتین
﴿هٰٓؤُلَآءِ اِنْ﴾ ﴿اَوْلِيَآءُ اُولٰٓئِكَ﴾ (الأحقاف:32)

- تَسْهِيلُ الْهَمْزَةِ الثَّانِيَةِ: ورش، حلوانی (ایک وجہ)
- ابدال: ازرق (دوسری وجہ)
- تَسْهِيلُ الْهَمْزَةِ الْأُوْلٰى مَعَ التَّوَسُّطِ: ابونشیط مروزی
- تَسْهِيلُ الْهَمْزَةِ الْأُوْلٰى مَعَ فُوَيْقِ الْقَصْرِ: حلوانی (دوسری وجہ)، اسماعیل قاضی، اسحاق مسیبی، اسماعیل بن جعفر

1. ازرق کے لیے «تَسْهِيلُ الْهَمْزَةِ الثَّانِيَةِ» اور حلوانی کے لیے «تَسْهِيلُ الْهَمْزَةِ الْأُوْلٰى» والی وجہ مقدم ہے۔ (انوار التعریف:57)
2. «إِسْقَاطُ الْهَمْزَةِ الْأُوْلٰى» اور «تَسْهِيلُ الْهَمْزَةِ الْأُوْلٰى» کی صورت میں قراء کے لیے مد کے ساتھ قصر بھی ہے، لیکن اہل مغرب اس کے اختلاف جائز ہونے کی وجہ سے صرف مد پر اکتفاء کرتے ہیں، جیسے اوپر لکھا گیا ہے۔

مختلف الحرکة

امام نافع

اس کی پانچ صورتیں ہیں:

- پہلا ہمزہ مفتوح
  - دوسرا مکسور ﴿وَجَآءَ اِخْوَةُ﴾
  - دوسرا مضموم ﴿جَآءَ اُمَّةً﴾
  - ← تسہیل ہمزہ ثانیہ
- پہلا ہمزہ مکسور ﴿مِنَ السَّمَآءِ اَوِ ائْتِنَا﴾ / پہلا ہمزہ مضموم ﴿لَوْ نَشَآءُ اَصَبْنٰهُمْ﴾
  - دوسرا مفتوح ← ابدال
- پہلا ہمزہ مضموم دوسرا مکسور ﴿يَشَآءُ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ﴾
  - ابدال بالواو
  - تسہیل ہمزہ ثانیہ

لیکن مغاربہ کے ہاں صرف 'ابدال بالواو' معمول بہ ہے۔ جیسا کہ ابن بری کہتے ہیں:
«إِبْدَالُهَا وَاوًا لَدَى الْأَدَاءِ»

ازرق کے لیے ابدال کی صورت میں:

ابدال مع المد

جب 'ہمزہ' کے بعد 'سکون' سبب مد ہو۔ تو صرف طول کے ساتھ ابدال ہوگا۔
جیسے: ﴿جَآءَ اَمْرُنَا، هٰٓؤُلَآءِ اِنْ﴾

ابدال مع مد الثلاثة

جب 'ہمزہ' کے بعد 'متحرک' حرف ہو، یعنی سبب مد نہ ہو۔ تو ازرق کے لیے یہاں بھی مد بدل ہوگی: توسط، طول، قصر، لیکن بعض مغاربہ اس کے اختلاف جائز ہونے کی وجہ سے صرف توسط پر اکتفاء کرتے ہیں۔ جیسے: ﴿جَآءَ اَجَلُهَا﴾
(أنوار التعریف:38، 39)

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

7 باب الهمزتين من كلمتين

متفق الحركة کے مخصوص کلمات

1 ﴿فَلَمَّا جَآءَ اٰلَ لُوۡطِ الۡمُرۡسَلُوۡنَ﴾ (الحجر:61)
﴿وَ لَقَدۡ جَآءَ اٰلَ فِرۡعَوۡنَ النُّذُرُ﴾ (القمر:41)

- ازرق
  - 6 وجوہ:
    1. تسہیل ہمزہ ثانیہ ⟵ مدبدل: توسط، طول، قصر
    2. ابدال مع الطول ⟵ مدبدل: توسط، طول، قصر
  - بعض اہل مغرب اس کلمہ میں ابدال والی وجہ نہیں پڑھتے۔ (تکمیل المنافع:160، انوار التعریف:56)
- باقی قراء
  - اپنے قاعدے کے مطابق پڑھیں گے۔

2 ازرق کے لیے مخصوص کلمات

- ﴿هٰٓؤُلَآءِ اِنۡ﴾ (البقرۃ:31)
  - 3 وجوہ:
    1. تسہیل ہمزہ ثانیہ
    2. ابدال مع المد
    3. ابدال بالیاء مکسورہ
- ﴿عَلَى الۡبِغَآءِ اِنۡ اَرَدۡنَ﴾ (النور:33)
  - 5 وجوہ:
    1. تسہیل ہمزہ ثانیہ
    2. ابدال مع التوسط، والطول، والقصر
    3. ابدال بالیاء مکسورہ
- ﴿مِّنَ النِّسَآءِ اِنِ اتَّقَيۡتُنَّ﴾ (الاحزاب:32)
- ﴿لِلنَّبِيِّ اِنۡ اَرَادَ﴾ (الاحزاب:50)
  - 4 وجوہ:
    1. تسہیل ہمزہ ثانیہ
    2. ابدال مع التوسط، والطول، والقصر

باقی قراء اپنے قاعدے کے مطابق پڑھیں گے۔

3 ﴿لِلنَّبِيِّ اِنۡ اَرَادَ﴾ (الاحزاب:50)

4 ﴿بُيُوۡتَ النَّبِيِّ اِلَّآ﴾ (الاحزاب:53)

- ورش
  - اپنے قاعدے کے مطابق پڑھیں گے۔
- ابونشیط، اسماعیل قاضی، اسحاق مسیبی، اسماعیل بن جعفر
  - وصلاً: ﴿لِلنَّبِيِّ اِنۡ، النَّبِيِّ اِلَّآ﴾
  - وقفاً: ﴿لِلنَّبِيِّ، النَّبِيِّ﴾
- حلوانی
  - وصلاً:
    1. ﴿لِلنَّبِيِّ اِنۡ، النَّبِيِّ اِلَّآ﴾
    2. ﴿لِلنَّبِيِّ ءِ اِنۡ، النَّبِيِّ ءِ اِلَّآ﴾ (تسہیل ہمزہ ثانیہ)
  - وقفاً: ﴿لِلنَّبِيِّ، النَّبِيِّ﴾

5 ﴿بِالسُّوۡٓءِ اِلَّا﴾ (یوسف:53)

- ورش
  - اپنے قاعدے کے مطابق پڑھیں گے۔
- قالون
  - ابونشیط مروزی
    1. تَسۡهِيۡلُ الۡهَمۡزَةِ الۡاُوۡلٰى مَعَ التَّوَسُّطِ
    2. ابدال مع الادغام
  - اسماعیل قاضی
    1. تَسۡهِيۡلُ الۡهَمۡزَةِ الۡاُوۡلٰى مَعَ قُوَيۡقِ الۡقَصۡرِ
    2. ابدال مع الادغام
  - احمد حلوانی
    1. تَسۡهِيۡلُ الۡهَمۡزَةِ الۡاُوۡلٰى مَعَ قُوَيۡقِ الۡقَصۡرِ
    2. ابدال مع الادغام
    3. تَسۡهِيۡلُ الۡهَمۡزَةِ الثَّانِيَةِ
- اسحاق مسیبی، اسماعیل بن جعفر
  - ابدال مع الادغام ﴿بِالسُّوِّ اِلَّا﴾

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

⑧ باب الهمز المفرد

- **ابدال**
  - ازرق، عُتقی
    - قواعد
      - قاعدہ نمبر ①
        ہمزہ ساکنہ 'ف کلمہ' میں ہو تو ابدال کریں گے۔
        جیسے: ﴿يُؤْمِنُونَ، فَأْتُوا، يَأْتِيَكُمْ، وَلَا يُؤْخَذُ﴾
        - مستثنیٰ کلمات
          - لفظ اِیواء کے کلمات
            - ﴿مَأْوٰىهُ﴾ ﴿مَأْوٰىهُمْ﴾ ﴿مَأْوٰىكُمْ﴾ ﴿فَأْوٗا﴾ ﴿الْمَأْوٰى﴾ ﴿وَتُئْوِيْ﴾ ﴿تُئْوِيْهِ﴾
              - ازرق: تحقیق
              - عُتقی: تحقیق، ابدال
              - تحقیق (دونوں کے لیے)
          - ابدال
            - ﴿وَبِئْرٍ مُّعَطَّلَةٍ﴾ (الحج:45) ﴿بِئْسَ﴾ ﴿الذِّئْبُ﴾ (یوسف:13، 14، 17)
            - ان میں 'ہمزہ' عین کلمہ میں ہے، پھر بھی ابدال ہوگا۔
      - قاعدہ نمبر ②
        ہمزہ مفتوح 'ف کلمہ' میں ہو اور اس کا ماقبل مضموم ہو تو ہمزہ کو واؤ سے بدلیں گے۔
        جیسے: ﴿لَا تُؤَاخِذْنَا، مُؤَذِّنٌ، يُؤَلِّفُ﴾
    - کلمات
      - ﴿لِئَلَّا﴾ (البقرة:150، النساء:165، الحديد:29)
        - ابدال بالیاء
      - ﴿إِنَّمَا النَّسِيْءُ﴾ (التوبة:37)
        - ادغام
  - اصبہانی
- **تحقیق**
  - باقی قراء

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

⑧ باب الهمز المفرد

ابدال

ازرق، عتقی

قاعدہ نمبر 1

ہمزہ ساکنہ ف، ع، ل کلمہ میں ہو تو ابدال کریں گے۔
جیسے: ﴿يَاكُلُ ، اَنْشَانَا ، فَادْرَاتُمْ ، شِيْتُمَا ، بِيْسَمَا﴾

مستثنیٰ کلمات

- تحقیق
  1. ﴿وَرِءْيًا﴾ [مریم:74]
  2. ﴿وَهَيِّئْ﴾ [الکہف:10]
  3. ﴿قَرَاْتَ ، اِقْرَاْ ، قَرَاْنَهُ﴾
  4. ﴿وَلُؤْلُؤًا ، لُؤْلُؤٌ ، اللُّؤْلُؤِ﴾
  5. ﴿نَبِّئْ ، اَنْبِئْهُمْ ، وَنَبِّئْهُمْ ، نَبِّئْنَا ، نَبَّاْتُكُمَا﴾
  6. ﴿جِئْتِ﴾ اور اس باب کے تمام کلمات، جیسے: ﴿اَجِئْتَنَا ، جِئْتُهُمْ ، جِئْتُمُونَا﴾
- ادغام، ابدال
  ﴿وَتُـْٔوِيْ ، تُـْٔوِيْهِ﴾
  لیکن مغاربہ کے ہاں صرف 'ادغام' معمول بہ ہے۔ [المصدرة لأبي العلاء المنجرة:38]

قاعدہ نمبر 2

ہمزہ مفتوح ف کلمہ میں ہو اور اس کا ماقبل مضموم ہو تو ہمزہ کو واؤ سے بدلیں گے۔
جیسے: ﴿لَا تُؤَاخِذْنَا ، مُؤَجَّلًا ، يُؤَلِّفُ﴾

نوٹ:

1. لفظ ﴿مُؤَذِّنٌ﴾ (الأعراف:44، یوسف:70) میں ہمزہ 'ف کلمہ' میں ہے، لیکن 'اصبہانی' ابدال نہیں کرتے۔
2. اور لفظ ﴿فُؤَاد﴾ (پانچ مقامات پر) میں ہمزہ 'عین کلمہ' میں ہے، لیکن 'اصبہانی' ابدال کرتے ہیں۔

اصبہانی

ابدال بالیاء (وصلاً ووقفاً)

قاعدہ نمبر 1: ابدال ← ﴿لَنُبَوِّئَنَّهُمْ﴾ (النحل:41 العنکبوت:58)، ﴿خَاسِئًا﴾ (الملك:4)، ﴿مُلِئَتْ﴾ (الجن:8)، ﴿نَاشِئَةَ﴾ (المزمل:6)، ﴿شَانِئَكَ﴾ (الکوثر:3)

قاعدہ نمبر 2:
1. ﴿فَبِاَيِّ﴾ «فا» کے ساتھ (ہر جگہ) ← صرف ابدال
2. اور ﴿بِاَيِّ﴾ «فا» کے بغیر (لقمان:34، القلم:6، التکویر:9) ← تحقیق، ابدال

قاعدہ نمبر 3:
1. ﴿بِاَنَّ﴾ «نون مشدد» کے ساتھ (جیسے بھی آئے)
   جیسے: ﴿بِاَنَّ ، بِاَنَّهُمْ ، بِاَنَّكُمْ﴾ ← ابدال
2. ﴿بِاَنْ﴾ «نون مخفف» کے ساتھ (جیسے بھی آئے)
   جیسے: ﴿بِاَنْ تَاْتُوا الْبُيُوْتَ﴾ ← تحقیق

تسہیل (وصلاً ووقفاً)

تحقیق

باقی قراء

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

⑧ باب الهمز المفرد

ابدال

- ازرق، عُتقی
  - قاعدہ نمبر 1
  - قاعدہ نمبر 2
- اصبہانی
  - ابدال بالیاء (وصلاً وقفاً)
  - تسہیل (وصلاً وقفاً)

تحقیق

باقی قراء

قاعدہ نمبر 1 : تسہیل ← ﴿وَاطْمَاَنُّوْا بِهَا﴾ (یونس:7)، ﴿خَيْرُ ن اطْمَاَنَّ بِهٖ﴾ (الحج:11)

قاعدہ نمبر 2 : «فا» کے بعدوالے ہمزہ میں ← تسہیل: ① ﴿اَفَاَصْفٰكُمْ﴾
② «اَنت» ضمیر، جیسے: ﴿اَفَاَنْتَ، فَاَنْتَ، اَفَاَنْتُمْ، فَاَنْتُمْ﴾
③ «اٰمن» فعل، جیسے: ﴿اَفَاَمِنَ، اَفَاَمِنُوْا، اَفَاَمِنْتُمْ﴾

قاعدہ نمبر 3 : «کاف» کے بعدوالے ہمزہ میں ← تسہیل: ﴿كَاَنَّ﴾ (جیسے بھی آئے چاہے مخفف یا مشدد)
جیسے: ﴿كَاَنَّهُمْ، كَاَنَّمَا، كَاَنَّهَا، وَيْكَاَنَّ، وَيْكَاَنَّهٗ، كَاَنْ لَّمْ﴾

قاعدہ نمبر 4 : «رَاٰی» کے ہمزہ میں:
① تسہیل ← جب «رَاٰی» 'یاء' کے ساتھ ہو، جیسے: ﴿رَاَيْتَ، رَاَيْتَهُمْ، رَاَيْتُمُوْهُ، رَاَيْنَهٗ، لَرَاَيْتَهٗ﴾
② تحقیق، تسہیل ← جب «رَاٰی» 'ضمیر' کے ساتھ ہو، جیسے: ﴿رَاٰهُ، رَاٰتْهُ، رَاٰهَا، رَاَوْا، رَاٰكَ﴾
③ تحقیق ← جب «رَاٰی» 'یاء' اور 'ضمیر' کے بغیر ہو، جیسے: ﴿رَاٰ كَوْكَبًا، رَاَ الْقَمَرَ﴾

قاعدہ نمبر 5 : ﴿وَاِذْ تَاَذَّنَ﴾ قرآن مجید میں دوبارآیا ہے:
- الأعراف:167 ← تسہیل
- إبراهيم:7 ← تحقیق

قاعدہ نمبر 6 : ﴿لَاَمْلَئَنَّ﴾ (ہرجگہ): چاروجوہ ہیں:
① پہلے ہمزہ میں تحقیق، دوسرے میں تسہیل
② پہلے ہمزہ میں تسہیل، دوسرے میں تحقیق
③ دونوں میں تسہیل
④ دونوں میں تحقیق

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

⑧ باب الهمز المفرد

مخصوص کلمات

1 ﴿وَالْمُؤْتَفِكٰتِ﴾ (التوبة:70) ﴿وَالْمُؤْتَفِكَةَ﴾ (النجم:53)
ابدال
ورش، حلوانی عن قالون

2 ﴿وَبِئْرٍ مُّعَطَّلَةٍ﴾ (الحج:45)
ابدال
ورش، اسحاق مُسَیّبی

3 ﴿وَرِءْيًا﴾ (مریم:74)
- ابدال مع الادغام ﴿وَرِيًّا﴾: قالون، اسحاق مُسَیّبی، اسماعیل بن جعفر
- تحقیق: ورش

4 ﴿يَأْجُوجَ وَمَأْجُوجَ﴾ (الکهف:94، الأنبياء:96)
5 ﴿مُّؤْصَدَةٌ﴾ (البلد:20، الهمزة:8)
ابدال
امام نافع

6 ﴿أَرَءَيْتَ، أَفَرَءَيْتَ، أَرَءَيْتُمْ، أَرَءَيْتَكُمْ، أَفَرَءَيْتُمْ﴾
- تسہیل، ابدال بالألف: ازرق
- تسہیل: باقی قراء

7 ﴿هَاأَنتُمْ﴾ (ال عمران:66، 119، النساء:109، محمد:38)
- ازرق: حذف الف: تسہیل الہمز ﴿هَاَنتُمْ﴾ / ابدال مع الف ﴿هَاانتُمْ﴾
- عُتقی: حذف الف: تسہیل الہمز ﴿هَاَنتُمْ﴾
- اصبہانی: حذف الالف: تحقیق الہمز ﴿هَأَنتُمْ﴾
- ابونشیط مروزی: اثبات الف: تسہیل مع التوسط والقصر ﴿هَاأَنتُمْ﴾
- باقی قراء: اثبات الف: تسہیل مع فویق القصر والقصر ﴿هَاأَنتُمْ﴾

نوٹ:

قراءتِ ورش میں ﴿هَاأَنتُمْ﴾ کی «هَا» ہمزہ استفہامیہ سے بدلی ہوئی ہے، اصل میں «ءَأَنتُمْ» ہے۔ جبکہ باقی قراءات میں دونوں احتمال ہیں: 1/ «هَا» ہمزہ استفہامیہ سے بدلی ہوئی ہونے کی صورت میں مدِ متصل والا اختلاف ہوگا۔
2/ اور «هَا» تنبیہ ہونے کی صورت میں اصل «أَنتُمْ» ہے، اور اس میں مدِ منفصل والا اختلاف ہے۔

﴿هَاأَنتُمْ هٰؤُلَاءِ﴾ میں ابونشیط کے لیے مطلقاً چار وجوہ جائز ہیں:
- توسط ← توسط، قصر
- قصر ← توسط، قصر

8 ﴿ءَالَّـٰٓئِي﴾ (الأحزاب:4، المجادلة:2، الطلاق:4) ← امام نافع
﴿ءَالَّـٰٓئِي﴾
- ازرق، عُتقی:
  - وصلاً: تسہیل / ابدال بالیاء مکسورہ ﴿ءَالَّٰـِي﴾
  - وقفاً: تسہیل مع الروم / ابدال بالیاء مع السکون مع الطول ﴿ءَالَّٰيْ﴾
- باقی قراء: وصلاً و وقفاً: تحقیق الہمز

نوٹ:

ازرق، عُتقی کے لیے 'تسہیل' اور 'ابدال بالیاء مکسورہ' دونوں صورتوں میں مد اور قصر دونوں جائز ہیں، کیونکہ یہاں اصل میں ہمزہ ہے، اور یہ 'تسہیل' اور 'ابدال بالیاء مکسورہ' اس کی تخفیف کی صورتیں ہیں، تو اصل کا اعتبار کرتے ہوئے مد اور موجودہ صورت کا اعتبار کرتے ہوئے قصر۔ لیکن مغاربہ اس کے اختلاف جائز ہونے کی وجہ سے صرف 'طول' پر اکتفاء کرتے ہیں۔ (اَلْمُصْحَفُ الْجَامِعُ فِيْ تَيْسِيْرِ طُرُقِ الْإِمَامِ نَافِعٍ:418)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

⑨ باب نقل حركة الهمزة إلى الساكن قبلها

نقل حرکت

① ورش

جب کلمہ کا آخری حرف صحیح ساکن ہو(حرف مدہ نہ ہو) اس کے بعد 'ہمزہ قطعی' آ جائے تو ہمزہ کی حرکت ساکن کو دے کر ہمزہ کو حذف کر دیتے ہیں۔ اور اسی کی مثل لام تعریف ہے۔ جیسے: ﴿وَبِالْاٰخِرَةِ ، الْاَرْضِ ، مَنْ اٰغْرَقْنَا خَلَوْا اِلٰی ، نَبَاَ ابْنَیْ اٰدَمَ ، عَذَابٌ اَلِیْمٌ ، مُهَاجِرٌ اِلٰی﴾

مستثنیٰ صورتیں

- جب 'ہمزہ' اور 'ساکن' ایک کلمہ میں ہوں۔ جیسے: ﴿الْقُرْاٰنُ ، بَیْنَ الْمَرْءِ ، مَسْـُٔوْلًا﴾ ← عدم نقل
- جب 'میم جمع' کے بعد 'ہمزہ' ہو۔ جیسے: ﴿عَلَیْهِمْ ءَاَنْذَرْتَهُمْ﴾ ← عدم نقل
- لفظ ﴿اِقْرَءُوْا كِتٰبِيَهْ ۝ اِنِّیْ ظَنَنْتُ﴾ (الحاقة:19، 20)
  - عدم نقل، نقل ← ازرق
  - نقل ← عتقی، اصبہانی

ازرق کے لیے ﴿كِتٰبِيَهْ اِنِّیْ﴾ ⟷ ﴿مَالِيَهْ هَلَكَ﴾ کی وجوہ:

1. طریق ابن سیف: عدم نقل ← اظہار ← معمول بہ
2. طریق ابن ہلال: نقل ← ادغام

لیکن مغاربہ کے ہاں اب عمل: عدم نقل ← ادغام پر ہے۔

اور ﴿مَالِيَهْ هَلَكَ﴾ میں تمام قراء کے لیے: ادغام، اظہار ہے لیکن معمول بہ ورش کے لیے 'ادغام' اور باقی قراء کے لیے 'اظہار' ہے۔ (مصدرة للمنجرة:36، نشر العبير:25)

② ﴿الٓمّٓ اَحَسِبَ﴾ (العنکبوت:1، 2)

ورش: نقل، وصلاً: میم پر

- کبریٰ، قصر ← ازرق، عتقی
- صغریٰ، قصر ← اصبہانی

باقی قراء کے لیے مد لازم کا اختلاف ہے۔

③ ﴿مِلْءُ﴾ (آل عمران:91) ← نقل ← اصبہانی

عدم نقل

باقی قراء

④ ﴿اٰلْـٰٔنَ﴾ (اخباریہ) جیسے: ﴿قَالُوا الْـٰٔنَ﴾ ← نقل ← ورش، ابن فرح عن اسماعیل

⑤ ﴿ءٰآلْـٰٔنَ﴾ (استفہامیہ) (یونس:51، 91)

- نقل، عدم نقل ← اسماعیل بن جعفر
- نقل ← باقی قراء

⑥ ﴿عَادًا الْاُوْلٰی﴾ (النجم:50)

- ﴿عَادًا لُّوْلٰی﴾ ← ابونشیط، جمال، اسماعیل قاضی
- ﴿عَادَ لُّوْلٰی﴾ ← ورش، ابوعون، اسحاق مسیبی، اسماعیل بن جعفر

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

⑩ باب الاظہار والادغام

ادغام سے مراد: ’’دو حرفوں کو ایک حرف مشدد کی طرح ادا کرنا۔‘‘
اظہار سے مراد: ’’سکتہ کیے بغیر پہلے حرف کو دوسرے حرف سے جدا کر کے پڑھنا۔‘‘

مدغم حروف

① قَدْ کی دال

مدغم فیہ

- ض — جیسے: ﴿فَقَدْ ضَلَّ﴾
  - ادغام: ورش، حلوانی، اسماعیل قاضی
  - اظہار: ابونشیط، اسحاق مسیبی، اسماعیل بن جعفر
- ظ — جیسے: ﴿فَقَدْ ظَلَمَ﴾
  - ادغام: ورش، حلوانی
  - اظہار: ابونشیط مروزی، اسماعیل قاضی، اسحاق مسیبی، اسماعیل بن جعفر
- ﴿قَدْ تَّبَيَّنَ الرُّشْدُ﴾ (البقرة:256)
  - اظہار: محمد بن اسحاق
  - ادغام: باقی قراء
  - باقی کلمات میں صرف ادغام ہے، جیسے: ﴿لَقَدْ تَّابَ، وَلَقَدْ تَّرَكْنٰهَا﴾
- ﴿وَلَقَدْ ذَرَأْنَا﴾ (الأعراف:179)
  - ادغام: اصبهانی، ابوالزعراء
  - اظہار: باقی قراء

② تانیث کی تاء

مدغم فیہ

- ظ — ﴿حُرِّمَتْ ظُهُوْرُهَا، حَمَلَتْ ظُهُوْرُهُمَا، كَانَتْ ظَالِمَةً﴾ (الأنعام:138) (الأنعام:146) (الأنبياء:11)
  - ادغام: ازرق، عتقی
  - اظہار، ادغام: حلوانی عن قالون
  - اظہار: باقی قراء
- ﴿قَدْ أُجِيبَتْ دَّعْوَتُكُمَا﴾ (یونس:89)
  - اظہار: محمد بن اسحاق
  - ادغام: باقی قراء
  - باقی کلمات میں صرف ادغام ہے، جیسے: ﴿أَثْقَلَتْ دَّعَوَا اللهَ﴾

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

⑩ باب الاظہار والادغام

﴿أَلَمْ نَخْلُقْكُّم﴾
(المُرسلٰت:20)
اس کلمہ میں تمام قراء کے لیے صرف 'ادغام تام' ہے۔
(التبصرة للبوجيلي:249)

مدغم حروف

- **③ بَلْ اور قُلْ کا 'لام'**
  - مدغم فیہ: **را**
    - ﴿قُلْ رَّبِّ، فَقُلْ رَّبُّكُمْ﴾ ، ﴿بَلْ رَّفَعَهُ اللهُ، بَلْ رَانَ﴾
      - اظہار: ابوعون واسطی، محمد بن اسحاق
      - ادغام: باقی قراء

- **④ قریب المخرج حروف**
  - ① ﴿وَيُعَذِّبُ مَنْ يَشَاءُ﴾ (البقرۃ:284)
    - اظہار: ازرق، اصبہانی، ابن فرح
    - ادغام: عتقی، قالون، اسحاق مسیبی، ابوالزعراء
  - ② ﴿يَلْهَثْ ذَّلِكَ﴾ (الأعراف:176)
    - اظہار: ورش، اسحاق مسیبی، ابن فرح
    - اظہار، ادغام: قالون
    - ادغام: ابوالزعراء
  - ③ ﴿ارْكَبْ مَّعَنَا﴾ (ھود:42)
    - ادغام: عتقی، اسماعیل قاضی، ابوالزعراء
    - ادغام، اظہار: ابونشیط
    - اظہار: ازرق، اصبہانی، حلوانی، اسحاق مسیبی، ابن فرح
  - ④ ﴿إِنِّي عُذْتُ بِرَبِّي﴾ (المومن:27، الدخان:20)
    - ادغام: اسماعیل بن جعفر
    - اظہار: باقی قراء
  - ⑤ ﴿كهيعص ذِكْرُ﴾ (مریم:1، 2)
    - ادغام: ابن سعدان
    - اظہار: باقی قراء
  - ⑥ ﴿يٰس وَالْقُرْآنِ﴾ (یٰس:1، 2)
    - ادغام مع غنہ: ازرق، عتقی، حلوانی
    - اظہار: باقی قراء
  - ⑦ ﴿نٓ وَالْقَلَمِ﴾ (نٓ:1)
    - ادغام مع غنہ: عبدالصمد عتقی
    - اظہار: باقی قراء
  - ⑧ 'ذال' کا 'ت' میں
    جیسے: ﴿اتَّخَذْتُّمُ ، لَتَّخَذْتَ﴾
    - ادغام: الامام نافع

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

11 باب السكت

چار کلمات

1. ﴿عِوَجَا ۜ قَيِّمًا﴾ (الكهف:1)
2. ﴿مِنْ مَّرْقَدِنَا ۜ هٰذَا﴾ (يٰسٓ:52)
3. ﴿مَنْ ۜ رَاقٍ﴾ (القيٰمة: 27)
4. ﴿كَلَّا بَلْ ۜ رَانَ﴾ (المطففين:14)

عدم سکتہ

امام نافع

12 باب أحكام النون الساكنة والتنوين

نون ساکن وتنوین کے بعد:

'لام، را' میں
هُدًى لِّلْمُتَّقِينَ، مِنْ رَّبِّهِمْ
الْأَنْعَبْدَ، ثَمَرَةٍ رِّزْقًا
اصبہانی
غنہ

صرف 'لام' میں
﴿ إِنَّهُ ظَنَّ أَنْ لَّنْ يَحُورَ ﴾
محمد بن اسحاق
غنہ

'غ، خ' میں
﴿إِنْ يَكُنْ غَنِيًّا، وَالْمُنْخَنِقَةُ﴾
محمد بن اسحاق
غنہ

باقی قراء 'عدم غنہ' کرتے ہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(13) باب الفتح والإمالة وبين اللفظين

(1) ذوات الیاء

- تقلیل، فتح: ازرق
- تقلیل: عتقی، ابوعون، اسماعیل قاضی، ابن سعدان، ابوالزعراء
- فتح: اصبہانی، ابونشیط، جمال، محمد بن اسحاق، ابن فرح

رؤوس الآي (علاوہ ذوات الراء کے)

- جن کے آخر میں «ھا» ہے۔ جیسے: ﴿ضُحٰھَا، تَلٰھَا﴾
  - فتح، تقلیل: ازرق
  - فتح: باقی قراء
- جن کے آخر میں «ھا» نہیں ہے۔ جیسے: ﴿وَالضُّحٰی، سَجٰی﴾
  - تقلیل: ازرق، عتقی، ابوعون، اسماعیل قاضی، ابن سعدان، ابوالزعراء

(2) ذوات الراء — (3) راء متطرفہ مکسورہ — (4) راء مکرر

- تقلیل: ازرق، عتقی، ابوعون، اسماعیل قاضی، ابن سعدان، ابوالزعراء
- فتح: اصبہانی، ابونشیط، جمال، محمد بن اسحاق، ابن فرح

مخصوص کلمات:

ازرق

- ﴿وَلَوْ اَرٰىكَهُمْ﴾ (الأنفال:43)
- ﴿وَالْجَارِ﴾ (النساء:36)
- ﴿جَبَّارِيْنَ﴾ (المائدة:22، الشعراء:130)

تقلیل، فتح

درج ذیل کلمات میں تمام قراء کے لیے صرف 'فتح' ہے:

1. لَدٰی
2. زَكٰی
3. عَلٰی
4. حَتّٰی
5. اِلٰی
6. الرِّبٰو
7. كَمِشْكٰوةٍ

(5) لفظ ﴿كٰفِرِيْنَ، الْكٰفِرِيْنَ﴾

- تقلیل: ازرق، عتقی

ضروری ہدایات

- ذوات الیاء: کلمہ کے آخر میں 'الف' 'یاء' سے بدل کر آئے۔
  جیسے: ﴿اَنّٰى، فَسَوّٰىهُنَّ، اَتٰىكُمْ، وَالسَّلْوٰى، مُوْسٰى، الْقُصْوٰى، بِسِيْمٰىهُمْ، عِيْسٰى، الدُّنْيَا﴾
- ذوات الراء: کلمہ کے آخر میں 'راء' کے بعد الف ہو۔
  جیسے: ﴿لِلْعُسْرٰى، النَّصٰرٰى، بُشْرٰىكُمُ، الْبُشْرٰى، اُخْرٰى، ذِكْرٰى﴾
- راء متطرفہ مکسورہ: کلمہ کے آخر میں 'راء مکسور' سے پہلے الف ہو۔
  جیسے: ﴿النَّارِ، اَقْطَارِ، الْاَخْيَارِ، الدَّارِ، الْاَبْصَارِ، كَالْفَخَّارِ، دَارِهِمْ﴾
- راء مکرر: کلمہ کے آخر میں 'راء مکسور' سے پہلے الف ماقبل 'راء' ہو۔
  جیسے: ﴿الْاَبْرَارِ، قَرَارٍ، الْقَرَارِ، الْاَشْرَارِ﴾

وَمِمَّا أَمَالاَهُ أَوَاخِرُ آيِ مَا ... بِطٰهٰ وَآيِ النَّجْمِ كَيْ تَتَعَدَّلَا
وَفِي الشَّمْسِ وَالْأَعْلٰى وَفِي اللَّيْلِ وَالضُّحٰى ... وَفِي اقْرَأْ وَفِي وَالنَّازِعَاتِ تَمَيَّلَا
وَمِنْ تَحْتِهَا ثُمَّ الْقِيَامَةِ ثُمَّ فِي الْـ ... مَعَارِجِ يَا مِنْهَالُ أَفْلَحْتَ مُنْهِلاً

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

⑬ باب الفتح والإمالة وبين اللفظين

مخصوص کلمات

1. ﴿أَوْ كِلٰهُمَا﴾ (الإسراء:23)
2. ﴿كِلْتَا الْجَنَّتَيْنِ﴾ (الکهف:33)
3. ﴿مَرْضَاتِ﴾ (وقفا) (ہر جگہ)
   - (1، 2، 3) فتح، تقلیل: ازرق
4. ﴿هَارٍ﴾ (التوبۃ:109)
   - تقلیل: ازرق، عتقی، ابن سعدان، ابوالزعراء
   - امالہ: ابونشیط، ابوعون
   - امالہ، تقلیل: اسماعیل قاضی
   - فتح: اصبہانی، جمال، ابن اسحاق، ابن فرح
5. ﴿التَّوْرٰىةَ﴾ (ہر جگہ)
   - تقلیل: ازرق، عتقی، ابوعون، اسماعیل قاضی، ابن سعدان، ابوالزعراء
   - فتح، تقلیل: ابونشیط مروزی
   - فتح: اصبہانی، جمال، ابن اسحاق، ابن فرح
6. ﴿رُءْيَايَ، رُءْيَاكَ، الرُّءْيَا، لِلرُّءْيَا﴾ (ہر جگہ)
7. ﴿تَرَآءَ الْجَمْعٰنِ﴾ (وقفا) (الشعراء:61)
8. ﴿وَنَا بِجَانِبِهِ﴾ (الإسراء:83، فصلت:51)
   - (8) صرف 'ہمزہ' میں
   - (6، 7، 8) 'ذوات الیاء' والا اختلاف ہے۔
9. ﴿رَأَ﴾ جیسے: ﴿رَاٰ كَوْكَبًا، رَاَ الْقَمَرَ﴾
   - جب متحرک سے پہلے ہو، یا ساکن سے پہلے ہو، لیکن اس پر وقف کر لیا جائے:
   - 'راء' اور 'ہمزہ' دونوں میں
   - 'ذوات الراء' والا اختلاف ہے۔
10. 10 ثلاثی کلمات: (ماضی کے جس صیغے سے بھی آئیں)
    - ﴿خَابَ، خَافَ، طَابَ، ضَاقَ، حَاقَ، زَاغَ، جَآءَ، شَآءَ، زَادَ، بَلْ رَّانَ﴾
    - تقلیل: ابن سعدان، ابوالزعراء
    - ﴿زَاغَتْ﴾ (ص:63، الأحزاب:10): فتح، تقلیل: میں ان کے لیے دو وجہیں ہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(13) باب الفتح والإمالة وبين اللفظين

حروف مقطعات

(1) الٓرٰ، الٓمٓرٰ (راء) میں
ذوات الراء والا اختلاف ہے۔

(2) كٓهٰيٰعٓصٓ (ہا، یا) میں
فتح، تقلیل
ازرق، عتقی، ابونشیط مروزی، ابوعون، اسماعیل قاضی، ابن سعدان، ابوالزعراء

«المُصَدَّرة لأبي العلاء المنجرة» کے مطابق پہلے فتح پھر تقلیل ہے، لیکن مغاربہ کے ہاں اب عمل پہلے تقلیل پھر فتح پر ہے۔
(مصدرة للمنجرة:38)

(3) طٰهٰ (ہا) میں
امالہ، تقلیل، فتح — ازرق
تقلیل — عتقی، ابن سعدان

(4) حٰمٓ (حا) میں
تقلیل، فتح — ازرق
تقلیل — عتقی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

14 باب الراءات للأزرق والعُتَقِي

قواعد

قاعدہ نمبر 1

'را' سے پہلے 'یائے ساکنہ' یا 'کسرہ متصلہ' (اسی کلمہ میں) ہو تو ازرق اور عتقی اس 'را' کو باریک پڑھتے ہیں۔

جیسے: ﴿الْآخِرَةِ، وَازِرَةٌ، غَيْرَهُ، لِيَغْفِرَ، شَاكِرًا، صَابِرًا، خَيْرًا، قَدِيرًا، يُبْصِرُونَ، طَائِرُكُمْ، قَدِيرٌ، سِيرُوا﴾

قاعدہ نمبر 2

'را' اور 'کسرہ' کے درمیان کوئی حرف ساکن آجائے پھر بھی 'را' باریک پڑھیں گے۔

جیسے: ﴿إِخْرَاجِهِمْ، الْإِكْرَامِ، السِّحْرَ، ذِكْرٌ، بِكْرٌ﴾

لیکن اگر 'کسرہ' اور 'را' کے درمیان 'صاد، طا، قاف' ساکن ہوں تو پھر 'را' موٹی پڑھیں گے۔

جیسے: ﴿مِصْرًا، إِصْرًا، قِطْرًا، فِطْرَتَ اللهِ، فَالْحَامِلَاتِ وِقْرًا﴾

راء سے پہلے 'کسرہ' کی شرائط

1. کسرہ عارضی نہ ہو۔ جیسے: ﴿ارْجِعِي، امْرَأَةٌ، أَمِ ارْتَابُوا﴾
2. کسرہ منفصلہ نہ ہو۔ جیسے: ﴿بِرُءُوسِكُمْ، بِرَسُولٍ، بِحَمْدِ رَبِّكَ﴾
3. راء کے بعد حرف مستعلیہ اسی کلمہ میں نہ ہو۔
جیسے: ﴿الصِّرَاطَ، الْفِرَاقُ، إِعْرَاضُهُمْ، وَالْإِشْرَاقِ﴾

مستثنیٰ صورتیں

لفظ ﴿كُلُّ فِرْقٍ﴾ (الشعراء:63)

اس میں 'حرف مستعلیہ' مکسور ہونے کی وجہ سے تمام قراء کے لیے

وصلاً: ترقیق، تفخیم

وقفاً: تفخیم

(التبصرة للبوجيلي:206)

وہ راء جو عجمی ناموں میں ہو۔

تفخیم: ﴿إِبْرَاهِيمَ، إِسْرَائِيلَ، عِمْرَانَ، إِرَمَ ذَاتِ﴾

ترقیق+تفخیم: ﴿عُزَيْرٌ﴾ (التوبة:30)

ایک ہی کلمہ میں مکرر 'راء' ہو۔

﴿إِسْرَارًا، مِدْرَارًا، ضِرَارًا، الْفِرَارُ، فِرَارًا﴾

تفخیم

کلمات

﴿حَيْرَانَ﴾ (الأنعام:71) — ترقیق، تفخیم

﴿ذِكْرَى الدَّارِ﴾ (ص:46) — ازرق: ترقیق، تفخیم — عتقی: ترقیق

﴿بِشَرَرٍ﴾ (المرسلٰت:32) — پہلی 'را' میں: ترقیق

1. ﴿ذِكْرًا﴾ (ہرجگہ)
2. ﴿مِنْ دُونِهَا سِتْرًا﴾ (الكهف:90)
3. ﴿وَيَقُولُونَ حِجْرًا﴾ (الفرقان:22)
4. ﴿شَيْئًا إِمْرًا﴾ (الكهف:71)
5. ﴿يَوْمَ الْقِيَامَةِ وِزْرًا﴾ (طٰه:100)
6. ﴿نَسَبًا وَصِهْرًا﴾ (الفرقان:54)

تفخیم، ترقیق

تحریرات جن کلمات میں 'تفخیم و ترقیق' دو وجہیں ہیں، ان کے ساتھ مد بدل کی مطلقاً تینوں وجوہ جائز ہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

⑮ باب اللامات للأزرق والعُتَقِي

قواعد

ازرق، عتقی — قاعدہ نمبر ①

لام مفتوح ماقبل 'صاد' آجائے خواہ مفتوح یا ساکن، تو ازرق اور عتقی اس لام کو موٹا پڑھیں گے۔ جیسے: ﴿الصَّلٰوة ، وَسَيَصْلَوْنَ﴾

ازرق — قاعدہ نمبر ②

لام مفتوح ماقبل 'طا، ظا' آجائیں خواہ مفتوح یا ساکن، تو ازرق اس لام کو موٹا پڑھیں گے۔ جیسے: ﴿فَانْطَلَقَا ، مَطْلَعِ ، ظَلَمَ ، اَظْلَمَ﴾

مستثنیٰ صورتیں

تغلیظ + ترقیق

جب ان حروف اور 'لام' کے درمیان 'الف' ہو۔

یہ قرآن مجید میں پانچ کلمات ہیں:

- ازرق، عتقی:
  1. ﴿فِصَالًا﴾ (البقرة:233)
  2. ﴿أَنْ يَّصَّلَحَا﴾ (النساء:128)
- ازرق:
  1. ﴿أَفَطَالَ﴾ (طٰهٰ:86)
  2. ﴿حَتّٰى طَالَ﴾ (الأنبياء:44)
  3. ﴿فَطَالَ﴾ (الحديد:16)

جب وقف میں لام ساکن ہو جائے۔

- ازرق، عتقی: ﴿أَنْ يُّوْصَلَ ، فَلَمَّا فَصَلَ﴾
- ازرق: ﴿بَطَلَ ، ظَلَّ﴾

'لام' کے بعد 'ذوات الیاء' ہو:

'رؤوس الآیات' میں

تقلیل ← ترقیق

اس کی قرآن مجید میں تین مثالیں ہیں:

﴿فَلَا صَدَّقَ وَلَا صَلّٰى﴾ (القيامة:31)

﴿وَذَكَرَ اسْمَ رَبِّهٖ فَصَلّٰى﴾ (الأعلى:15)

﴿عَبْدًا إِذَا صَلّٰى﴾ (العلق:10)

'رؤوس الآیات' کے علاوہ

فتح ← تغلیظ

تقلیل ← ترقیق

جیسے: ﴿مُصَلًّى ، يَصْلٰهَا ، وَيَصْلٰى ، تَصْلٰى ، لَا يَصْلٰهَا ، سَيَصْلٰى﴾

ازرق کے لیے ان کلمات میں 'فتح' ← 'تغلیظ' والی وجہ مقدم ہے۔

(مصدرة للمنجرة:38، وأنوار التعريف للحامدي:83)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

16 مخصوص کلمات

1. ﴿سِیٓءَ بِهِمْ﴾ (هود:77، العنکبوت:33)
2. ﴿سِیٓـَٔتْ﴾ (الملك:27)

← اشمام ← امام نافع

3. ﴿وَهُوَ، فَهُوَ، لَهُوَ / وَهِيَ، فَهِيَ، لَهِيَ﴾ ← «ھَا» کے سکون کے ساتھ ← قالون، ابن سعدان، ابن فرح

4. ﴿أَنْ يُمِلَّ هُوَ﴾ ← «ھَا» کے سکون کے ساتھ ← ابوعون واسطی، ابن فرح

5. ﴿ثُمَّ هُوَ﴾ ← «ھَا» کے سکون کے ساتھ ← قالون، ابن سعدان، ابن فرح

(4، 5) بِالْخُلْفِ، اسکان مقدم ہے۔

6. ﴿الْبُيُوت﴾ (ہر جگہ)
- «ب» کا ضمہ ← ورش، اسماعیل بن جعفر
- «ب» کا کسرہ ← قالون، اسحاق مسیّبی

7. ﴿أَنَا﴾ ضمیر کے بعد 'ہمزہ قطعی' ہو:
- ہمزہ مفتوح ہو۔ جیسے: ﴿وَأَنَا أَوَّلُ﴾
- ہمزہ مضموم ہو۔ جیسے: ﴿أَنَا أُحْيِ﴾

← اثبات الف ← امام نافع

- ہمزہ مکسور ہو۔ ﴿أَنَا إِلَّا﴾ (الأعراف:188، الشعراء:115، الأحقاف:9)
  - اثبات الف ← ابونشیط (بالخلف) ابوعون واسطی
  - حذف الف ← باقی قراء

یہ اختلاف صرف 'وصل' کی صورت میں ہے، وقفاً تمام قراء 'اثبات الف' سے پڑھتے ہیں۔

8. ﴿مَا لَكَ لَا تَأْمَنَّا﴾ (یوسف:11) ← امام نافع
- ① اظہار مع الاختلاس ﴿تَأْمَنُنَا﴾
- ② ادغام مع الاشمام

لیکن مغاربہ کے ہاں صرف 'اظہار مع الاختلاس' معمول بہ ہے۔ جیسا کہ مصدرة للمنجرة:40، أنوار التعریف:89 اور تکمیل المنافع:150 میں ہے۔

9. ﴿فَنِعِمَّا﴾ (البقرة:271) ['عین' میں]
10. ﴿نِعِمَّا﴾ (النساء:58) ['عین' میں]
11. ﴿لَا تَعْدُوا﴾ (النساء:154) ['عین' میں]
12. ﴿لَا يَهِدِّيٓ﴾ (یونس:35) ['ھا' میں]
13. ﴿وَهُمْ يَخِصِّمُونَ﴾ (یس:49) ['خ' میں]

- ورش ← اتمام حرکت
- باقی قراء ← اختلاس، اسکان

لیکن مغاربہ کے ہاں صرف 'اختلاس' معمول بہ ہے۔ جیسا کہ ابن غازی کہتے ہیں: «وَغَيْرُ وَرْشٍ كَنِعِمَّا أَخْفَى»

نوٹ:
1. ابونشیط مروزی کے لیے 'حذف الف' مقدم ہے۔ (نشر العبیر:27، تکمیل المنافع:127)
2. 'اثباتِ الف' کی صورت میں مد منفصل والا اختلاف ہوگا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

قراءاتِ نافعیہ کے طرق کے الگ الگ مختصر اصول

أصول رواية الأزرق و العُتَقِي

بـــاب	اختـــــــلاف
باب البسملة	ازرق: سکتہ، وصل۔ لیکن أَرْبَعُ الزُّهْرِ میں: بسم اللہ، سکتہ۔ عتقی: بسم اللہ
باب میم الجمع	صلہ (جب میم جمع کے بعد ہمزہ قطعی ہو۔)
باب هاء الكناية	﴿فَأَلْقِهْ. وَيَتَّقْهِ. قَالُوٓا أَرْجِهْ﴾: صلہ
باب المد والقصر	مدلازم، مدمتصل، مدمنفصل: طول عین مریم، عین شوریٰ: طول، توسط ﴿الٓمٓ اللّٰهُ، الٓمٓ أَحَسِبَ﴾: طول، قصر صرف ازرق: ⟵ مدبدل: توسط، طول، قصر مدلین: توسط، طول
باب الهمزتين من كلمة	پہلا مفتوح دوسرا مفتوح/مکسور/مضموم: تسہیل بلا ادخال (ازرق، عتقی) اور مفتوحتین میں ازرق کے لیے 'ابدال' بھی ہے۔
باب الهمزتين من كلمتين	متفق الحرکہ: تسہیل ہمزہ ثانیہ (ازرق، عتقی)۔ ابدال (ازرق) مختلف الحرکہ: پہلا مفتوح دوسرا مکسور/مضموم ⟵ تسہیل ہمزہ ثانیہ پہلا مکسور/مضموم دوسرا مفتوح ⟵ ابدال پہلا مضموم دوسرا مکسور ⟵ ابدال بالواو
باب الهمز المفرد	① ہمزہ ساکنہ 'ف کلمہ' میں ہو تو ابدال کرتے ہیں۔ ﴿وَبِئْرٍ. بِئْسَ. الذِّئْبُ﴾ میں: ⟵ ابدال ازرق: إِيْوَاء کے ساتوں کلمات مستثنیٰ ہیں۔ عتقی: إِيْوَاء کے صرف دو کلمات ﴿وَتُئْوِي. تُئْوِيهِ﴾ مستثنیٰ ہیں۔ ② ﴿لَا تُؤَاخِذْنَا. مُؤَذِّنٌ﴾ جیسے کلمات میں ابدال کرتے ہیں۔

بـــاب	اختـــــــلاف
باب نقل الحركة	نقل حرکت: جب کلمہ کا آخری حرف صحیح ساکن اور اس کے بعد ہمزہ قطعی ہو۔ ﴿كِتَٰبِيَهْ ۝ إِنِّي﴾ ⟵ ازرق: عدم نقل، نقل عتقی: نقل
باب الاظهار والادغام	قَدْ کی 'دال' ⟵ ض ﴿فَقَدْ ضَلَّ﴾ ظ ﴿فَقَدْ ظَلَمَ﴾ ادغام تانیث کی 'تاء' ⟵ ظ ﴿حُرِّمَتْ ظُهُورُهَا﴾ **قريب المخرج** ﴿وَيُعَذِّبْ مَنْ يَشَاءُ﴾ ﴿ارْكَبْ مَّعَنَا﴾ ﴿نٓ وَالْقَلَمِ﴾: اظہار (ازرق)، ادغام (عتقی) ﴿يَلْهَثْ ذَٰلِكَ﴾: اظہار (ازرق، عتقی) ﴿يٰسٓ وَالْقُرْاٰنِ﴾ ﴿اتَّخَذْتُمْ﴾ جیسے کلمات میں: ادغام (ازرق، عتقی)
باب الفتح والإمالة وبين اللفظين	ذوات الیاء: تقلیل، فتح (ازرق) تقلیل (عتقی) رؤوس الآي: ① آخر میں «ھا» ہے: ازرق (فتح، تقلیل)، عتقی (فتح) ② آخر میں «ھا» نہیں ہے: تقلیل (ازرق، عتقی) ذوات الراء، راء متطرفہ مکسور، راء مکرر، ﴿كَٰفِرِينَ. الْكَٰفِرِينَ﴾: تقلیل (ازرق، عتقی) ازرق (فتح، تقلیل) ⟵ ﴿أَوْ كِلَاهُمَا. كِلْتَا. مَرْضَاتِ﴾
باب الراءات للأزرق والعتقي	راء سے پہلے 'کسرہ' یا 'یائے ساکنہ' یا 'کسرہ متصلہ' آجائے تو 'را' باریک پڑھتے ہیں۔
باب اللامات للأزرق والعتقي	لام مفتوح ماقبل 'صاد' آجائے ⟵ تغلیظ (ازرق، عتقی) لام مفتوح ماقبل 'طا، ظا' آجائے ⟵ تغلیظ (ازرق)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

قراءاتِ نافعیہ کے طرق کے الگ الگ مختصر اصول

أصول رواية محمد بن عبد الرحيم الأصبهاني

باب	اختلاف
باب البسملة	بین السورتین میں: ﴿بِسۡمِ اللّٰهِ﴾
باب ميم الجمع	صلہ (جب میم جمع کے بعد ہمزہ قطعی ہو۔)
باب هاء الكناية	﴿فَأَلۡقِهۡ، وَيَتَّقۡهِ، قَالُوٓا أَرۡجِهۡ﴾: صلہ۔ ﴿بِهُ انظُرۡ﴾ «هَا» کا ضمہ
باب المد والقصر	مدلازم، مدمتصل: فویق القصر مدمنفصل: قصر عین مریم، عین شوریٰ، ﴿الٓمٓ اللّٰهُ، الٓمٓ أَحَسِبَ﴾: فویق القصر، قصر
باب الهمزتين من كلمة	مفتوحتین، پہلا مفتوح دوسرا مکسور/مضموم: تسہیل بلا ادخال
باب الهمزتين من كلمتين	متفق الحرکہ: تسہیل ہمزہ ثانیہ مختلف الحرکہ: پہلا مفتوح دوسرا مکسور/مضموم ← تسہیل ہمزہ ثانیہ پہلا مکسور/مضموم دوسرا مفتوح ← ابدال پہلا مضموم دوسرا مکسور ← ابدال بالواو
باب الهمز المفرد	① ہمزہ ساکنہ ف، ع، ل کلمہ میں ہو تو ابدال کرتے ہیں۔ مستثنیٰ کلمات: ﴿وَرِءۡيًا | وَهَيِّئۡ | قَرَأۡتَ، اقۡرَأۡ، قَرَأۡنٰهُ | وَلُؤۡلُؤًا، لُؤۡلُؤًا، اللُّؤۡلُؤُ﴾ ﴿نَبِّئۡ، أَنۢبِئۡهُمۡ، وَنَبِّئۡهُمۡ، نَبِّئۡنَا﴾ | ﴿جِئۡتِ﴾ اور اس باب کے تمام کلمات ﴿وَتُـٔۡوِيٓ، تُـٔۡوِيهِ﴾ ← ادغام ② ﴿لَا تُؤَاخِذۡنَآ، مُؤَجَّلًا﴾ جیسے کلمات میں ابدال کرتے ہیں۔ مستثنیٰ کلمات: ﴿مُؤَذِّنٌ﴾ ← تحقیق، ﴿فُؤَاد﴾ ← ابدال 'تسہیل' اور 'ابدال بالیاء' کے مخصوص کلمات کتاب کے باب سے دیکھیے۔

باب	اختلاف
باب نقل الحركة	نقل حرکت: جب کلمہ کا آخری حرف صحیح ساکن اور اس کے بعد ہمزہ قطعی ہو۔ ﴿مِلۡءُ﴾ ← نقل
باب الاظهار والادغام	قَدۡ کی 'دال' ← ض ﴿فَقَدۡ ضَلَّ﴾، ظ ﴿فَقَدۡ ظَلَمَ﴾، ذ ﴿وَلَقَدۡ ذَرَأۡنَا﴾ ادغام قريب المخرج ← ﴿يَلۡهَثۡ ذٰلِكَ﴾ ﴿ارۡكَبۡ مَّعَنَا﴾ اظہار؛ ﴿اتَّخَذۡتُّمُ﴾ جیسے کلمات میں ادغام
باب أحكام النون الساكنة والتنوين	'لام، را' میں ← غنہ
باب الفتح والإمالة وبين اللفظين	کسی بھی کلمہ میں 'تقلیل' یا 'امالہ' نہیں کرتے۔
مخصوص كلمات	﴿سِيٓءَ، سِيٓـَٔتۡ﴾ ← اشمام ﴿أَنَا﴾ ضمیر کے بعد ہمزہ ہو۔ وصلاً: ① ہمزہ مفتوح ہو۔ ﴿وَأَنَا أَوَّلُ﴾ ② ہمزہ مضموم ہو۔ ﴿أَنَا أُحۡيِۦ﴾ اثبات الف ③ ہمزہ مکسور ہو۔ ﴿أَنَا إِلَّا﴾ حذف الف

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

قراءاتِ نافعیہ کے طرق کے الگ الگ مختصر اصول

أصول رواية أبو نشيط المَروَزِي

باب	اختلاف
باب البسملة	بین السورتین میں: ﴿بِسْمِ اللّٰهِ﴾
باب هاء الكناية	عدم صلہ: ﴿يُؤَدِّهِ. نُوَلِّهِ. وَنُصْلِهِ. نُؤْتِهِ. فَأَلْقِهِ. وَيَتَّقِهِ. قَالُوٓا أَرْجِهِ﴾ صلہ، عدم صلہ: ﴿وَمَن يَأْتِهِ﴾
باب المد والقصر	مدلازم، مدمتصل: توسط منفصل: توسط، قصر عین مریم، عین شوریٰ: توسط، فویق القصر ﴿الٓمٓ اللّٰهُ﴾: توسط، قصر
باب الهمزتين من كلمة	مفتوحین، پہلا مفتوح دوسرا مکسور/مضموم: تسہیل مع الادخال (مع التَّوَسُّط)
باب الهمزتين من كلمتين	متفق الحرکہ: مفتوحين ← إسقاط الهمزة الأُولى (مَعَ التَّوَسُّطِ) مكسورتين + مضمومتين ← تَسْهِيلُ الهَمزَةِ الأُولى (مَعَ التَّوَسُّطِ) مختلف الحرکہ: پہلا مفتوح دوسرا مکسور/مضموم ← تسہیل ہمزہ ثانیہ پہلا مکسور/مضموم دوسرا مفتوح ← ابدال پہلا مضموم دوسرا مکسور ← ابدال بالواو
باب الهمز المفرد	﴿يَأْجُوجَ وَمَأْجُوجَ. مُؤْصَدَةٌ﴾ ← ابدال ﴿وَرِءْيًا﴾ ← ادغام ﴿وَرِيًّا﴾

باب	اختلاف
باب نقل الحركة	﴿آلْـٰٔنَ﴾ (استفہامیہ) ← نقل
باب الاظهار والادغام	قريب المخرج ← ﴿وَيُعَذِّبُ مَن يَشَآءُ﴾ ﴿اتَّخَذتُّمُ﴾ جیسے کلمات میں ادغام ﴿يَلْهَث ذَّٰلِكَ﴾ ﴿ارْكَب مَّعَنَا﴾ اظہار، ادغام
باب الفتح والإمالة وبين اللفظين	﴿التَّوْرَىٰةَ﴾ ← فتح، تقلیل ﴿هَارٍ﴾ ← امالہ ﴿كٓهيعٓصٓ﴾ (ھا، یا) میں ← تقلیل، فتح
مخصوص کلمات	﴿سِيٓءَ . سِيٓـَٔتْ﴾ ← اشمام ﴿وَهُوَ، فَهُوَ، لَهُوَ / وَهِيَ، فَهِيَ، لَهِيَ﴾، ﴿ثُمَّ هُوَ﴾ ← «ھا» کا سکون ﴿الْبُيُوتَ﴾ ← «ب» کا کسرہ ﴿أَنَا﴾ ضمیر کے بعد ہمزہ ہو۔ وصلاً: ① ہمزہ مفتوح ہو۔ ﴿وَأَنَا أَوَّلُ﴾ اثبات الف ② ہمزہ مضموم ہو۔ ﴿أَنَا أُحْيِي﴾ اثبات الف ③ ہمزہ مکسور ہو۔ ﴿أَنَا إِلَّا﴾ حذف الف، اثبات الف

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

قراءاتِ نافعیہ کے طرق کے الگ الگ مختصر اصول

أصول رواية جمّال، محمد بن إسحاق، أحمد بن فَرَح

بــــاب	اختــــــلاف
باب البسملة	بین السورتین میں: ﴿بِسۡمِ ٱللَّهِ﴾
باب میم الجمع	صلہ
باب هاء الكناية	﴿يُؤَدِّهِۦ، نُوَلِّهِۦ، وَنُصۡلِهِۦ، نُؤۡتِهِۦ، فَأَلۡقِهۡ، وَيَتَّقۡهِ، قَالُوٓاْ أَرۡجِهۡ، يَرۡضَهُ لَكُمۡ﴾ عدم صلہ: جمال، ابن اسحاق صلہ: ابن فرح ﴿وَمَن يَأۡتِهِۦ﴾ ← صلہ، عدم صلہ: جمال، ابن اسحاق صلہ: ابن فرح صرف ابن اسحاق ← ﴿بِهِ ٱنظُرۡ، لِأَهۡلِهِ ٱمۡكُثُوٓاْ﴾ «ھا» کا ضمہ ﴿وَأَشۡرِكۡهُ فِيٓ أَمۡرِي﴾ صلہ:
باب المد والقصر	مد لازم، مد متصل: فویق القصر مد منفصل: قصر عین مریم، عین شوریٰ، ﴿الٓمٓ ٱللَّهُ﴾: فویق القصر، قصر
باب الهمزتين من كلمة	مفتوحتین، پہلا مفتوح دوسرا مکسور: تسہیل مع الادخال (مع الصُّغریٰ) پہلا مفتوح دوسرا مضموم: تسہیل بلا ادخال جمال تسہیل مع الادخال ابن سحاق (مع الصُّغریٰ) ابن فرح
باب الهمزتين من كلمتين	متفق الحرکہ: جمال، ابن سحاق، ابن فرح **مفتوحین**: إِسۡقَاطُ ٱلۡهَمۡزَةِ ٱلۡأُولَىٰ (مَعَ فُوَيۡقِ ٱلۡقَصۡرِ) **مکسورتین + مضمومتین**: تَسۡهِيلُ ٱلۡهَمۡزَةِ ٱلۡأُولَىٰ (مَعَ فُوَيۡقِ ٱلۡقَصۡرِ) جمال تینوں صورتوں میں دوسری وجہ: ← تسہیل ہمزہ ثانیہ مختلف الحرکہ: پہلا مفتوح دوسرا مکسور/مضموم ← تسہیل ہمزہ ثانیہ پہلا مکسور/مضموم دوسرا مفتوح ← ابدال پہلا مضموم دوسرا مکسور ← ابدال بالواو

بــــاب	اختــــــلاف
باب الهمز المفرد	﴿يَأۡجُوجَ وَمَأۡجُوجَ، مُؤۡصَدَةُۢ﴾ ← ابدال ﴿وَرِءۡيٗا﴾ ← ادغام ﴿وَرِيّٗا﴾ ﴿وَٱلۡمُؤۡتَفِكَٰتِ، وَٱلۡمُؤۡتَفِكَةَ﴾ ← ابدال (جمال) ﴿وَبِئۡرٖ مُّعَطَّلَةٖ﴾ ← ابدال (ابن اسحاق)
باب نقل الحركة	﴿ٱلۡـَٰٔنَ﴾ (اخباریہ) ﴿ءَآلۡـَٰٔنَ﴾ (استفہامیہ) جمال، ابن اسحاق ← عدم نقل نقل ابن فرح ← نقل نقل، عدم نقل
باب الاظهار والادغام	**قَدۡ** کی 'دال' ← ﴿قَد تَّبَيَّنَ ٱلرُّشۡدُ﴾ ابن اسحاق (اظہار)، **ض** ﴿فَقَدۡ ضَلَّ﴾، **ظ** ﴿فَقَدۡ ظَلَمَ﴾ جمال (ادغام) **تانیث** کی 'تاء' ← ﴿قَدۡ أُجِيبَت دَّعۡوَتُكُمَا﴾ ابن اسحاق (اظہار)، **ظ** ﴿حُرِّمَتۡ ظُهُورُهَا﴾ جمال (اظہار، ادغام) **بَلۡ** اور **قُلۡ** کا 'لام' ← **را** ﴿بَل رَّفَعَهُ، قُل رَّبِّ﴾ ابن اسحاق (اظہار) **قريب المخرج:** ﴿وَيُعَذِّبۡ مَن يَشَآءُ﴾ ← ادغام (جمال، ابن اسحاق) ﴿عُذۡتُ﴾ ← ادغام (ابن فرح) ﴿يَلۡهَثۚ ذَّٰلِكَ﴾ ← اظہار، ادغام (جمال) اظہار (ابن سحاق، ابن فرح) ﴿يسٓ وَٱلۡقُرۡءَانِ﴾ ← ادغام (جمال) ﴿ٱتَّخَذۡتُمُ﴾ جیسے کلمات میں ← ادغام (تینوں) ﴿ٱرۡكَب مَّعَنَا﴾ ← اظہار (تینوں)
باب أحكام النون الساكنة والتنوين	'لام، غ، خ' میں ← غنہ (ابن اسحاق)
باب الفتح والإمالة وبين اللفظين	کسی بھی کلمہ میں 'تقلیل' یا 'امالہ' نہیں کرتے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

قراءاتِ نافعیہ کے طرق کے الگ الگ مختصر اصول

أصول رواية أبو عون الوَاسِطي

باب	اختلاف
باب البسملة	بین السورتین میں: ﴿بِسْمِ اللّٰهِ﴾
باب میم الجمع	صلہ تین صورتوں میں: ① میم کے بعد ہمزہ قطعی ہو۔ ② میم کے بعد میم آجائے۔ ③ آیت کے آخر سے ایک کلمہ پہلے میم جمع آجائے۔
باب هاء الكناية	عدم صلہ: ﴿يُؤَدِّهٖ، نُوَلِّهٖ، وَنُصْلِهٖ، نُؤْتِهٖ، فَأَلْقِهْ، وَيَتَّقْهِ، قَالُوْا أَرْجِهْ﴾ صلہ، عدم صلہ: ﴿وَمَنْ يَّأْتِهٖ﴾
باب المد والقصر	مدلازم، مد متصل: فویق القصر مد منفصل: قصر عین مریم، عین شوریٰ، ﴿الٓمّٓ اللّٰهُ﴾: فویق القصر، قصر
باب الهمزتين من كلمة	مفتوحتین، پہلا مفتوح دوسرا مکسور: تسہیل مع الادخال (مع الصُّغْرٰی) پہلا مفتوح دوسرا مضموم: تسہیل بلا ادخال
باب الهمزتين من كلمتين	متفق الحرکہ: مفتوحین: إِسْقَاطُ الْهَمْزَةِ الْأُوْلٰی (مَعَ فُوَيْقِ الْقَصْرِ) — مکسورتین + مضمومتین: تَسْهِيْلُ الْهَمْزَةِ الْأُوْلٰی (مَعَ فُوَيْقِ الْقَصْرِ) تینوں صورتوں میں دوسری وجہ: ← تسہیل ہمزہ ثانیہ مختلف الحرکہ: پہلا مفتوح دوسرا مکسور/مضموم ← تسہیل ہمزہ ثانیہ پہلا مکسور/مضموم دوسرا مفتوح ← ابدال پہلا مضموم دوسرا مکسور ← ابدال بالواو

باب	اختلاف
باب الهمز المفرد	﴿وَالْمُؤْتَفِكٰتِ، وَالْمُؤْتَفِكَةَ، يَأْجُوْجُ وَمَأْجُوْجُ، مُؤْصَدَةٌ﴾ ابدال ﴿وَرِءْيًا﴾ ← ادغام ﴿وَرِيًّا﴾
باب نقل الحركة	﴿آٰلْئٰنَ﴾ (استفہامیہ) ← نقل
باب الاظهار والادغام	**قَدْ** کی 'دال' ← **ض** ﴿فَقَدْ ضَلَّ﴾، **ظ** ﴿فَقَدْ ظَلَمَ﴾ ادغام **تانیث** کی 'تاء' ← **ظ** ﴿حُرِّمَتْ ظُهُوْرُهَا﴾ اظہار، ادغام **بَلْ** اور **قُلْ** کا 'لام' ← **را** ﴿بَلْ رَّفَعَهُ، قُلْ رَّبِّ﴾ اظہار **قريب المخرج:** ﴿وَيُعَذِّبْ مَنْ يَّشَآءُ﴾ ﴿يٰسٓ وَالْقُرْاٰنِ﴾ ﴿اتَّخَذْتُّمْ﴾ جیسے کلمات میں ادغام ﴿يَلْهَثْ ذٰلِكَ﴾ اظہار، ادغام ﴿ارْكَبْ مَّعَنَا﴾ اظہار
باب الفتح والإمالة وبين اللفظين	ذوات الیاء، ذوات الراء، راء متطرفہ مکسور، راء مکرر: تقلیل رؤوس الآي: ① آخر میں «هَا» ہے: فتح ② آخر میں «هَا» نہیں ہے: تقلیل ﴿هَارٍ﴾ ← امالہ ﴿كٓهٰيٰعٓصٓ﴾ (ها، یا) میں ← تقلیل، فتح

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

قراءاتِ نافعیہ کے طرق کے الگ الگ مختصر اصول

أصول رواية إسماعيل القاضي، محمد بن سعدان، أبو الزَعراء ابن عَبدوس

باب	اختلاف
باب البسملة	بین السورتین میں: ﴿بِسۡمِ اللّٰہِ﴾
باب هاء الكناية	﴿يُؤَدِّهِ. نُوَلِّهِ. وَنُصۡلِهِ. نُؤۡتِهِ. فَأَلۡقِهِ. وَيَتَّقۡهِ. قَالُوٓا أَرۡجِهۡ﴾ عدم صلہ: اسماعیل قاضی، ابن سعدان صلہ: ابوالزعراء ﴿وَمَن يَأۡتِهِ﴾ ← صلہ، عدم صلہ: اسماعیل قاضی، ابن سعدان صلہ: ابوالزعراء ﴿يَرۡضَهُ لَكُمۡ﴾ ← عدم صلہ: اسماعیل قاضی صلہ: ابن سعدان، ابوالزعراء ابن سعدان ← ﴿لِأَهۡلِهِ امۡكُثُوٓا﴾ «ھا» کا ضمہ، ﴿وَأَشۡرِكۡهُ. مَن تَوَلَّاهُ. عَلَيۡهِ﴾ صلہ
باب المد والقصر	مدلازم، مدمتصل: فویق القصر مدمنفصل: قصر عین مریم، عین شوریٰ، ﴿الٓمٓ اللّٰہُ﴾: فویق القصر، قصر
باب الهمزتين من كلمة	مفتوحتین، پہلا مفتوح دوسرا مکسور: تسہیل مع الادخال (مع الصُّغریٰ) پہلا مفتوح دوسرا مضموم: تسہیل بلا ادخال قاضی، ابوالزعراء تسہیل مع الادخال (مع الصُّغریٰ) ابن سعدان
باب الهمزتين من كلمتين	متفق الحرکہ: مفتوحین: إِسۡقَاطُ الۡهَمۡزَةِ الۡأُولَىٰ (مَعَ فُوَيۡقِ الۡقَصۡرِ) مکسورتین + مضمومتین: تَسۡهِيلُ الۡهَمۡزَةِ الۡأُولَىٰ (مَعَ فُوَيۡقِ الۡقَصۡرِ) مختلف الحرکہ: پہلا مفتوح دوسرا مکسور/مضموم ← تسہیل ہمزہ ثانیہ پہلا مکسور/مضموم دوسرا مفتوح ← ابدال پہلا مضموم دوسرا مکسور ← ابدال بالواو

باب	اختلاف
باب الهمز المفرد	﴿يَأۡجُوجُ وَمَأۡجُوجُ، مُؤۡصَدَةٌ﴾ ← ابدال ﴿وَرِءۡيًا﴾ ← ادغام ﴿وَرِيًّا﴾ ﴿وَبِئۡرٍ مُّعَطَّلَةٍ﴾ ← ابدال (ابن سعدان)
باب نقل الحركة	﴿ءَآلۡـَٰٔنَ﴾ (استفہامیہ) ← قاضی، ابن سعدان: نقل، ابوالزعراء: نقل، عدم نقل
باب الاظهار والادغام	قَدۡ کی دال ← ض ﴿فَقَدۡ ضَلَّ﴾ اسماعیل قاضی (ادغام) ذ ﴿وَلَقَدۡ ذَرَأۡنَا﴾ ابوالزعراء (ادغام) **قريب المخرج:** ﴿وَيُعَذِّبُ مَن يَشَآءُ﴾، ﴿اتَّخَذۡتُمُ﴾ جیسے کلمات میں ادغام ﴿يَلۡهَثۡ ذَّٰلِكَ﴾ اظہار، ادغام قاضی، اظہار ابن سعدان، ادغام ابوالزعراء ﴿ارۡكَب مَّعَنَا﴾ ادغام قاضی، ابوالزعراء، اظہار ابن سعدان ﴿عُذۡتُ﴾ ادغام ابوالزعراء، اظہار قاضی، ابن سعدان ﴿كٓهيعٓصٓ ذِكۡرُ﴾ ادغام ابن سعدان، اظہار قاضی، ابوالزعراء
باب الفتح والإمالة وبين اللفظين	ذوات الیاء، ذوات الراء، راء متطرفہ مکسور، راء مکرر: تقلیل رؤوس الآي: ① آخر میں «ھا» ہے: فتح ② آخر میں «ھا» نہیں ہے: تقلیل ﴿هَارٍ﴾ ← قاضی امالہ، تقلیل، ابن سعدان، ابوالزعراء تقلیل 10 ثلاثی کلمات: ← ابن سعدان، ابوالزعراء تقلیل، قاضی فتح ﴿كٓهيعٓصٓ﴾ (ھا، یا) میں تقلیل، فتح (تینوں) ﴿طه﴾ (ھا) میں تقلیل (ابن سعدان)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

قراءاتِ نافعیہ کی زیادات وفرق

قراءاتِ عشرہ صغریٰ وکبریٰ سے

اس کی تین قسمیں ہیں:

1 وہ وجہ قراءاتِ عشرہ صغریٰ وکبریٰ میں امام نافع کے علاوہ کسی اور قاری کے لیے موجود ہے، لیکن قراءتِ نافعیہ میں وہ امام نافع کے کسی طریق کے لیے بھی ہے۔

اصول میں:

جیسے:

#	کلمات (قراءتِ نافع کے مطابق)	قراء	اختلاف	موافقت
1	﴿لِأَهۡلِهِ امۡكُثُوٓا﴾	اسحاق مسیّبی	«ھَا» کا ضمہ	امام حمزہ
2	﴿وَأَشۡرِكۡهُ فِيٓ أَمۡرِي﴾	اسحاق مسیّبی	«ھَا» کا صلہ	امام ابن کثیر مکی
3	﴿تَوَلَّاهُ، عَلَيۡهِ﴾	ابن سعدان	«ھَا» کا صلہ	امام ابن کثیر مکی
4	﴿هَآأَنتُمۡ﴾	اصبہانی	حذف الف (تحقیق الہمز)	قنبل
5	﴿وَلَقَدۡ ذَّرَأۡنَا﴾	اصبہانی	ادغام	بصری، ابن ذکوان اور اصحاب
6	﴿إِنِّي عُذۡتُ بِرَبِّي﴾	اسماعیل بن جعفر	ادغام	بصری، ہشام، اصحاب اور ابوجعفر
7	﴿كٓهيعٓصٓ ذِكۡرُ﴾	ابن سعدان	ادغام	بصری، شامی اور اصحاب
8	﴿أَنِّيٓ أُوفِي الۡكَيۡلَ﴾	اصبہانی، اسحاق مسیّبی، اسماعیل بن جعفر	اسکان الیاء	مدنیان کے علاوہ قراء
9	﴿أَلَّا تَتَّبِعَنِۦ﴾	اسماعیل بن جعفر	﴿أَلَّا تَتَّبِعَنِيٓ﴾	ابوجعفر
10	نون ساکن وتنوین کے بعد غ، خ میں	ابن اسحاق	غنہ	ابوجعفر

فرش میں:

9 کلمات ہیں:

#	کلمات (قراءتِ نافع کے مطابق)	قراء	اختلاف	موافقت
1	﴿هُزُوًا﴾	اسماعیل بن جعفر	﴿هُزۡؤًا﴾	حمزہ، خلف العاشر
2	﴿كُفُوًا﴾	اسماعیل قاضی، اسحاق مسیبی، اسماعیل بن جعفر	﴿كُفۡؤًا﴾	حمزہ، یعقوب، خلف العاشر
3	﴿شَنَـَٔانُ﴾	اسحاق مسیبی، اسماعیل بن جعفر	﴿شَنۡـَٔانُ﴾	شامی، شعبہ، ابوجعفر
4	﴿وَيَحۡيَىٰ مَنۡ حَيِيَ﴾	اسماعیل قاضی	﴿حَيَّ﴾ (بالفك)	بصری، شامی، حفص، اخوان
5	﴿يَوۡمَئِذٍ﴾	اسماعیل بن جعفر	﴿يَوۡمِئِذٍ﴾	مدنیان، کسائی کے علاوہ قراء
6	﴿لَّٰكِنَّا هُوَ اللَّهُ﴾	اسحاق مسیبی	﴿لَّٰكِنَّا﴾ (اثبات الف)	شامی، ابوجعفر، رویس
7	﴿نُّكُرًا﴾	اسماعیل بن جعفر	﴿نُّكۡرًا﴾	مکی، بصری، ہشام، حفص، اصحاب
8	﴿عُرُبًا أَتۡرَابًا﴾	اسماعیل بن جعفر	﴿عُرۡبًا﴾	شعبہ، حمزہ، خلف العاشر
9	﴿نَسۡلُكۡهُ عَذَابًا﴾	اصبہانی	﴿يَسۡلُكۡهُ﴾	کوفیون، یعقوب

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

قراءاتِ نافعیہ کی زیادات وفرق

قراءاتِ عشرہ صغریٰ وکبریٰ سے

اس کی تین قسمیں ہیں:

2 وہ وجہ قراءاتِ عشرہ صغریٰ وکبریٰ میں کسی قاری سے مروی نہیں ہے، بلکہ وہ وجہ صرف قراءاتِ نافعیہ میں بیان ہوئی ہے۔

1 باب المد والقصر

مقدارِ مد کے مراتب:

- **مد لازم**
  - **وُسطیٰ**: ابونشیط مروزی
  - **صُغریٰ**: اصبہانی، اسحاق مسیبی، اسماعیل بن جعفر
- **مد لین**: لفظ ﴿سَوْءٰتٌ﴾ کی واؤ میں:
  - **طول**: ازرق

2 باب الهمزتين من كلمة

- **مفتوحتین**
  - تسہیل مع الادخال مع الوُسطیٰ: ابونشیط مروزی
- **پہلا مفتوح، دوسرا مکسور**
  - تسہیل مع الادخال مع الصُغریٰ: احمد حلوانی، اسماعیل قاضی، اسحاق مسیبی، اسماعیل بن جعفر
- **پہلا مفتوح، دوسرا مضموم**
  - تسہیل مع الادخال مع الوُسطیٰ: ابونشیط مروزی
  - تسہیل مع الادخال مع الصُغریٰ: اسحاق مسیبی، ابن فرح
- **﴿آٰلْـٰٔنَ﴾** (یونس: 51، 91)
  - نقل کے ساتھ پہلے ہمزہ میں: ازرق، ابونشیط
  - ابدال مع التوسط

3 يوسف الأزرق

«بَابُ الْهَمْزَتَيْنِ مِنْ كَلِمَةٍ» اور «بَابُ الْهَمْزَتَيْنِ مِنْ كَلِمَتَيْنِ» میں:

ابدال مع مد الثلاثة

جب ہمزہ کے بعد متحرک حرف ہو، یعنی سبب مد نہ ہو، تو ازرق کے لیے یہاں بھی مد بدل ہوگی: توسط، طول، قصر۔ جیسے: ﴿ءَآلِدُ، ءَآمَنتُمْ، جَآءَ اَجَلُهَا، عَلَى الْبِغَآءِ اِنْ اَرَدْنَ، النِّسَآءِ اِنِ اتَّقَيْتُنَّ﴾

4 باب الهمز المفرد

- **ازرق، عتقی**
  - ﴿آلْـِٔي﴾: ابدال بالیاء مکسورہ
- **اصبہانی**
  - **تسہیل** (وصلاً ووقفاً)
    - ﴿فَأَنتَ، فَأَنتُمْ﴾
    - ﴿رَأَيْتُمُوهُ، رَأَيْتَهُ، لَرَأَيْتَهُمْ، رَأَوْا﴾ وغیرہ
    - ﴿لَأَمْلَأَنَّ﴾: 1 پہلے ہمزہ میں تسہیل، دوسرے میں تحقیق 2 دونوں میں تسہیل
  - **ابدال بالیاء** (وصلاً): ﴿بِأَنَّ﴾ «نون مشدد» (جیسے بھی آئے)
  - **ادغام** (وصلاً): ﴿وَتُؤْوِي، تُؤْوِيهِ﴾

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

قراءاتِ نافعیہ کی زیادات وفرق
قراءاتِ عشرہ صغریٰ وکبریٰ سے

اس کی تین قسمیں ہیں:

2 وہ وجہ قراءاتِ عشرہ صغریٰ وکبریٰ میں کسی قاری سے مروی نہیں ہے، بلکہ وہ وجہ صرف قراءاتِ نافعیہ میں بیان ہوئی ہے۔

5 باب الاظہار والادغام

- **قَدْ** کی دال: ﴿قَدْ تَّبَيَّنَ الرُّشْدُ﴾ (البقرۃ:256) ← اظہار ← محمد بن اسحاق
- **تانیث** کی تاء: ﴿قَدْ أُجِيبَتْ دَّعْوَتُكُمَا﴾ (یونس:89) ← اظہار ← محمد بن اسحاق
- **بَلْ** اور **قُلْ** کا لام ← مدغم فیہ: بَلْ رَّفَعَهُ اللهُ ، را ، قُلْ رَّبِّ ← اظہار ← ابوعون واسطی، محمد بن اسحاق

6 باب الفتح والإمالة

تقلیل

- ﴿مَرْضَاتِ﴾ (ہرجگہ)، ﴿أَوْ كِلَاهُمَا﴾ (الإسراء:23) ← ازرق
- 10 ثلاثی کلمات: (ماضی کے جس صیغے سے بھی آئیں) ﴿خَابَ، خَافَ، طَابَ، ضَاقَ، حَاقَ، زَاغَ، جَآءَ، شَآءَ، زَادَ، بَلْ رَانَ﴾ ← ابن سعدان، ابوالزعراء

7 فروش القراءات

- ﴿أَتُمِدُّونَنِ بِمَالٍ﴾ (النمل:36) ← ﴿أَتُمِدُّونِّي﴾ ← ایک 'نون' اور وصلاً وقفاً 'یا' کے ساتھ ← ابن سعدان
- ﴿وَقَالُوٓا ءَأٰلِهَتُنَا خَيْرٌ﴾ (الزخرف:58) ← ﴿آلِهَتُنَا﴾ ← اخبار ← عتقی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

قراءاتِ نافعیہ کی زیادات وفرق

قراءاتِ عشرہ صغریٰ و کبریٰ سے

اس کی تین قسمیں ہیں:

3

وہ وجہ قراءاتِ عشرہ صغریٰ و کبریٰ میں امام نافع کے کسی راوی کے لیے ہے، لیکن قراءاتِ نافعیہ میں وہ امام نافع کے اس طریق سے مروی نہیں ہے۔

اس کے چند اختلافات ہیں

جیسے:

قراء	کلمات	قراءات عشرہ صغریٰ وکبریٰ میں	قراءات نافعیہ میں
امام نافع	بین الأنفال والتوبة	فصل، سکتہ، وصل	سکتہ، وصل
ازرق	﴿نٓ وَالْقَلَمِ﴾	ادغام، اظہار	اظہار

قراء	کلمات	قراءات عشرہ کبریٰ میں	قراءات نافعیہ میں
امام نافع	﴿أَئِمَّةً﴾	تسہیل، ابدال بالیاء	تسہیل (تمام طرق سے)
اصبہانی	﴿ءَامَنتُم﴾	اخبار	استفہام (تسہیل ہمزہ ثانیہ)
	﴿هَاأَنتُم﴾	اثبات الف، حذف الف (تسہیل الہمز)	حذف الف (تحقیق الہمز)
	﴿آلْـئِٰنَ﴾	تسہیل مع المد والقصر	تحقیق مع المد
	﴿وَلَقَدْ ذَرَأْنَا﴾	اظہار	ادغام
	﴿التَّوْرَاةَ﴾	امالہ	فتح
	﴿أَنِّيَ أُوفِي الْكَيْلَ﴾	فتح	اسکان
	﴿وَإِذْ تَأَذَّنَ﴾ (ابراهیم:7)	تسہیل، تحقیق	تحقیق
	نون ساکن وتنوین کے بعد لام، را میں	عدم غنہ، غنہ	غنہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

المختارات من أصول القراءات
تسهيل المرام
أطايب النفحات في علم توجيه القراءات
الجداول الميسرة لأصول القراء العشرة
الجداول المحررة لأصول القراء العشرة